صبح صادق	05:06
طلوع آفتاب	06:22
زوال آفتاب	12:39
غروب آفتاب	06:55

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی مگر اس کا انتقال ہوگیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کے ذمہ اگر کوئی مطالبہ (مثلاً قرض وغیرہ) ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے'' اس نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تو پھر اللہ کا مطالبہ (یعنی نذر حج) ادا کرو کیونکہ اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔'' (بخاری)

روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 106, Thursday- 16 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۰۶ ۞ جمعرات ، ۱۶ / اپریل ،۲۰۲۶، ۲۷ / شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ / روپے، صفحات:۸

بہار میں قلمدانوں کی تقسیم، وزیراعلیٰ سمراٹ چودھری نے داخلہ سمیت ۲۹ / محکمے رکھے اپنے پاس

نائب وزیر اعلیٰ وجے چودھری کو 10 محکمے دیے گئے ہیں، جبکہ نائب وزیر اعلیٰ وجیندر پرساد کے حصے میں 8 محکمے گئے

ہیں۔ بہار میں آج نئی حکومت تشکیل پانے کے بعد قلمدانوں کی تقسیم بھی کر دی گئی ہے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے اپنے پاس سب سے زیادہ 29 محکمے رکھے ہیں، جبکہ نائب وزرائے اعلیٰ کے درمیان بھی مختلف اہم محکموں کی ذمہ داریاں تقسیم کی گئی ہیں۔ دی گئی جانکاری کے مطابق وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کو محکمہ داخلہ، محکمہ عمومی انتظامیہ، محکمہ صحت، محکمہ کابینہ سکریٹریٹ، محکمہ انتخابی امور، محکمہ زراعت، محکمہ سڑک تعمیرات اور محکمہ نگرانی جیسے اہم محکمے دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی متعدد شعبے ان کے ماتحت رکھے گئے ہیں، جس سے واضح ہوتا ہے کہ حکومت کی مرکزی باگ ڈور براہ راست وزیر اعلیٰ کے ہاتھ میں رہے گی۔ نائب وزیر اعلیٰ وجے چودھری کو 10 محکموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، جن میں محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ، محکمہ آبی وسائل، محکمہ پارلیمانی امور اور محکمہ تعمیرات عمارت جیسے اہم شعبے شامل ہیں۔ دوسرے نائب وزیر اعلیٰ وجیندر پرساد یادو کو 8 محکمے دیے گئے ہیں، جن میں محکمہ توانائی، محکمہ منصوبہ بندی ومحکمہ ترقی جیسے اہم شعبے شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ سمراٹ چودھری بہار کے 24 ویں وزیر اعلیٰ بنے ہیں اور انہوں نے 15 اپریل کو اپنے عہدے کا حلف لیا۔ اس سے قبل نتیش کمار تقریباً 20 برس تک بہار کے وزیر اعلیٰ رہے۔ انھوں نے ریاستی سیاست میں طویل عرصے تک کلیدی کردار ادا کیا، جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔

کین-بیتوالنک پروجیکٹ:

قبائلی طبقہ کے صبر کا باندھ ٹوٹ گیا، چولہا اور کھانا بند، علامتی پھانسی کا اعلان

تحریک کی حمایت میں کئی گاؤں میں چولہا بند رکھا گیا ہے۔ دیہی عوام نے اجتماعی طور پر کھانا چھوڑ دیا ہے۔ خواتین، بزرگ اور بچے بھوکے رہ کر اپنے مطالبات کے تئیں یکجہتی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مدھیہ پردیش کے چھترپور ضلع میں کین-بیتوا لنک پروجیکٹ کے سبب نقل مکانی کا سامنا کر رہے قبائلی طبقہ کے صبر کا باندھ اب ٹوٹ چکا ہے۔ طویل مدت سے چل رہے احتجاجی مظاہرہ نے آج کئی محاذ پر ایک ساتھ شدت اختیار کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انتظامیہ کی فکر میں بھی مزید اضافہ ہو چکا ہے۔ متاثرہ دیہی عوام نے کین ندی میں اتر کر 'جل ستیا گرہ' کیا اور گھنٹوں پانی میں کھڑے رہ کر یہ پیغام دیا کہ جس ندی کو ترقی کی بنیاد بتایا جا رہا ہے، وہی آج ان کے وجود پر بحران بن گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی 'مٹی ستیا گرہ' کا سلسلہ بھی آج دوسرے دن جاری رہا۔ دیہی عوام نے اپنے کھیتوں کی مٹی ہاتھ میں لے کر یہ عزم دہرایا کہ وہ اپنے آباواجداد کی زمین کسی بھی قیمت پر نہیں چھوڑیں گے۔ قبائلی طبقہ کی فکر قابل غور بھی ہے، کیونکہ انھیں کئی طرح کے مسائل کا سامنا ہے۔ یہی سبب ہے کہ دیہی عوام نے گزشتہ 10 دنوں سے جاری 'چتا آندولن' (میت تحریک) کو بھی مزید شدت دے دی ہے۔ لوگ علامتی طور پر چتاؤں کے پاس بیٹھ کر اپنے درد اور تکلیف کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اس تحریک کی حمایت میں کئی گاؤں میں چولہا بند رکھا گیا ہے۔ دیہی عوام نے اجتماعی طور پر کھانا چھوڑ

دیا ہے۔ خواتین، بزرگ اور بچے بھوکے رہ کر اپنے مطالبات کے تئیں یکجہتی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ سبھی یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ ان کی آواز ریاست اور مرکزی حکومت تک پہنچے گی۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے متاثرہ قبائلیوں اور کسانوں نے انتظامیہ پر کچھ سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پروجیکٹ کے لیے جن گرام سبھاؤں کا حوالہ دیا جا رہا ہے، وہ پوری طرح فرضی ہیں۔ دیہی عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ ان سبھاؤں کو منظر عام پر لایا جائے، تاکہ حقیقت سامنے آسکے۔ ان کا الزام یہ بھی ہے کہ انتظامیہ بغیر مناسب طریقہ اختیار کیے لوگوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سماجی کارکنان نے دفعہ 31 اور نقل مکانی قانون کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جب تک مکمل معاوضہ اور بازآبادکاری یقینی نہیں ہوتی، تب تک کسی کو ہٹایا نہیں جاسکتا۔ اس کے باوجود انتظامیہ کی کارروائی جاری ہے، جس سے لوگوں میں غصہ بڑھ رہا ہے۔ دیہی عوام کا یہ بھی الزام ہے کہ گاؤں میں دلال فعال ہو چکے ہیں، جو معاوضے کی رقم میں تخفیف کر رہے ہیں اور مختلف دستاویزات کے نام پر ناجائز وصولی کی جا رہی ہے۔ سماجی کارکن امت بھٹناگر نے انتظامیہ کے طریقۂ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ افسران زمینی حقیقت سے دور رہ کر صرف کاغذی کارروائی پوری کر رہے ہیں۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ ترقی کے نام پر قبائلیوں کا استحصال منظور نہیں کیا جائے گا، اور اگر سب کچھ شفاف نہیں رکھا گیا تو تحریک کو مزید شدت دی جائے گی۔ اس درمیان انتظامیہ اور متاثرین کے درمیان بات چیت بھی بے نتیجہ ثابت ہوئی ہے۔ مظاہرین کے اہم مطالبات میں شفاف سروے، قانونی دائرے میں عوامی سماعت اور بغیر کٹوتی کے سیدھے معاوضہ کی ادائیگی شامل ہیں۔ موجودہ صورت حال کو دیکھ کر صاف پتہ چلتا ہے کہ تحریک اب مزید شدت اختیار کرنے والی ہے۔ انتظامیہ کے مایوس کن رویہ سے ناراض دیہی عوام نے علامتی پھانسی جیسے احتجاجی مظاہرہ کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ اس عمل کے ذریعہ وہ اپنے مشکل حالات کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ فی الحال گاؤں میں سناٹا پسرا ہے، لیکن مظاہرہ کے مقامات پر بڑی تعداد میں لوگ جمع ہیں، جو اپنے حقوق کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہیں۔

امریکی وزیر دفاع کے خلاف مواخذہ کی تحریک پیش، ہیگ سیتھ کی مشکل میں اضافہ

رپورٹ کے مطابق ڈیموکریٹس اراکین پارلیمنٹ نے ۷ / صفحات پر مشتمل مواخذہ کی تحریک پیش کی ہے۔ اس میں ہیگ سیتھ پر ۵ / سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں

ایران سے جنگ کے درمیان امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ کے خلاف ایوانِ نمائندگان میں مواخذہ کی تحریک پیش کی گئی ہے۔ اپوزیشن ڈیموکریٹس کے اراکین نے بدھ کے روز ہیگسیتھ کے خلاف تحریک مواخذہ لانے کا اعلان کیا۔ اس تحریک کے آنے کے بعد ایران جنگ میں ہیگسیتھ کی مشکلیں بڑھ سکتی ہیں۔ حالانکہ اس وقت تعداد اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کے حق میں نہیں ہے۔ ایسے میں ہیگسیتھ کی کرسی محفوظ رہ سکتی ہے، لیکن اس پر اندیشے بھی برقرار ہیں۔ امریکی آؤٹ لیٹ 'ایکسیوس' کے مطابق ہاؤس آف ڈیموکریٹس نے 5 سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے ہیگسیتھ کے خلاف مواخذہ کی تحریک لانے کا فیصلہ کیا۔ وزیر دفاع کو کابینہ سے ہٹانے کے لیے سینیٹ اور ہاؤس میں 2 تہائی اراکین پارلیمنٹ کی ضرورت ہوگی۔ رپورٹ کے مطابق ڈیموکریٹس اراکین پارلیمنٹ نے 7 صفحات پر مشتمل تحریک مواخذہ ہیگسیتھ کے خلاف پیش کی ہے۔ اس میں ہیگسیتھ پر 5 سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ تحریک مواخذہ رکن پارلیمنٹ یاسمین انصاری نے پیش کی ہے، جس پر 8 دیگر اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے دستخط کیے ہیں۔ اس میں ہیگسیتھ پر جو 5 الزامات عائد کیے گئے ہیں، وہ درج ذیل ہیں: ہیگسیتھ پر الزام ہے کہ ایران کے خلاف ہیگسیتھ نے بغیر کانگریس کی اجازت لیے غلط طریقے سے جنگ کی شروعات کی۔ ہیگسیتھ نے اپنے اس عمل سے امریکی فوجی اہلکاروں کو قصداً خطرے میں ڈالا۔ تحریک مواخذہ میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ ہیگسیتھ کے کہنے پر امریکی فوج نے ایران میں شہری ڈھانچوں کو بھی نشانے پر لیا، جو غیر قانونی ہے۔ اس عمل سے پوری دنیا میں امریکہ کی بدنامی ہوئی۔ ہاؤس آف ڈیموکریٹس کے اراکین نے سگنل گیٹ کا بھی اپنی تحریک مواخذہ میں ذکر کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہیگسیتھ کی لاپروائی کی وجہ سے خفیہ جانکاری لیک ہوئی۔ تحریک مواخذہ میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ ہیگسیتھ کے سبب پنٹاگن امریکہ کے دونوں ایوانوں کو جانکاری مہیا نہیں کرا رہا ہے۔ جانکاریوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ہیگسیتھ فوج کے اندر موجود تنوع کو ختم کر رہے ہیں۔ اس سے امریکی فوج پر اثر ہو سکتا ہے۔ ہیگسیتھ نے اپنے دفتر کا غلط استعمال کیا ہے۔ امریکی عوام کے خلاف جا کر کام کیا ہے۔ بہرحال، تحریک مواخذہ سے ہیگسیتھ کو نقصان بھلے ہی نہ پہنچے، لیکن ان کی کرسی پھر بھی خطرے میں ہے۔

وندے ماترم تنازعہ میں پھنس گئیں کانگریس کی دو مسلم کونسلر

روبینہ اقبال خان اور فوزیہ علیم شیخ کے خلاف اندور پولیس نے درج کیا معاملہ

کانگریس کی دو خاتون کونسلروں کے خلاف معاملہ درج ہوا ہے۔ دونوں کونسلروں نے وندے ماترم گانے سے انکار کر دیا تھا۔ پولیس نے جانچ کے بعد دونوں کونسلروں روبینہ اقبال خان اور فوزیہ شیخ علیم کے خلاف دفعہ 196 / 1 کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ مدھیہ پردیش کے اندور میں کانگریس کی دو خواتین کونسلروں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ قومی ترانہ وندے ماترم گانے سے انکار کرنے پر ایم جی روڈ پولیس اسٹیشن میں ان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ کانگریس کی کونسلر روبینہ اقبال خان اور فوزیہ شیخ علیم نے میونسپل کارپوریشن کے بجٹ اجلاس کے دوران وندے ماترم گانے سے انکار کر دیا تھا، جس کے بعد کافی ہنگامہ ہوا تھا۔ بی جے پی کے کونسلروں نے ڈویژنل کمشنر اور ایم جی روڈ پولیس تھانوں میں درخواستیں داخل کر کے دونوں کونسلروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ درخواستوں کی چھان بین کے بعد پولیس نے ان کے بیانات قلمبند کر لئے۔ پولیس اسٹیشن میں کانگریس کے دونوں کونسلروں سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ مکمل تفتیش کے بعد دونوں کونسلروں کے خلاف الزامات درست ثابت ہوئے اور دفعہ 196 / 1 کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا۔ ہنگامہ آرائی کے درمیان اسپیکر نے فوزیہ شیخ علیم کو ایوان سے باہر جانے کا حکم دیا۔

انہوں نے کہا کہ وندے ماترم گیت کے 150 سال پورے ہو چکے ہیں اور مرکزی حکومت کی طرف سے گائیڈ لائن جاری کیا گیا ہے کہ اسے سبھی سرکاری دفاتر میں گایا جانا چاہئے۔ الزام ہے کہ کانگریس کونسلر فوزیہ شیخ علیم اس وقت غیر حاضر رہیں جب وندے ماترم گایا جا رہا تھا اور بعد میں ایوان میں آ کر کارروائی میں رخنہ اندازی کرنے لگیں۔ جب اراکین نے یہ بات اٹھائی کہ انہیں اس وقت موجود رہنا چاہئے تھا، تو انہوں نے گیت سے متعلق کوئی بات کہی، جسے قابل اعتراض الفاظ تسلیم کیا گیا۔ میڈیا کی خبروں کے مطابق، گیت کے بارے میں ان کے تبصرہ اور ایوان کی کارروائی میں رخنہ اندازی کرنے کے الزام کی وجہ سے انہیں ایک دن کے لئے ایوان سے معطل کر دیا گیا تھا۔ فوزیہ شیخ علیم نے کہا کہ ان کا مذہب وندے ماترم گانے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ آئین انہیں مذہبی آزادی کی گارنٹی دیتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کوئی بھی انہیں ایسا کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جس کی مرضی ہو وہ گائے، لیکن اس معاملے میں زبردستی نہیں ہونی چاہئے۔

چھتیس گڑھ پلانٹ حادثہ: اموات کی تعداد ۱۷ / پہنچی

دھماکہ کے بعد ۷۰۰ / ڈگری سلسیس کی بھاپ میں جھلس گئے ملازمین

حادثہ کے بعد زخمیوں کو رائے گڑھ اور رائے پور کے اسپتالوں میں داخل کرایا گیا تھا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ پرفل ٹھاکر نے بتایا کہ فی الحال 10 سے زائد مزدوروں کا زخمی حالت میں علاج چل رہا ہے۔ چھتیس گڑھ کے سکتی ضلع واقع ویدانتا لمیٹڈ کے تھرمل پاور پلانٹ میں ہوئے خوفناک حادثہ نے سبھی کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ منگل کی دوپہر سنگھی ترائی گاؤں واقع پلانٹ میں ایک اسٹیل ٹیوب میں دھماکہ ہوا، جو بوائلر سے ٹربائن تک ہائی پریشر والی بھاپ (بخارات) لے جا رہی تھی۔ حادثہ کے وقت بوائلر میں 700 ڈگری سلسیس درجہ حرارت تھی۔ اس حادثہ میں مہلوکین کی تعداد بڑھ کر 17 ہوگئی ہے۔ حادثہ کے بعد زخمیوں کو رائے گڑھ اور رائے پور کے اسپتالوں میں داخل کرایا گیا تھا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ پرفل ٹھاکر نے بتایا کہ اب بھی 10 سے زائد مزدور زخمی ہیں، جن میں سے 4 رائے پور اور بقیہ رائے گڑھ کے اسپتالوں میں علاج کرا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائے نے مہلوکین کے کنبوں کو 5-5 لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50-50 ہزار روپے امدادی رقم دینے کا اعلان کیا ہے۔ ویدانتا مینجمنٹ نے بھی مہلوکین کے کنبوں کو 35-35 لاکھ روپے، ملازمت اور زخمیوں کو 15-15 لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمپنی نے زخمیوں کا پورا علاج، تنخواہ جاری رکھنے اور کاؤنسلنگ سہولت دینے کی بات کہی ہے۔ وزیر اعظم قومی راحت فنڈ (پی ایم این آر ایف) سے بھی مہلوکین کے کنبوں کو 2-2 لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50-50 ہزار روپے کی امداد فراہم کی جائے گی۔ حادثہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ریاستی حکومت نے مجسٹریل جانچ کا حکم صادر کر دیا ہے۔ بلاس پور کے کمشنر کو جانچ سونپی گئی ہے، جبکہ سکتی کلکٹر امرت وکاس ٹوپنو نے ڈبھرا کے ایس ڈی ایم کو جانچ افسر مقرر کیا ہے۔ انھیں 30 دنوں کے اندر رپورٹ سونپنے کو کہا گیا ہے۔ جانچ میں یہ واضح کیا جائے گا کہ حادثہ تکنیکی خامی کے سبب ہوا یا انسانی لاپروائی سے۔ اس حادثہ کے بعد سیاست بھی تیز ہوگئی ہے۔

ہند-نیپال تعلقات میں توانائی تعاون کلیدی حیثیت اختیار کر گیا

بجلی تجارت سے نئے مواقع روشن

نئی دہلی رکٹھمنڈو: بھارت اور نیپال کے درمیان تعلقات میں توانائی، خصوصاً بجلی کی تجارت، تیزی سے مرکزی حیثیت اختیار کر رہی ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور اسٹریٹجک روابط مزید مضبوط ہو رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق جنوری 2024 میں طویل مدتی بجلی تجارت کے معاہدے کے تحت نیپال آئندہ برسوں میں بھارت کو 000,10 میگاواٹ بجلی برآمد کرے گا، جو دونوں ممالک کے درمیان توانائی تعاون میں ایک بڑی پیش رفت ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ نیپال کے پاس پن بجلی پیدا کرنے کی وسیع صلاحیت موجود ہے، مگر بنیادی ڈھانچے، سرمایہ کاری اور ٹرانسمیشن نیٹ ورک کی کمی کے باعث اس سے مکمل فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا۔ بھارت کے ساتھ شراکت داری اس خلا کو پر کرنے میں مدد دے رہی ہے۔ اس توانائی تعاون کو خطے میں وسیع تر اقتصادی انضمام کے تناظر میں بھی دیکھا جا رہا ہے، جہاں سرحد پار بجلی کی ترسیل نہ صرف نیپال کی معیشت کو سہارا دے گی بلکہ جنوبی ایشیا میں توانائی کی سیکیورٹی کو بھی مضبوط کرے گی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بہتر ٹرانسمیشن انفراسٹرکچر اور علاقائی فریم ورک جیسے بمسٹیک اور بی بی آئی این کے ذریعے مستقبل میں بجلی کی تجارت کو مزید وسعت دی جا سکتی ہے، حتیٰ کہ دیگر ممالک تک بھی برآمدات ممکن ہو سکتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر جاری منصوبے بروقت مکمل ہو جائیں تو بھارت اور نیپال کے تعلقات میں توانائی ایک ایسا ستون بن سکتی ہے جو روایتی سیاسی اختلافات کو پیچھے چھوڑ کر باہمی انحصار اور ترقی کو نئی سمت دے۔ نیپال کے وزیر اعظم بالندر شاہ کے آئندہ دورۂ بھارت کے دوران کئی اہم منصوبوں، مفاہمتی یادداشتوں اور ترقیاتی اقدامات کا اعلان متوقع ہے۔ یہ بات نیپال کے سفیر نے میڈیا کو بتائی ہے۔ سفارتی ذرائع کے مطابق یہ دورہ دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اہم پیش رفت ثابت ہوگا، جس میں بنیادی ڈھانچے، توانائی اور ترقیاتی تعاون کے شعبوں پر خاص توجہ دی جائے گی۔

مختصر مگر اہم خبریں

بھارت مئی میں برکس اور کواڈ کے وزرائے خارجہ اجلاسوں کی میزبانی کرے گا

نئی دہلی: بھارت مئی 2026 میں برکس اور کواڈ کے وزرائے خارجہ سطح کے اہم اجلاسوں کی میزبانی کرے گا، جس میں عالمی اور علاقائی امور پر اعلیٰ سطحی سفارتی تبادلہ خیال متوقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ اجلاس ایک ایسے وقت میں منعقد ہو رہے ہیں جب دنیا کو جغرافیائی کشیدگی، علاقائی تنازعات اور عالمی اقتصادی چیلنجز کا سامنا ہے، اور ان پلیٹ فارمز کو اہم سفارتی ہم آہنگی کے فورمز کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ بھارت، جو 2026 میں برکس کی صدارت کر رہا ہے، اس اجلاس کے ذریعے کثیرالجہتی تعاون، ترقیاتی ایجنڈے اور عالمی مسائل پر مشترکہ حکمت عملی کو آگے بڑھانے کی کوشش کرے گا۔ ذرائع کے مطابق برکس وزرائے خارجہ اجلاس آئندہ برکس سربراہی اجلاس کی تیاری کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے، جبکہ کواڈ اجلاس میں ہند-بحرالکاہل خطے کی سیکیورٹی، استحکام اور تعاون پر توجہ دی جائے گی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان دونوں اجلاسوں کی میزبانی بھارت کے بڑھتے ہوئے عالمی سفارتی کردار اور اس کی "پل بنانے والی" پالیسی کی عکاسی کرتی ہے، جہاں وہ مختلف عالمی بلاکس کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ پیش رفت بھارت کی اس وسیع حکمت عملی کا حصہ سمجھی جا رہی ہے جس کے تحت وہ عالمی سطح پر اپنی موجودگی کو مزید مضبوط کرتے ہوئے علاقائی اور بین الاقوامی معاملات میں فعال کردار ادا کر رہا ہے۔

درگاپور میں بی جے پی کا آدھی رات کو تھانے پر دھاوا

پولیس کے ساتھ جھڑپ، ٹی ایم سی کارکنوں سے تنازعہ کے بعد کشیدگی

بی جے پی کارکنوں نے زبردستی گیٹ کو دھکا دے کر تھانے کے اندر گھسنے کی کوشش کی جسے روکنے کے لیے پولیس کو کافی مشقت کرنا پڑی۔ حالات خراب ہوتے دیکھ کر انتظامیہ کو فوری طور پر مرکزی فورسز تعینات کرنا پڑا۔ مغربی بنگال میں انتخابی سرگرمیاں آخری مرحلے میں پہنچ چکی ہیں اور ووٹنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں وہیں ریاست کے درگاپور میں بی جے پی کارکنوں کے ذریعہ نصف شب میں تھانے پر دھاوا بول کر پولیس اہلکاروں کے ساتھ ہاتھا پائی کی وجہ سے کشیدگی پھیل گئی ہے۔ منگل کی رات دیر گئے کو وان پولیس اسٹیشن کے باہر صورتحال اس وقت خراب ہوگئی جب بڑی تعداد میں بی جے پی کارکنوں اور حامیوں نے تھانے پر دھاوا بول دیا۔ ہنگامہ اتنا پرتشدد تھا کہ کارکنوں نے زبردستی گیٹ کو دھکا دے کر تھانے کے اندر گھسنے کی کوشش کی جسے روکنے کے لیے پولیس کو کافی مشقت کرنا پڑی۔ حالات خراب ہوتے دیکھ کر انتظامیہ کو فوری طور پر مرکزی فورسز تعینات کرنا پڑا۔ ہنگامے کی شروعات بی جے پی کارکنوں کی گرفتاری پر ہوئی۔ درگاپور ویسٹ سے بی جے پی امیدوار لکشمن چندر گھوڑوئی کی قیادت میں سینکڑوں کارکنوں نے پولیس اسٹیشن کو گھیر لیا۔ کارکنان زمین پر بیٹھ گئے اور نعرے بازی کرنے لگے۔ اس ہنگامے کی وجہ سے پورا علاقہ چھاؤنی میں تبدیل ہوگیا۔ بی جے پی کا الزام ہے کہ پولیس حکمراں پارٹی کے دباؤ میں یکطرفہ طور پر کام کر رہی ہے۔ تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہنے والے ہنگامے کے دوران پولیس افسر وجے دلپتی کو بھی مظاہرین کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ پورے تنازعہ کی جڑ اتوار کی رات بانکوڑا کراسنگ پر بھڑکنے والے تشدد میں چھپی ہے۔ ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) اور بی جے پی کارکنوں کے درمیان پرانی رنجش پر پرتشدد تصادم ہوا تھا۔ تشدد میں دونوں فریق کے ارکان شدید زخمی ہوئے اور فی الحال اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات کی اور منگل کو دونوں گروپوں کے تین افراد کو گرفتار کر لیا۔ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ اس کے بے گناہ کارکنوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، جبکہ اصل مجرم آزاد گھوم رہے ہیں۔ اس واردات کو لے کر سیاسی بیان بازی بھی تیز ہوگئی ہے۔ بی جے پی امیدوار لکشمن چندر گھوڑوئی نے سخت تیور دکھاتے ہوئے کہا کہ ہمارے کارکنوں کو بغیر کسی وجہ کے گرفتار کیا گیا ہے۔

آر جے ڈی ترجمان پرینکا بھارتی اور ڈاکٹر کنچنا یادو پر ایف آئی آر درج

نوئیڈا میں موجودہ کشیدہ حالات کے پیش نظر سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے اور حساس علاقوں میں اضافی پولیس فورس تعینات کی گئی ہے، تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو روکا جاسکے۔

نوئیڈا میں جاری مزدوروں کے احتجاج کے درمیان اب ایک نیا موڑ آگیا ہے۔ جہاں نوئیڈا کے سائبر تھانہ پولیس نے 14 اپریل کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر غلط اور اشتعال انگیز ویڈیو ڈالنے کے معاملے میں پرینکا بھارتی اور ڈاکٹر کنچنا یادو سمیت کئی لوگوں پر ایف آئی آر درج کی ہے۔ پولیس تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ملزمان نے 11 اپریل 2026 کی مدھیہ پردیش کے شہڈول ضلع کی ایک پرانی ویڈیو کو نوئیڈا کا بتا کر شیئر کیا تھا، جس میں پولیس کو ایک شخص کے ساتھ مار پیٹ کرتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سیکٹر 62 میں آتشزدگی کی جھوٹی ویڈیو پھیلائی۔ اس سوچی سمجھی سازش کا مقصد نوئیڈا کے شہریوں میں انتظامیہ کے تئیں مزید خوف پیدا کرنا تھا۔ پولیس کے مطابق تحقیقات میں گمراہ کن معلومات پھیلانے کے معاملے میں راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کی 2 قومی ترجمان پرینکا بھارتی اور ڈاکٹر کنچنا یادو کے خلاف بھی نوئیڈا پولیس نے مقدمہ درج کیا ہے۔ الزام ہے کہ انہوں نے غلط ویڈیو کو نوئیڈا کا بتا کر شیئر کیا، جس سے مختلف علاقوں میں خوف اور عدم یقین کا ماحول بنا۔ پولیس افسران کے مطابق اس پوسٹ میں منصوبہ بند طریقے سے اشتعال انگیز اور گمراہ کن معلومات پھیلا کر پولیس کی شبیہ کو خراب کرنے اور امن وامان کو متاثر کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس معاملے میں ملزمان کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 353(1)(بی) اور آئی ٹی ایکٹ کی دفعہ 66 اور 66 ڈی کے تحت سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب اس سے قبل پولیس کے پاس احتجاج کے متعلق آئی 'چیٹ' میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب تک ان کے مطالبات پر سماعت نہیں ہوتی، تب تک ہڑتال جاری رکھی جائے۔ لاٹھی چارج کے بعد بھی دوبارہ اکٹھا ہونے کی اپیل والی آڈیو نے انتظامیہ کی تشویش میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ پولیس انتظامیہ اس پورے معاملہ کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے تحقیقات میں مصروف ہوگئی ہے۔ وائرل آڈیو اور چیٹ کی صداقت کی جانچ کی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ان پیغامات کو پھیلانے کے پیچھے کون لوگ ہیں اور ان کا مقصد کیا ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ اگر کسی بھی شخص کا کردار اشتعال انگیز سرگرمیوں میں پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس درمیان پولیس نے مزدوروں سے امن برقرار رکھنے اور کسی بھی افواہ یا اشتعال انگیز پیغام پر توجہ نہ دینے کی اپیل کی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تمام مسائل کا حل بات چیت کے ذریعہ نکالا جائے گا، اس لیے لا اینڈ آرڈر کو بگاڑنے کی کوشش کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔ نوئیڈا میں موجودہ حالات کے پیش نظر سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے اور حساس علاقوں میں اضافی پولیس فورس تعینات کی گئی ہے، تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو روکا جاسکے۔

گوریگاؤں نیسکو کنسرٹ ڈرگس پارٹی میں تبدیل ہوگئی

دونوجوانوں کی موت کے بعد تفتیش شروع، اثر انگیز اوری نے بھی پارٹی میں شرکت کی تھی، ۲۰ سے ۱۳۰ افراد کے بیانات قلمبند

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر) نیسکو اکنسرٹ کے لیے آ یکسائز محکمہ نے مکمل اجازت دی تھی اور یہاں ڈیڑھ بجے تک شراب پیش کرنے کی اجازت بھی تھی لیکن اسی کی آڑ میں یہاں منشیات کا بھی استعمال کیا گیا یہ سنسنی خیز انکشاف نیسکو پارٹی اور کنسرٹ میں دونوجوانوں کی موت کے بعد ہوا ہے ۔گورگاؤں میں نیسکو میں منعقدہ کنسرٹ نے ڈرگ پارٹی کی شکل اختیار کرلی۔ اس پارٹی نے ریاست میں ہلچل مچادی ہے۔ یہ معاملہ دونوجوانوں کی موت کے بعد زورمنظر عام پر آیا۔ اب اس معاملے میں ایک نیا خلاصہ ہوا ہے ۔اس معاملے میں سنسنی خیز حقائق سامنے آئے ہیں۔ ریاستی محکمہ آبکاری نے اس تقریب کی مکمل اجازت دی تھی۔ نیسکو کنسرٹ میں شراب پینے کی باضابطہ اجازت تھی اور کمپنی کے پاس 30:1 بجے تک شراب پیش کرنے کا لائسنس بھی تھا۔ تاہم یہ بات سامنے آئی ہے کہ رات دیر گئے تک جاری رہنے والی اس تقریب میں شراب کے ساتھ منشیات بھی بڑی مقدار میں استعمال کی گئی۔ پولیس پرالزام لگایا جارہا وہ اس معاملہ میں تماش بین بنی رہی تھی ۔ اوری کی پارٹی میں شرکت :ایک اور حیرت انگیز انکشاف یہ ہے کہ مشہور بااثر شخصیت اوری نے پارٹی میں شرکت کی۔ اوری پر پہلے بھی منشیات کے استعمال کا الزام ہے اور ممبئی پولیس نے ایک اور جرم میں بھی ان سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اب ایک ویڈیو سامنے آیا ہے جس میں اوری کو گورگاؤں نیسکو کنسرٹ کیس میں ملوث پایا گیا ہے۔ اس میں وہ واضح طور پر ڈانس کرتے نظر آرہا ہے۔ منشیات کی زیادہ مقدار کا استعمال سے دونوجوان مرد اور خاتون کی موت ہوگئی ۔متوفی نے ایک سے زیادہ (دو یا زیادہ) دوائیوں کی گولیاں لینے کے بعد ضرورت سے زیادہ خوراک لی۔ تاہم ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بچ جانے والی لڑکی شاید اس لیے زندہ بچ گئی ہوگی کیونکہ اس نے منشیات کی زیادہ مقدار لینے کی وجہ سے قے کردی تھی۔ دونوں نے پارٹی میں جانے سے پہلے ایک ایک کیپسول لیا تھا اور دوسرا کیپسول نیسکو پہنچ کر لیا تھا۔ 15 سے 20 افراد کے بیانات قلمبند: ونرائی پولیس اس معاملے میں اب تک 15 سے 20 لوگوں کے بیانات درج کرچکی ہے۔ پارٹی میں شامل افراد اور متعلقہ افراد کے بیانات قلمبند کر لیے گئے ہیں۔ فی الحال، پولیس دیگر نوجوان اور خواتین کے بیانات ریکارڈ کرنے کی کوشش کررہی ہے جنہوں نے حصہ لیا۔ کنسرٹ ختم ہونے کے بعد نشے میں دھت نوجوانوں کو نصف شب کو نیسکو پارکنگ میں ہنگامہ کرتے دیکھا گیا۔ نشے میں مست نوجوانوں کو پارکنگ میں گاڑیوں پر چڑھتے اور ہنگامہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ویڈیو بھی وائرل ہوا ہے۔ ان شرابی نوجوانوں کے اس رویے کو دیکھ کر مقامی لوگ سخت غصے کا اظہار کررہے ہیں۔ پولیس فی الحال پارٹی میں موجود دیگر نوجوانوں کے بیانات ریکارڈ کرنے پر توجہ مرکوز کررہی ہے۔ منشیات کس نے سپلائی کی، کس قسم کی دوائیں استعمال کی گئیں اور اس کے پیچھے کون شامل ہے اس کی تحقیقات جاری ہیں۔ اثر انگیز اوری کی موجودگی نے کیس کو ایک نیا موڑ دیا ہے۔ پولیس نے ابھی تک کسی سرکاری گرفتاری کا اعلان نہیں کیا ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ تفتیش تیز رفتاری سے جاری ہے۔

ممبئی طالب علم کی موت کا معاملہ: ایم ڈی ایم اے گولیاں

سپلائی کرنے کے الزام میں کلیان سے ایک شخص گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں ایک کنسرٹ کے دوران ایم بی اے کے دو طالب علموں کی منشیات کی زیادہ مقدار سے موت کے معاملے میں پولیس نے اہم پیش رفت کی ہے۔ ونرائی پولیس کے مطابق اس کیس کے سلسلے میں کالج کے ایک طالب علم کو گرفتار کیا گیا ہے جس نے متوفی طلباء کو ایم ڈی ایم اے گولیاں فراہم کی تھیں۔ ممبئی پولیس کی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی کہ ملزم طالب علم نے دو متوفی طلبہ کو 1600 روپے فی گولی کے حساب سے منشیات فروخت کیں۔ اطلاعات کے مطابق دونوں طالب علموں نے مجموعی طور پر چار گولیاں کھائیں، جس کے بعد ان کی حالت بگڑ گئی اور وہ دم توڑ گئے۔ اس معاملے کے ایک اور ملزم کو بھی کلیان میں گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق اس ملزم نے کالج کی طالبہ کو چھ سے سات ایم ڈی ایم اے گولیاں فراہم کیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم طالب علم نے باقی گولیاں اپنے گروپ کے دیگر افراد کو دی ہوں گی یا خود استعمال کی ہوں گی۔ اس زاویے سے بھی تفتیش جاری ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ اس معاملے میں مزید لوگ ملوث ہو سکتے ہیں۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے معاملے کی مکمل چھان بین کے لیے پانچ سے چھ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں، اور دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ فی الحال، پولیس پورے معاملے کی تفصیلی تحقیقات کررہی ہے اور منشیات کی سپلائی کے نیٹ ورک کو بے نقاب کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ ممبئی کے گورگاؤں ایسٹ میں ایک میوزک کنسرٹ کے دوران ایم بی اے کے دو طالب علم مبینہ طور پر منشیات کی زیادتی سے ہلاک ہوگئے۔ ممبئی پولیس کے مطابق یہ واقعہ 11 اپریل کو ایک میوزک پروگرام کے دوران پیش آیا۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ ممبئی کے ایک ممتاز کالج کے تقریباً 15 سے 16 طلباء نے اس تقریب میں شرکت کی۔ پولیس کی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مرنے والے طالب علموں میں سے ایک نے پنڈال کی طرف سفر کے دوران ٹیکسی میں ایکسٹیسی گولی کھائی اور بعد میں کنسرٹ کے دوران دوسری گولی کھائی۔ ڈاکٹروں نے زیادہ مقدار کی تصدیق کی ہے۔ دوسرے طالب علم کی موت کا تعلق بھی منشیات سے بتایا جاتا ہے۔ حکام نے بتایا کہ دونوں طالب علموں نے منشیات کا استعمال کیا تھا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ منشیات کی سپلائی چین اور اس میں ملوث دیگر افراد کی شناخت کے لیے اب پورے نیٹ ورک کی چھان بین کی جارہی ہے۔

امریکا اور ایران کے درمیان کشیدگی میں کمی کے اشارے پر

سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا

ممبئی: امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی میں کمی کے اشارے پر بدھ کو سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر سونے کا معاہدہ (5 جون، 2026) 05.0 فیصد اضافے کے ساتھ 899,54,1 روپے پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ ٹریڈنگ میں اب تک سونا 404,54,1 روپے کی کم ترین سطح اور 899,54,1 روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ چاندی کا معاہدہ (5 مئی 2026) 0.52 فیصد اضافے کے ساتھ 2,54,076 روپے پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ ٹریڈنگ میں اب تک چاندی 2,53,310 روپے کی کم ترین سطح اور 617,55,2 روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ سونے کے تکنیکی نقطہ نظر پر ماہرین نے کہا کہ اگر سونا 1,55,000 روپے کو عبور کرتا ہے تو یہ 1,57,000-1,58,000 روپے کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ ایک تجزیہ کار نے کہا، "کمی کی صورت میں، یہ 000,54,1 روپے سے نیچے پھسل سکتا ہے اور پھر 1,52,000 روپے اور اس سے آگے 1,50,000 روپے تک جا سکتا ہے۔" ایک اور مارکیٹ ماہر نے کہا، چاندی کی مزاحمت کی سطح 2,60,000-2,63,000 روپے ہے اور اگر یہ اس سے اوپر ٹوٹ جائے تو یہ 2,68,000-2,70,000 روپے تک جا سکتی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر سونے اور چاندی میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔ سونا 05.0 فیصد اضافے کے ساتھ 852,4 ڈالر فی اونس اور چاندی کی قیمت 57.0 فیصد اضافے کے ساتھ 99.79 ڈالر فی اونس رہی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے عندیہ دیا ہے کہ امریکا، اسرائیل اور ایران کے درمیان کشیدگی کے خاتمے کے لیے مذاکرات آئندہ دو روز میں شروع ہو سکتے ہیں اور یہ مذاکرات دوبارہ پاکستان میں ہونے کا امکان ہے۔ یہ پیشرفت ہفتے کے آخر میں مذاکرات کے خاتمے کے بعد سامنے آئی ہے، جس کے نتیجے میں واشنگٹن نے ایرانی بندرگاہوں پر ناکہ بندی کردی تھی، جس سے آبنائے ہرمز کی بندش کے بعد سپلائی میں رکاوٹ کے خدشات بڑھ گئے تھے۔

اسلام جمخانہ میں اہم اجلاس، منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

مرین لائن میں واقع اسلام جمخانہ میں بروز منگل، ۱۴؍اپریل ۲۰۲۶ کو بعد نمازِ مغرب علمائے کرام اور ائمہ مساجد کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا

ممبئی (پریس ریلیز): مرین لائن میں واقع اسلام جمخانہ میں بروز منگل، 14 اپریل 2026 کو بعد نمازِ مغرب علمائے کرام اور ائمہ مساجد کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں شہر میں بڑھتے ہوئے منشیات کے کاروبار اور اس سے جڑی گنڈہ گردی پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں معروف عالم دین حضرت مولانا خالد اشرف صاحب اور ان کے صاحبزادگان پر حالیہ حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی۔ شرکاء نے اس واقعہ کو نہایت افسوسناک قرار دیتے ہوئے ذمہ داران کے خلاف فوری اور سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر مولانا سید معین اشرف عرف معین میاں صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ منشیات کا بڑھتا ہوا جال پورے شہر کے لیے خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جلد ہی وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرکے اس سنگین مسئلے پر سخت کارروائی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ گلی محلوں میں کھلے عام نشہ آور اشیاء کی فروخت ہورہی ہے، جس پر فوری روک لگانا ضروری ہے۔ سینئر قانون داں ایڈوکیٹ یوسف ابرانی نے کہا کہ اس حملے میں ملوث افراد کے خلاف ایسی سخت کارروائی کی جائے کہ آئندہ کوئی اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت نہ کرے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ایک عالم دین اور امام پر حملہ کیا گیا، جو انتہائی قابلِ مذمت ہے۔ کانگریس لیڈر نظام الدین رائن نے کہا کہ اس واقعہ کے بعد عوام میں شدید بے چینی پائی جارہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر جمعہ تک پولیس کی جانب سے ٹھوس کارروائی نہ کی گئی تو بڑے پیمانے پر احتجاج کیا جائے گا۔ سماجی کارکن مبین قریشی نے اہلِ مدنپورہ کی جانب سے منشیات کے خلاف مشترکہ مہم چلانے کا اعلان کیا اور والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں، جبکہ علمائے کرام سے جمعہ کے خطبات میں اس مسئلے کو اجاگر کرنے کی درخواست کی۔ اقبال میمن نے کہا کہ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے اور پوری میمن برادری اس جدوجہد میں ساتھ ہے۔ عامر ادریسی نے مطالبہ کیا کہ جمعہ کے روز اس مسئلے کو عوامی سطح پر اٹھایا جائے اور مسلم اراکینِ اسمبلی ایوان میں اس پر آواز بلند کریں۔ اجلاس کے اختتام پر حضرت مولانا سید خالد اشرف صاحب نے کہا کہ ان پر اور ان کے بیٹوں پر حملہ یقیناً تشویشناک ہے، مگر اس سے بڑھ کر فکر کی بات یہ ہے کہ قوم کس سمت جارہی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور ہر اقدام قانونی دائرے میں رہ کر کریں۔ شرکاء نے حکومت اور پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ منشیات فروشوں کے خلاف فوری اور سخت ترین ایکشن لیا جائے۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ منشیات کی لعنت ہمارے نوجوانوں کو تباہ کررہی ہے، اور ان کی حفاظت کے لیے سماجی و حکومتی سطح پر مربوط کوششیں ناگزیر ہیں۔

جدہ میں متنازع پروگرام پر رضا اکیڈمی کا سخت ردِعمل

فلسطین و غزہ کے حالات کے پیشِ نظر اظہارِ تشویش

ممبئی: اس وقت فلسطین، غزہ اور لبنان میں جاری ظلم وستم اور قتلِ عام کے تناظر میں جہاں پوری امتِ مسلمہ غم و کرب میں مبتلا ہے، وہیں سعودی عرب کے شہر جدہ میں فحاشی و عریانی پر مبنی پروگرام کے انعقاد پر رضا اکیڈمی نے سخت ردِعمل ظاہر کیا ہے اور اسے نہایت افسوسناک اور قابلِ مذمت قرار دیا ہے۔ رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ عالمی شہرت یافتہ رقاصہ شکیلہ کا شو 19 اپریل کو جدہ میں منعقد کیا جارہا ہے، جو مکہ معظمہ سے تقریباً 80 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے نازک حالات میں جبکہ قبلۂ اول کی سرزمین خون میں نہا رہی ہو، حرمین شریفین کے قریب اس نوعیت کے پروگراموں کا انعقاد اسلامی اقدار اور مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھلا مذاق ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ اس طرح کی سرگرمیاں نہ صرف دینی غیرت کے خلاف ہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف بھی ہیں۔ رضا اکیڈمی کے ذمہ داران نے سعودی حکام، بالخصوص محمد بن سلمان کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مقدس سرزمین کو تفریح اور بے راہ روی کا مرکز بنانا ایک خطرناک رجحان ہے، جس کے دوررس منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ ایک طرف مظلوم فلسطینیوں کی آہ و بکا سنائی دے رہی ہے اور دوسری جانب عیش و عشرت کی محفلیں سجائی جارہی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب قومیں اپنی دینی و اخلاقی اقدار کو فراموش کردیتی ہیں تو وہ عذابِ الٰہی کی مستحق بن جاتی ہیں۔" رضا اکیڈمی نے مسلم حکمرانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس حساس موقع پر مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں آگے آئیں اور ایسے غیر اسلامی اقدامات کے خلاف اپنی آواز بلند کریں۔ آخر میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، ظالموں کو نیست و نابود کرے اور امتِ مسلمہ کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ جدہ (سعودی عرب) میں منعقدہ بعض تفریحی پروگراموں اور موسیقی کی تقریبات پر ممبئی میں قائم تنظیم رضا اکیڈمی نے سخت ردِعمل ظاہر کیا ہے۔ اکیڈمی نے خاص طور پر فلسطین اور غزہ کی موجودہ سنگین صورتحال کے تناظر میں ان تقریبات پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ ایک طرف غزہ میں معصوم فلسطینیوں کی نسل کشی جاری ہے اور دوسری طرف حرمین شریفین کی سرزمین پر اس طرح کے "نازیبا" پروگراموں کا انعقاد امتِ مسلمہ کے لیے تکلیف دہ ہے۔

آئی ٹی اسٹاک میں خرید

مضبوط عالمی اشارے پر ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ سبز رنگ میں کھلا

ممبئی: ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ بدھ کو زبردست ریلی کے ساتھ کھلی۔ سینسیکس 1,133.53 پوائنٹس یا 1.48 فیصد اضافے کے ساتھ 77,981.10 پر کھلا اور نفٹی 321.15 پوائنٹس یا 1.35 فیصد اضافے کے ساتھ 24,163.80 پر کھلا۔ آئی ٹی اسٹاک نے ابتدائی تجارت میں مارکیٹ ریلی کی قیادت کی۔ انڈیکس میں نفٹی آئی ٹی سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والا تھا۔ اس کے ساتھ ہی، تقریباً تمام انڈیکس بشمول نفٹی پی ایس یو بینک، نفٹی میٹل، نفٹی کنزیومر ڈیوریبل، نفٹی ریئلٹی، نفٹی فنانشل سروسز، نفٹی کموڈٹی، اور نفٹی میڈیا سبز رنگ میں تھے۔ لاج کیپ کے ساتھ ساتھ مڈ کیپ اور سمال کیپ اسٹاکس بھی سبز رنگ میں ٹریڈ کررہے تھے۔ نفٹی مڈ کیپ 100 انڈیکس 150,1 پوائنٹس یا 2.01 فیصد بڑھ کر 58,679 پر تھا، اور نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس 322 پوائنٹس یا 1.92 فیصد بڑھ کر 17,080 پر تھا۔ سینسیکس پیک کے تمام 30 اسٹاک سبز رنگ میں تھے۔ انڈیگو، انفوسس، ایٹرنل، ٹی سی ایس، ایچ سی ایل ٹیک، ایل اینڈ ٹی، بجاج فائنانس، ٹیک مہندرا، الٹراٹیک سیمنٹ، اڈانی پورٹس، ٹاٹا اسٹیل، بجاج فنسرو، ایس بی آئی، ٹرینٹ، ایچ ڈی ایف سی بینک ایشین پینٹس، اور ماروتی سوزوکی سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ ہتیش ٹیلر، چوائس ایکویٹی بروکنگ پرائیویٹ کے تحقیقی تجزیہ کار۔ لمیٹڈ، نے کہا کہ ہندوستانی ایکویٹی ایک مثبت نوٹ پر شروع ہوئی۔ تاہم، سرمایہ کاروں کو عالمی اتار چڑھاؤ کی وجہ سے اعلیٰ سطحوں پر محتاط رہنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ رجحان اور مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے ہوئے، سرمایہ کاروں کے لیے ڈِپس پر مضبوط بنیادوں کے ساتھ اسٹاک خریدنا دانشمندی ہوسکتی ہے۔ عالمی منڈیوں میں اضافہ دیکھا جار ہا ہے۔ ٹوکیو، شنگھائی، ہانگ کانگ، سیول اور جکارتہ سبز رنگ میں تھے۔ دریں اثناء امریکی اسٹاک مارکیٹ بھی تیزی کے ساتھ بند ہوئی۔ اس سے قبل 13 اپریل کو، غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (ایف آئی آئیز) نے خالص فروخت کنندگان میں تبدیل ہو گئے تھے اور 1,983 کروڑ روپے کے حصص فروخت کیے تھے، جبکہ گھریلو ادارہ جاتی سرمایہ کار (ڈی آئی آئیز) خالص خریدار رہے، جس نے 2,400 کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی تھی۔

دستورِ ہند نے ہی دبے کچلے اور مسلمانوں کو دفاع کیا ہے: ابوعاصم اعظمی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) دستور نے دبے کچلے اور مسلمانوں کو اپنا حق دیا ہے ریزرویشن سے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے کمزور اور طاقتور کا فرق ختم کردیا ہے انہوں نے دستور میں سب کو مساوی حقوق دیا ہے آج ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے دستور کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس قسم کا اظہار خیالات آج رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے امبیڈکر جینتی نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کا ہی دستور ہے جس کی بنیاد پر ملک کا سب سے کمزور انسان بھی ملک کے طاقتور کے خلاف آواز بلند کرسکتا ہے لیکن اس دستوری حق کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو برسراقتدار کے ساتھ اور اپوزیشن کے لیے دورخی رویہ اختیار کیا جاتا ہے یہ سراسر غلط ہے دستور کے برابری اور مساوات کا درس دیا ہے خون کے آخری قطرہ تک ہم دستوری کی حفاظت اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے لڑتے رہیں گے انہوں نے کہا کہ دستور اور جمہوری قدروں کو بلند کرنے کا ہنر بھی ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے ہمیں دیا ہے اور انہوں نے سبھی کو مساوی درجہ دیا ہے لیکن افسوس کہ آج ریزرویشن کو ختم کرنے کی سرکار سازش کررہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ملک میں نابرابری پیدا ہوئی ہے فرقہ پرستی عروج پر ہے اور یہی سبب ہے کہ ملک میں نفرت کا ماحول ہے دستور نے کبھی بھی ملک میں تفریق نہیں کی ہے لیکن آج برسراقتدار دستوری قدروں کو کمزور کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

بی کے سی میں میٹرو کام کے دوران کرین گرنے سے خوف و ہراس

ممبئی کے باندرہ کرلا کمپلیکس (بی کے سی) میں بدھ کی علی الصباح میٹرو لائن ۲/بی کے تعمیراتی کام کے دوران ایک بڑا حادثہ پیش آیا، جب ایک بھاری بھرکم کرین اچانک گرگئی، جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور ٹریفک میں خلل پیدا ہوا۔ ممبئی کے باندرہ کرلا کمپلیکس (بی کے سی) میں بدھ کی علی الصباح میٹرو لائن ۲/بی کے تعمیراتی کام کے دوران ایک بڑا حادثہ پیش آیا، جب ایک بھاری بھرکم کرین اچانک گرگئی، جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور ٹریفک میں خلل پیدا ہوا۔ یہ واقعہ صبح تقریباً ساڑھے ۴ بجے ایشین ہارٹ اسپتال کے قریب اس وقت پیش آیا جب کنٹریکٹر جے کمار انفرا پروجیکٹس لمیٹڈ کی جانب سے رات کے وقت تعمیراتی کام جاری تھا۔ حکام کے مطابق ۴۰۰ ٹن وزنی موبائل کرین ایک پری کاسٹ بیم اٹھانے کے دوران اچانک بے قابو ہوکر سڑک پر گرگئی۔ ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے) کے ابتدائی بیان کے مطابق حادثے کی ممکنہ وجہ کرین کے لفٹنگ بوم میں میکانکی یا گیئر کی خرابی بتائی جارہی ہے، جس کے باعث وزن اچانک ایک طرف منتقل ہوا اور کرین کا توازن بگڑ گیا۔ بعض اطلاعات کے مطابق دو کرینوں کے درمیان وزن کی منتقلی کے دوران بھی عدم توازن پیدا ہوا ہوسکتا ہے۔ حکام نے بتایا کہ حادثہ کم ٹریفک کے وقت پیش آنے کی وجہ سے بڑا جانی نقصان ٹل گیا۔ خبر فائل کیے جانے تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی، تاہم زخمیوں کے بارے میں معلومات کی تصدیق کی جارہی تھی۔ واقعہ کے فوراً بعد ایم ایم آر ڈی اے کے سینئر افسران، بشمول ڈائریکٹر بسواراج ایم بی، موقع پر پہنچ گئے۔ ملبہ ہٹانے اور گری ہوئی کرین کو ہٹانے کے لیے ۶۰۰ ٹن وزنی کرین تعینات کی گئی ہے، جبکہ علاقے کو صاف کرنے اور معمولات بحال کرنے کے لیے کام جاری ہے۔ ممبئی ٹریفک پولیس کے ساتھ تال میل کرتے ہوئے بی کے سی جنکشن کے اطراف ٹریفک کا رخ موڑ دیا گیا ہے۔ مسافروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بی کے سی-ڈائمنڈ مارکیٹ روڈ سے گریز کریں اور متبادل راستے جیسے کرلا یا ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے استعمال کریں۔ ایم ایم آر ڈی اے نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ٹیمیں عوام کو کم سے کم پریشانی پہنچانے اور مقام کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے کام کررہی ہیں، جبکہ آئندہ ایسے واقعات سے بچنے کے لیے اضافی حفاظتی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ یہ حادثہ ایک بار پھر ممبئی میں تیزی سے جاری میٹرو منصوبوں کے دوران حفاظتی چیلنجز کو اجاگر کرتا ہے، خاص طور پر بی کے سی جیسے گنجان علاقوں میں جہاں جگہ کی کمی اور بیک وقت جاری بڑے پروجیکٹس خطرات کو بڑھا دیتے ہیں۔ میٹرو لائن ۲/بی، جو اندھیری ویسٹ سے منڈالے تک جاتی ہے، ایک اہم منصوبہ ہے اور بی کے سی کا حصہ اس کی تکمیل میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

ممبئی میونسپل کارپوریشن اسٹینڈنگ کمیٹی میں کارپوریٹر لکشمی بھاٹیہ کے پرس سے چوری

چوری سے سنسنی ۲۰ ہزار کی نقدی نکالی گئی، سیکورٹی پر سوالیہ نشان، بی ایم سی ہدف تنقید

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) میونسپل کارپوریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی میں چوری کی واردات کا دعویٰ کیا جارہا ہے۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ شیوسینا ادھو بالا صاحب ٹھاکرے پارٹی کی کارپوریٹر لکشمی بھاٹیہ کے پرس سے 000,20 روپے کی نقدی چوری کرلی گئی۔ واقعہ کے سامنے آنے کے بعد کہرام مچ گیا ہے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس آج ہوا۔ اس میں بھاٹیہ نے بھی شرکت کی تھی اور اپنا پرس اسٹینڈنگ کمیٹی ہال میں رکھا ہوا تھا وہ اپنا پرس وہیں چھوڑ کر کھانا کھانے چلی گئی تھی۔ لیکن لذت کام دہن کے بعد جب اس نے پرس کی طرف دیکھا تو پرس کی چین کھلی ہوئی تھی۔ جب اس نے پرس چیک کیا تو پایا کہ اس میں سے 000،20 روپے چوری ہو چکے ہیں۔ اس نے اپنے ساتھی میونسپل کارپوریٹروں کو اس بارے میں آگاہ کیا۔ لیکن چونکہ یہ واقعہ جس جگہ پیش آیا وہاں کوئی سی سی ٹی وی نہیں تھا، اس لیے واقعے کی تصدیق کرنا مشکل ہے۔ پولیس کو اس مبینہ چوری کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں محکمہ ایم ایس اور سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ کو بھی آگاہ کردیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میئر، اپوزیشن جماعت اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے ارکان کو واقعے سے آگاہ کردیا گیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد لکشمی بھاٹیہ کو شبہ ہوا کہ پرس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے، اس نے یہ معاملہ دوسرے ساتھی کارپوریٹروں کی توجہ میں بھی لایا۔ اس وقت لکشمی بھاٹیہ نے دیکھا کہ پرس سے رقم چوری ہوگئی ہے۔ کمیٹی ہال میں چوری کی یہ پہلی واردات ہے۔ پولیس اب اس معاملے میں کیا کارروائی کرے گی؟ دیکھنا ضروری ہے۔ لکشمی بھاٹیہ نے اس واقعہ پر اپنا ردعمل دیا ہے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کو میونسپل کارپوریشن کا خزانہ سمجھا جاتا ہے، اگر اس جگہ ایسا ہورہا ہے تو ہم سیکورٹی کے بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں؟ لکشمی بھاٹیہ نے غصے میں سوال اٹھایا۔ دریں اثنا، ایم این ایس گروپ کے سربراہ یشونت کلیدار نے بھی اس واقعہ پر میونسپلٹی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا، "اگر ہال میں ہی سیکورٹی کی صورتحال ایسی ہے تو عام ممبئی والوں کی سیکورٹی کا کیا ہوگا؟" اس نے کہا۔ اس واقعہ کی وجہ سے میونسپل عمارت میں حفاظتی انتظامات کا معاملہ ایک بار پھر کھل کر سامنے آیا ہے اور ذمہ داری کے تعین کا مطالبہ زور پکڑنے لگا ہے۔ "آج ہماری اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ تھی، میٹنگ کے بعد ہم سب لنچ کے لیے گئے، اس وقت میرا پرس وہاں تھا، اندر کچھ اسٹاف موجود تھا، کسی نے میرا پرس کھول کر میرے پرس میں سے 20 ہزار روپے نکال لیے، اس بارے میں ہم نے ایم ایس ڈیپارٹمنٹ کی خواتین سے ملاقات کی، ہم نے انہیں سارا واقعہ بتایا، اس لیے ہم نے ان سے کہا کہ وہاں سی سی ٹی وی کیمرے نہیں ہیں، لیکن وہاں سی سی ٹی وی کیمرے نہیں ہیں۔ معاملہ وہاں آیا، ہم نے ان کے ساتھ شکایت درج کرائی ہے، لکشمی بھاٹیہ نے بتایا۔ میں نے میئر اور باقی سب سے ملاقات کی، میں نے میئر اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کو اس معاملے کے بارے میں بتایا، مجھے کسی پر شبہ نہیں ہے لیکن اگر میونسپل کارپوریشن میں کارپوریٹر محفوظ نہیں ہیں تو باقی کیا ہوگا؟ تمام کارپوریٹر ہمیشہ پانچ سے دس منٹ میں لنچ پر چلے جاتے ہیں، خواتین کارپوریٹروں کے پرس کھولنا کتنا درست ہے؟ صرف نقدی چوری کی گئی بقیہ چارجر اور دیگر سامان باہر رکھا گیا تھا۔ کارپوریٹر لکشمی بھاٹیہ نے کہا، "میری ایک ساتھی کارپوریٹر ہے جو اسٹینڈنگ کمیٹی میں میرے ساتھ ہے، اس نے دیکھا ہے کہ وہ چیزیں کیسے پڑی تھیں۔ اس نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جب میں چلی گئی تو پرس کس حالت میں تھا اور جب میں پہنچی تو وہ کیسے تھے۔ اگر کارپوریٹروں کے پرس میونسپل کارپوریشن میں محفوظ نہیں تو عام عوام کا کیا ہوگا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

عمران خان کی بگڑتی صحت کی وجہ ناقص طبی سہولیات: پی ٹی آئی

پی ٹی آئی کا کہنا ہے کہ طویل حراست اور طبی سہولیات تک رسائی پر پابندیوں نے ان لیڈروں کو درپیش مسائل کو مزید بڑھا دیا ہے۔

پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے ایک بار پھر اپنے بانی اور سابق وزیراعظم عمران خان، ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی اور سینئر لیڈر اعجاز چودھری کی صحت کی حالت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کی بگڑتی طبی حالت کا ذمہ دار نظر اندازی اور طبی سہولیات تک محدود رسائی کو قرار دیا ہے۔ پی ٹی آئی کا کہنا ہے کہ طویل حراست اور طبی سہولیات تک رسائی پر پابندیوں نے ان لیڈروں کو درپیش مسائل کو مزید بڑھا دیا ہے، جس سے ہر ایک کے معاملے میں سنگین پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ معروف پاکستانی روزنامہ ڈان کے ادارتی مضمون کے مطابق، عمران خان اور بشریٰ بی بی سنگین آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں جبکہ چودھری کی گردے کی بیماری تیسرے مرحلے میں پہنچ چکی ہے۔ بعد ازاں پارٹی نے عمران خان، ان کی اہلیہ اور چودھری کو مناسب طبی سہولیات میں منتقل کرنے اور ان کا علاج ذاتی معالجین سے کرانے کا مطالبہ کیا ہے تا کہ زیادہ احتیاط اور دیکھ بھال سے علاج ہو سکے۔ اخبار کے مطابق، پارٹی کی طرف سے اٹھائے گئے مطالبات غیر معقول نہیں ہیں اور حکام کو ان سے اتفاق کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ان قانون سازوں (بشمول کینسر سے بچ جانے والی یاسمین راشد) کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آئے، جبکہ وہ اپنی فلاح و بہبود کے لیے مکمل طور پر حکومت پر منحصر ہیں۔ ڈان کے مطابق قیدیوں کی صحت اور فلاح و بہبود کو تنازع کا موضوع نہیں بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا: کسی ایسے فرد کو جو پہلے ہی اپنی شہری آزادی سے محروم کر دیا گیا ہو، طویل قید تنہائی میں ڈال کر، یا اس کے خاندان اور ذاتی معالجین تک رسائی کو محدود کر کے، یا شدید بیمار قیدیوں کو مناسب طبی سہولیات میں منتقل کرنے میں تاخیر کر کے کوئی اضافی انصاف حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ، یہ اشارہ دے کر کہ ملک کے انتظامی اور عدالتی میکانزم ایک مہذب ریاست سے متوقع کم از کم معیارات سے بہت کم کام کر رہے ہیں اس طرح کے اقدامات صرف عوام کا پورے نظام پر اعتماد ختم کر دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ، عمران خان کے بیٹے قاسم خان نے اپنے والد کی حراست کو "من مانا" قرار دیا اور پاکستانی حکام کے طرزِ عمل پر شدید تحفظات اٹھائے، جس کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ یہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی خلاف ورزی ہے۔ مزید برآں جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل (UNHRC) کے اجلاس کے دوران، قاسم خان نے کہا کہ عمران خان کا معاملہ کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں تھا بلکہ یہ ۲۰۲۲ء کے بعد پاکستان میں جبر کے ایک بہت وسیع نمونے کی سب سے زیادہ نمایاں مثال تھی۔ انہوں نے سیاسی قیدیوں کی حراست، فوجی عدالتوں میں شہریوں کے مقدمات اور سزا، اور صحافیوں کو خاموش کرنے، اغوا یا جلاوطنی پر مجبور کرنے کے بارے میں بات کی۔ قاسم خان، جنہوں نے کہا کہ ان کے والد کو قید تنہائی میں رکھا گیا ہے، نے فروری ۲۰۲۴ء میں پاکستان میں ہونے والے عام انتخابات کے بارے میں بھی بات کی اور پی ٹی آئی کے الزامات کو دہرایا کہ انتخابات میں دھاندلی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے جی ایس پی پلس فریم ورک کے تحت بین الاقوامی انسانی حقوق کے کنونشن، بشمول شہری و سیاسی حقوق کے بین الاقوامی عہد نامے اور اقوام متحدہ کے تشدد کے خلاف کنونشن کو برقرار رکھنے کے وعدے کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کو اپنے خاندان سے ملنے کی اجازت نہیں ہے اور انہیں طبی دیکھ بھال سے انکار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس پر بھی روشنی ڈالی کہ فوجی عدالتوں میں شہریوں کے مقدمات انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، "میرا بھائی اور میں سیاسی فرد نہیں ہیں۔ ہم کبھی بھی اس طرح کے فورم کے سامنے آنا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن میرے والد کی زندگی تقاضا کرتی ہے کہ ہم کارروائی کریں۔ جب کہ ان کی صحت بگڑ رہی ہے اور وہ ہم سے دور رکھے گئے ہیں، ہم خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر صورت حال الٹ ہوتی، تو ہم جانتے ہیں کہ وہ اس وقت تک لڑنا نہیں چھوڑتے جب تک ہم آزاد نہ ہو جاتے۔ یہ کمترین جدوجہد ہے، جو ہم ان کے لیے کر سکتے ہیں۔"

جاپان "ایشیا کا اسرائیل" بن رہا ہے؟ بیجنگ پریشان!

رپورٹ کے مطابق جاپان اپنی روایتی دفاعی پالیسی سے ہٹ کر اب زیادہ فعال اور جارحانہ سیکیورٹی کردار کی طرف بڑھ رہا ہے

ٹوکیو: ایشیا میں بدلتے ہوئے اسٹریٹجک ماحول کے تناظر میں ایک تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ جاپان کی بڑھتی ہوئی دفاعی صلاحیت اور اس کا امریکہ کے ساتھ قریبی اتحاد چین کے لیے تشویش کا باعث بن رہا ہے، جسے بعض مبصرین نے "ایشیا کا اسرائیل" بننے سے تعبیر کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق جاپان اپنی روایتی دفاعی پالیسی سے ہٹ کر اب زیادہ فعال اور جارحانہ سیکیورٹی کردار کی طرف بڑھ رہا ہے، جس میں طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کی تعیناتی اور جدید عسکری حکمت عملی شامل ہیں۔ چین نے ان اقدامات کو "نیو ملٹری ازم" قرار دیتے ہوئے خطے کے امن کے لیے خطرہ بتایا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ جاپان کا یہ نیا کردار اسرائیل کے ماڈل سے مشابہت رکھتا ہے، جہاں ایک تکنیکی طور پر مضبوط، امریکی حمایت یافتہ ریاست اپنے دفاع کو اولین ترجیح دیتی ہے اور علاقائی خطرات کے خلاف پیشگی تیاری رکھتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق جاپان اور امریکہ کے درمیان دفاعی تعاون، خاص طور پر تائیوان کے معاملے پر، چین کے لیے ایک بڑا اسٹریٹجک چیلنج بن رہا ہے۔ جاپان نے واضح کیا ہے کہ تائیوان کا بحران اس کی اپنی قومی سلامتی سے جڑا ہوا ہے، جس سے خطے میں طاقت کا توازن مزید حساس ہو گیا ہے۔ چین اس پیش رفت کو اس لیے بھی تشویش کی نظر سے دیکھ رہا ہے کیونکہ جاپان کی جغرافیائی حیثیت، امریکی فوجی اڈوں کی موجودگی، اور تائیوان کے قریب اس کی پوزیشن اسے کسی بھی ممکنہ تنازع میں کلیدی کردار ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ مزید برآں، جاپان کے اندر عوامی اور سیاسی سطح پر بھی دفاعی پالیسی میں تبدیلی کے حق میں حمایت بڑھ رہی ہے، جس کے تحت دفاعی اخراجات میں اضافہ اور فوجی صلاحیت کو وسعت دی جا رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ صورتحال چین کے لیے دوہرا چیلنج پیدا کرتی ہے: ایک طرف جاپان کی عسکری مضبوطی اور دوسری طرف امریکہ۔ جاپان اتحاد کی گہرائی، جو خطے میں چین کے اثر و رسوخ کو محدود کر سکتی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر یہ رجحان جاری رہا تو ایشیا میں ایک نئی اسٹریٹجک صف بندی سامنے آ سکتی ہے، جہاں جاپان ایک کلیدی سیکیورٹی ستون کے طور پر ابھرے گا، اور چین کے ساتھ اس کا مقابلہ مزید واضح اور شدت اختیار کر سکتا ہے۔

ایران نے امریکی اڈوں کو نشانہ بنانے کیلئے

چینی جاسوس سیٹلائٹ کا استعمال کیا: فنانشل ٹائمز

بیجنگ/تہران: ایران نے 2024 کے آخر میں خفیہ طور پر ایک چینی جاسوس سیٹلائٹ حاصل کیا جس نے اسے حالیہ جنگ کے دوران مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنانے کی اجازت دی۔ فنانشل ٹائمز نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ TEE-01B سیٹلائٹ، جسے چینی کمپنی ارتھ آئی کمپنی نے بنایا اور لانچ کیا، اسلامی انقلابی گارڈ کور کی ایرو اسپیس فورس نے چین سے خلا میں بھیجے جانے کے بعد حاصل کیا، رپورٹ میں ایرانی فوجی دستاویزات کے لیک ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا۔ اخبار نے ٹائم اسٹیمپڈ کوآرڈینیٹ لسٹوں، سیٹلائٹ کی تصاویر اور مداری تجزیہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایرانی فوجی کمانڈروں نے سیٹلائٹ کو امریکی فوجی مقامات کی نگرانی کرنے کی ہدایت کی۔ ایف ٹی نے کہا کہ یہ تصاویر مارچ میں ان مقامات پر ڈرون اور میزائل حملوں سے پہلے اور بعد میں لی گئی تھیں۔ رپورٹ کے مطابق، معاہدے کے ایک حصے کے طور پر، IRGC کو بیجنگ میں سیٹلائٹ کنٹرول اور ڈیٹا سروسز فراہم کرنے والے ایموسیٹ کے ذریعے چلائے جانے والے کمرشل گراؤنڈ اسٹیشنوں تک رسائی حاصل ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق، اس نیٹ ورک کا دائرہ ایشیا، لاطینی امریکہ اور دیگر خطوں میں پھیلا ہوا ہے۔ رائٹرز اس رپورٹ کی تصدیق نہیں کر سکے۔ وائٹ ہاؤس، سی آئی اے، پینٹاگون کے ساتھ ساتھ چین کی وزارت خارجہ، وزارت دفاع اور واشنگٹن میں اس کے سفارت خانے نے رائٹرز کی جانب سے تبصرہ کرنے کی درخواستوں کا فوری طور پر جواب نہیں دیا۔ ایف ٹی نے کہا کہ وائٹ ہاؤس نے Emposat اور IRGC کے درمیان تعلقات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا، لیکن ایک ترجمان نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ویک اینڈ پر کیے گئے تبصروں کا حوالہ دیا جب انہوں نے خبردار کیا تھا کہ اگر چین نے ایران کو فضائی دفاعی نظام فراہم کیا تو اسے بڑے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب اس معاملے کے بارے میں پوچھا گیا تو، واشنگٹن میں چینی سفارتخانے نے ایف ٹی کو بتایا کہ ہم چین کے خلاف قیاس آرائی پر مبنی اور بے بنیاد غلط معلومات پھیلانے والے متعلقہ فریقوں کی سختی سے مخالفت کرتے ہیں۔ ایف ٹی نے کہا کہ سیٹلائٹ نے 13، 14 اور 15 مارچ کو سعودی عرب میں پرنس سلطان ایئر بیس کی تصاویر حاصل کیں۔ 14 مارچ کو، ٹرمپ نے تصدیق کی کہ اڈے پر موجود امریکی طیاروں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق، سیٹلائٹ نے اردن میں واقع موفق سالتی ایئر بیس اور منامہ، بحرین اور عراق کے اربیل ہوائی اڈے کے قریب واقع مقامات کی بھی نگرانی کی، جب آئی آر جی سی نے ان علاقوں میں تنصیبات پر حملوں کا دعویٰ کیا تھا۔

چین ۔ تائیوان تعلقات ۔ کشیدگی میں نرمی یا سیاسی سودے بازی؟

تائی پے: چین اور تائیوان کے درمیان حالیہ سفارتی سرگرمیوں نے اس بحث کو جنم دیا ہے کہ آیا دونوں کے تعلقات میں حقیقی بہتری آ رہی ہے یا یہ محض ایک سیاسی حکمت عملی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بیجنگ نے حالیہ دنوں میں تائیوان کی اپوزیشن جماعت کومنتانگ (KMT) کے ساتھ روابط بڑھائے ہیں، جس میں اس کی رہنما چینگ لی وین کا چین کا دورہ اور صدر شی جن پنگ سے ملاقات شامل ہے۔ اس ملاقات کو چین کی جانب سے ایک بڑے سفارتی اقدام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جس کا مقصد تائیوان کے اندر سیاسی تقسیم کو استعمال کرتے ہوئے اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانا ہے۔ چین نے اس کے ساتھ ساتھ تائیوان کے لیے کچھ اقتصادی اور سماجی مراعات کا بھی اعلان کیا ہے، جن میں تجارت، سیاحت اور پروازوں کی بحالی شامل ہے، تا کہ عوامی سطح پر تعلقات کو بہتر بنایا جا سکے۔ تاہم تائیوان کی موجودہ حکومت نے ان اقدامات کو شک کی نظر سے دیکھا ہے اور انہیں "سیاسی دباؤ" اور "اثر اندازی" کی کوشش قرار دیا ہے، جو سرکاری سطح پر مذاکرات کو نظر انداز کر کے اپوزیشن کے ذریعے اثر ڈالنے کی حکمت عملی کا حصہ ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگرچہ یہ اقدامات بظاہر کشیدگی کم کرنے کی کوشش لگتے ہیں۔

ٹرمپ ایران کے ساتھ 'کوئی چھوٹا معاہدہ' نہیں بلکہ 'بہت بڑا سودا' کرنا چاہتے ہیں۔ نائب صدر جے ڈی وینس

واشنگٹن ڈی سی: امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا ہے کہ صدر ٹرمپ ایران کے ساتھ 'کوئی چھوٹا معاہدہ نہیں، بلکہ بہت بڑا سودا کرنا چاہتے ہیں۔' امریکہ میں قائم ادارے ٹرننگ پوائنٹ یو ایس اے کے زیر اہتمام ایک گفتگو میں جے ڈی وینس نے ایران امریکہ امن مذاکرات کی تفصیلات بتائیں۔ امریکی نائب صدر نے بتایا کہ ایران کے ساتھ کوئی نتیجہ خیز سمجھوتہ اس لیے نہ ہو سکا کیوں کہ 'ٹرمپ ایک ایسا معاہدہ چاہتے ہیں جس کے تحت ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہ ہو اور وہ ریاستی سطح پر دہشت گردی کی سرپرستی نہ کر رہا ہو۔' جے ڈی وینس نے کہا کہ اگر ایران ایک نارمل ملک کی طرح برتاؤ کرتا ہے تو امریکہ ایک نارمل ملک کی طرح اس سے معاشی طور پر پیش آئے گا۔ امریکی نائب صدر کا کہنا تھا: 'اگر ایران وعدہ کرے کہ وہ جوہری ہتھیار نہیں بنائے گا تو ہم یقینی بنائیں گے کہ ایران معاشی طور پر خوشحال ہو۔' 'یہ ہے وہ پیشکش جو امریکی صدر (ایران کو) کر رہے ہیں، اور اسے ممکن بنانے کے لیے ہم مذاکرات جاری رکھیں گے۔' جے ڈی وینس کے مطابق امریکی صدر ٹرمپ نے ان سے کہا تھا کہ پاکستان جا کر اچھی نیت سے ایران کے ساتھ مذاکرات کریں۔ تاہم انھوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ 'امریکہ اور ایران میں بہت بداعتمادی موجود ہے جو ایک رات میں ختم نہیں ہو سکتی۔' اس کے باوجود امریکی نائب صدر دونوں ممالک کے درمیان ہوئی پیشرفت سے مطمئن نظر آئے۔ ان کا کہنا تھا: 'اچھی بات یہ ہے کہ جنگ بندی جاری ہے' اور 'جس جگہ ہم ہیں (یعنی جو پیشرفت ہوئی) اس کے بارے میں ہم اچھا محسوس کر رہے ہیں۔'

میانمار میں سیاسی و سیکیورٹی صورتحال پر تجزیہ

ینگون: میانمار کی موجودہ سیاسی اور سیکیورٹی صورتحال پر ایک تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک مسلسل عدم استحکام، عسکری کشیدگی اور انسانی بحران کا شکار ہے، جس کے اثرات نہ صرف اندرونی بلکہ علاقائی سطح پر بھی محسوس کیے جا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق فوجی حکومت اور مزاحمتی گروہوں کے درمیان جاری تنازع نے ملک کے مختلف حصوں میں بدامنی کو بڑھا دیا ہے، جبکہ عام شہری اس کشمکش کا سب سے زیادہ شکار ہو رہے ہیں۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ میانمار میں جاری بحران نے معیشت کو بھی شدید متاثر کیا ہے، جہاں کاروباری سرگرمیاں محدود ہو گئی ہیں اور بنیادی سہولیات تک رسائی متاثر ہوئی ہے، جس سے عوامی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے۔ مزید برآں، انسانی حقوق کی صورتحال پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے، جہاں جبری نقل مکانی، تشدد اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزیوں کی اطلاعات سامنے آ رہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق میانمار کا بحران اب صرف ایک داخلی مسئلہ نہیں رہا بلکہ اس کے اثرات ہمسایہ ممالک اور پورے جنوب مشرقی ایشیا کے استحکام پر پڑ سکتے ہیں، خاص طور پر سرحدی علاقوں میں مہاجرین کے دباؤ اور سیکیورٹی خدشات کے باعث۔ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسئلے کے حل کے لیے سیاسی مکالمہ، بین الاقوامی تعاون اور جامع حکمت عملی ضروری ہے، بصورت دیگر یہ بحران مزید گہرا ہو سکتا ہے اور خطے میں طویل المدتی عدم استحکام کا باعث بن سکتا ہے۔

افغان مہاجرین کی واپسی اور علاقائی عدم استحکام کا تضاد

کابل: افغان مہاجرین کی بڑے پیمانے پر واپسی کو بظاہر استحکام کی جانب ایک قدم سمجھا جا رہا ہے، تاہم ایک تجزیاتی رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ یہ عمل خطے میں نئے عدم استحکام کو جنم دے سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان اور ایران جیسے میزبان ممالک میں افغان مہاجرین کی واپسی کے اقدامات تیز ہو رہے ہیں، لیکن افغانستان کے اندر معاشی بحران، بے روزگاری اور بنیادی سہولیات کی کمی کے باعث واپس آنے والوں کے لیے حالات سازگار نہیں ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس صورتحال میں مہاجرین کی اچانک واپسی نہ صرف انسانی بحران کو بڑھا سکتی ہے بلکہ سماجی دباؤ، وسائل کی کمی اور اندرونی بے چینی میں بھی اضافہ کر سکتی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں افغان مہاجرین کی تعداد لاکھوں نہیں بلکہ ملینز میں ہے، جن میں سے بڑی تعداد ہمسایہ ممالک میں مقیم ہے، اور ان کی واپسی ایک پیچیدہ علاقائی مسئلہ بن چکی ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ مہاجرین کا مسئلہ صرف انسانی ہمدردی کا نہیں بلکہ سیکیورٹی، معیشت اور علاقائی سیاست سے جڑا ہوا ہے، جہاں کسی بھی غیر متوازن پالیسی سے سرحدی کشیدگی اور عدم استحکام بڑھ سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق جبری یا جلد بازی میں کی گئی واپسی اکثر سیاسی، نسلی یا معاشی تناؤ کو بڑھا دیتی ہے، کیونکہ مہاجرین کی بڑی تعداد اچانک مقامی نظام پر بوجھ ڈالتی ہے، جس سے عدم اطمینان اور تنازعات پیدا ہو سکتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ ایک "تضاد" کی صورتحال ہے، جہاں ایک طرف میزبان ممالک مہاجرین کی واپسی کو اپنے لیے فائدہ مند سمجھتے ہیں، جبکہ دوسری طرف یہی عمل افغانستان اور پورے خطے کے لیے عدم استحکام کا باعث بن سکتا ہے۔ رپورٹ میں نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ پائیدار حل کے لیے ضروری ہے کہ مہاجرین کی واپسی کو بتدریج، رضاکارانہ اور بین الاقوامی تعاون کے ساتھ انجام دیا جائے۔

آئی ایم ایف نے پاکستان کی شرح نمو 3.5 فیصد تک محدود کی

اسلام آباد: بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے منگل کے روز پاکستان کی اقتصادی ترقی کی پیشن گوئی کو کم کر کے 3.5 فیصد کر دیا اور مشرق وسطیٰ کے تنازعے کی وجہ سے اگلے مالی سال کے لیے اس کی افراط زر کے تخمینہ کو بڑھا کر 8.4 فیصد کر دیا، کیونکہ اس سال اس جنگ کے کوئی بڑے منفی اثرات نظر نہیں آتے۔ اپنی فلیگ شپ ورلڈ اکنامک آؤٹ لک رپورٹ میں، آئی ایم ایف نے دو سالوں کے لیے عالمی نمو کی پیشن گوئی کو بھی کم کر دیا ہے، اس کے تخمینے کو 100 ڈالر فی بیرل سے لے کر 120 ڈالر فی بیرل تیل کی قیمتوں کو منفی اور شدید جنگ کے حالات میں رکھا ہے۔ رپورٹ، جسے عالمی قرض دہندہ نے منگل کو موسم بہار کی میٹنگوں کے موقع پر جاری کیا، ظاہر کیا کہ پاکستان کی اقتصادی ترقی مالی سال 2026-27 میں 5.3 فیصد تک کم ہو جائے گی، جو پہلے کی 1.4 فیصد کی پیش گوئی سے کم تھی۔ رواں مالی سال کے لیے، آئی ایم ایف نے اقتصادی ترقی کا تخمینہ 6.3 فیصد پر برقرار رکھا ہے، جو ایشیائی ترقیاتی بینک اور فچ ریٹنگ ایجنسی کے تخمینے کے مطابق ہے۔ عالمی قرض دہندہ نے اگلے مالی سال کے لیے افراط زر کی پیشن گوئی کو بڑھا کر 8.4% کر دیا جو پروگرام کے دوسرے جائزے کے دوران 7٪ سے زیادہ ہے۔ کسی بھی بین الاقوامی مالیاتی ادارے کی جانب سے اب تک کی پیشن گوئی سب سے زیادہ ہے، جو پاکستان کے مرکزی بینک کو شرح سود میں اضافے کے لیے دباؤ میں لا سکتی ہے۔ رواں مالی سال کے لیے آئی ایم ایف نے 2.7 فیصد مہنگائی کا تخمینہ دیا ہے جو کہ پہلے کی شرح 3.6 فیصد سے زیادہ ہے۔ اسی طرح، آئی ایم ایف نے اگلے مالی سال کے لیے کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کا تخمینہ جی ڈی پی کا 9.0 فیصد یا تقریباً 5 بلین ڈالر کر دیا ہے۔ اس مالی سال کے لیے، اس نے 4.0 فیصد کے قریب پروجیکشن کو برقرار رکھا ہے۔ پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جو مشرق وسطیٰ کے تنازعات کی وجہ سے براہ راست متاثر ہوئے ہیں، کیونکہ یہ خطے سے توانائی کی کل درآمدات کا 90 فیصد حصہ ہے۔ یہ ملک امریکہ اور ایران کے درمیان امن معاہدے کے لیے سب سے آگے رہا ہے اور پہلے ہی دونوں ممالک کی میزبانی کر چکا ہے۔ آئی ایم ایف نے عالمی اقتصادی ترقی اور افراط زر کے تین مختلف منظر نامے بتائے ہیں، ان مفروضوں کو جنگ کے جلد ختم ہونے، منفی منظر نامے اور توانائی کی قیمتوں کے ساتھ طویل تنازعہ کی سنگین صورت حال پر مبنی ہے جو اس سال کے دوسرے نصف سے نمایاں طور پر بڑھ رہے ہیں۔

گیس کی غیر اعلانیہ کمی نے کراچی والوں کی زندگی اجیرن کر دی

سوئی سدرن گیس کمپنی دن میں تین بار کھانے کے اوقات میں بھی سپلائی کو یقینی بنانے میں ناکام رہی ہے

کراچی: سوئی سدرن گیس کمپنی دن میں تین بار کھانے کے اوقات میں بھی سپلائی کو یقینی بنانے میں ناکام رہی ہے، جس کی وجہ سے کراچی بھر میں گیس کی غیر اعلانیہ کٹوتیوں کے باعث لوگ بے بس اور پریشان ہیں۔ ایس ایس جی سی نے دعویٰ کیا کہ وہ گھریلو صارفین کو صبح 6 بجے سے رات 30:10 بجے تک بغیر کسی رکاوٹ کے گیس فراہم کر رہا ہے۔ تاہم، گزشتہ دو ہفتوں سے کراچی کے لوگ اپنے علاقوں میں غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کی شکایت کر رہے ہیں۔ اس خلل نے ایک جنون کو جنم دیا، بہت سے لوگ کھانا پکانے کے متبادل آپشنز کی تلاش میں کھانے پینے کی جگہوں اور ایل پی جی اسٹیشنوں کی طرف بھاگے۔ سڑک کے کنارے ناشتہ فروشوں سمیت ریستوراں اور کھانے پینے کی جگہوں پر شہر کے کئی حصوں میں لمبی قطاروں کے ساتھ ہجوم دیکھا گیا، زیادہ تر روٹی اور نان کے لیے۔ گلزارِ ہجری کے رہائشی ریحان دانش نے کہا، "یہ افراتفری کا عالم تھا۔ انہوں نے کہا،" مجھے صدر میں اپنے دفتر سے گھر واپس جانا پڑا، جب میری بیوی نے مجھے بتایا کہ گیس کی غیر اعلانیہ بندش کی وجہ سے ہمارا کچن بند ہو گیا ہے، تو مجھے اپنے بچوں کے لیے کھانے کے لیے کھانا خریدنا پڑا۔" سب سے زیادہ متاثر گھریلو خواتین تھیں جنہوں نے بندش کا خمیازہ برداشت کیا اور اپنے خاندانوں کے لیے کھانا پکانے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے۔ گلبرگ میں ایک گھریلو خاتون نے کہا، میں نے فیملی ڈنر کا منصوبہ بنایا تھا، لیکن گیس نہ ہونے کی وجہ سے سب کچھ منسوخ کر دیا گیا۔" مجھے ایک قریبی ریسٹورنٹ سے کھانا خریدنے کے لیے باہر جانا پڑا۔ یہ بہت تکلیف دہ تھا۔ شاہ فیصل کالونی کی رہائشی ایک اور خاتون نے کہا کہ گیس یوٹیلیٹی کی جانب سے دن میں تین بار سپلائی کے چند مقررہ اوقات کے دوران بھی غیر اعلانیہ گیس کی کٹوتی کا سہارا لینا ناگوار ہے۔ ایس ایس جی سی لوگوں کو گیس کی کٹوتی کے بارے میں پہلے سے کیوں نہیں بتاتا، یا وہ صرف اپنے صارفین پر مصیبتیں ڈالنا چاہتے ہیں؟ غصے سے عورت نے پوچھا۔ طلباء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، خاص طور پر وہ لوگ جو ہائی اسکول کے جاری امتحانات کی تعلیم حاصل کرنے اور تیاری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شاہ فیصل کالونی میں رہنے والے میٹرک کے ایک طالب علم علی نے کہا، "گیس کی بندش کی وجہ سے میرے پورے شام کے مطالعے کے وقت پر سمجھوتہ ہو گیا کیونکہ مجھے ایک قریبی ریسٹورنٹ سے نان لانا پڑا جہاں میں اپنی باری کے لیے 20 منٹ سے زیادہ قطار میں کھڑا رہا۔" "اور اسے مزید خراب کرنے کے لیے، بجلی بھی چلی گئی۔ یہ ایک ڈراؤنا خواب تھا۔

چٹاگانگ ہل ٹریکٹس میں مقامی آبادی کے حقوق خطرے میں

بنگلہ دیش میں اصلاحاتی عمل پر سیاسی تقسیم، جماعتوں کے درمیان اختلافات گہرے ہوئے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کے چٹاگانگ ہل ٹریکٹس (CHT) کے حوالے سے ایک تجزیاتی رپورٹ میں مقامی قبائلی آبادی کے حقوق، شناخت اور بقا سے متعلق سنگین خدشات کا اظہار کیا گیا ہے، جہاں مبینہ طور پر انہیں بتدریج حاشیے پر دھکیلا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ خطہ، جو تاریخی طور پر مختلف مقامی برادریوں کا گھر رہا ہے، اب آبادیاتی تبدیلیوں، زمینوں کے تنازعات اور ریاستی پالیسیوں کے باعث شدید دباؤ کا شکار ہے۔ ماضی میں یہاں مقامی آبادی اکثریت میں تھی، تاہم وقت کے ساتھ ان کی شرح کم ہوتی گئی۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ مقامی افراد کو زمینوں سے بے دخل کیے جانے، جبری نقل مکانی اور بنگالی آبادکاروں کی منتقلی جیسے عوامل نے خطے کی آبادیاتی ساخت کو بدل دیا ہے، جس سے مقامی شناخت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ مزید برآں، انسانی حقوق سے متعلق رپورٹس میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ مقامی برادریوں کو طویل عرصے سے امتیازی سلوک، تشدد اور ثقافتی دباؤ کا سامنا ہے، جبکہ انہیں قومی دھارے میں ضم کرنے کی پالیسیوں پر بھی تنقید کی جا رہی ہے۔ رپورٹ میں حالیہ واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ مقامی افراد کے خلاف تشدد، احتجاج پر پابندیاں اور انصاف تک محدود رسائی جیسے مسائل اب بھی برقرار ہیں، جس سے صورتحال مزید پیچیدہ ہو رہی ہے۔ چٹاگانگ ہل ٹریکٹس میں 1997 کے امن معاہدے [illegible] مظاہرہ کر رہی ہے، جس پر اپوزیشن جماعتوں نے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر احتجاج شروع کر دیا ہے۔ یہ صورتحال ایسے وقت میں پیدا ہوئی ہے جب 2024 کی عوامی تحریک کے بعد ملک میں بڑی سیاسی تبدیلی آئی تھی اور عبوری حکومت نے آئینی، عدالتی اور انتخابی اصلاحات کے ذریعے ایک نئے نظام کی بنیاد رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ تاہم مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان اصلاحات کی نوعیت، رفتار اور ترجیحات پر اتفاق رائے پیدا نہیں ہو سکا۔ کچھ جماعتیں فوری اور جامع تبدیلیوں کا مطالبہ کر رہی ہیں، جبکہ دیگر بتدریج اصلاحات کے حق میں ہیں، جس سے سیاسی تناؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مزید برآں، 2025 میں پیش کیے گئے اصلاحاتی چارٹر پر بھی مکمل اتفاق نہیں ہو سکا تھا، جہاں کچھ جماعتوں اور گروہوں نے اس عمل کا بائیکاٹ کیا، جس سے سیاسی تقسیم مزید واضح ہو گئی۔ ماہرین کے مطابق بنگلہ دیش کا موجودہ سیاسی منظرنامہ ایک نازک مرحلے سے گزر رہا ہے، جہاں ایک طرف اصلاحات کے ذریعے جمہوری نظام کو مضبوط بنانے کی کوشش جاری ہے، تو دوسری جانب سیاسی اختلافات اس عمل کو پیچیدہ بنا رہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر سیاسی جماعتیں اصلاحاتی ایجنڈے پر مشترکہ حکمت عملی اختیار کرنے میں ناکام رہیں تو یہ تقسیم نہ صرف حکمرانی کو متاثر کرے گی بلکہ ملک کے طویل مدتی استحکام اور جمہوری پیش رفت کے لیے بھی چیلنج بن سکتی ہے۔

قازقستان میں ۱۹ ر شہریوں کو سزا پر تنقید

ای ٹی جی ای کا چین کے سنکیانگ معاملے پر خاموشی کا الزام

بروسلز: یورپی تنظیم جلاوطن مشرقی ترکستان حکومت (ای ٹی جی ای) نے قازقستان میں 19 شہریوں کو سزا سنائے جانے پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے، جبکہ چین کے سنکیانگ خطے میں مبینہ اقدامات پر خاموشی اختیار کرنے پر بھی تنقید کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق قازقستان کی ایک عدالت نے ان 19 افراد کو ایک احتجاجی مظاہرے میں شرکت پر "نسلی نفرت بھڑکانے" کے الزامات میں مجرم قرار دیا۔ یہ مظاہرہ چین کے سنکیانگ خطے میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف کیا گیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق نومبر 2025 میں ہونے والے اس احتجاج میں شرکاء نے چین میں قازق نژاد افراد کی گرفتاریوں کے خلاف آواز اٹھائی تھی اور ایک زیر حراست شخص کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ عدالت نے کئی ملزمان کو قید کی سزائیں سنائیں جبکہ کچھ کو محدود آزادی کے تحت نگرانی میں رکھا گیا، جس میں نقل و حرکت اور روزمرہ سرگرمیوں پر پابندیاں شامل ہیں۔ ای ٹی جی ای نے اس فیصلے کو "سیاسی دباؤ کا نتیجہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ قازقستان حکومت چین کو خوش کرنے کے لیے انسانی حقوق کے معاملات پر سمجھوتہ کر رہی ہے۔ تنظیم نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے کا نوٹس لے اور متاثرہ افراد کی حمایت کرے۔ دوسری جانب انسانی حقوق کی تنظیموں کا بھی کہنا ہے کہ قازقستان میں "نسلی اختلاف بھڑکانے" جیسے قوانین کا استعمال اکثر اختلافی آوازوں کو دبانے کے لیے کیا جاتا ہے، خاص طور پر ایسے معاملات میں جو سنکیانگ سے متعلق ہوں۔ ماہرین کے مطابق یہ واقعہ وسطی ایشیا میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور علاقائی سیاست میں انسانی حقوق کے مسائل کے پیچیدہ توازن کو ظاہر کرتا ہے، جہاں حکومتیں جغرافیائی مفادات اور داخلی دباؤ کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ان افراد پر الزام تھا کہ انہوں نے مظاہروں کے دوران نسلی منافرت پھیلانے کی کوشش کی، تاہم ناقدین اسے اظہار رائے کی آزادی پر قدغن قرار دے رہے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا موقف ہے کہ یہ سزائیں سیاسی طور پر محرک ہو سکتی ہیں اور ان کا مقصد پرامن احتجاج کو دبانا ہے۔ قازقستان میں حالیہ برسوں میں سیاسی عدم استحکام اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف عوامی غصہ بڑھا ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685ـ705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ

کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں: ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

بے حسی کا عروج اور ہمارا تماشائی معاشرہ

اررِیہ کا واقعہ ایک آئینہ ہے جس میں ہم اپنے معاشرے کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ ایک ایسا چہرہ جو بے حسی، خوف اور کمزوری سے بھرپور ہے مگر یہ تصویر حتمی نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اسے بدل سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری کو سمجھیں، ظلم کے خلاف کھڑے ہوں، اور ریاست سے اس کی ذمہ داری کا مطالبہ کریں۔ یہ سوال کہ "کیا اس طرح کے واقعات کو انسانی معاشرہ دیکھتا رہے گا؟" دراصل ہم سب کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے ہے۔ اگر ہم نے اب بھی آنکھیں بند رکھیں تو تاریخ ہمیں ایک ایسے معاشرے کے طور پر یاد رکھے گی جو ظلم کو دیکھتا رہا مگر اس کے خلاف کچھ نہ کر سکا۔ یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے جس پر تمام تر مفادات سے اوپر اٹھ کر اور سیاست کی شطرنجی چال سے باہر نکل کر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ جب انسان ہی نہیں بچے گا تو پھر سیاست کی کیا اہمیت ہوگی اور انسانی معاشرے کی تصویر کیسے بدلے گی۔

پروفیسر مشتاق احمد

حال ہی میں بہار کے ضلع اررِیہ میں پیش آنے والا ایک دل دہلا دینے والا واقعہ جس میں ایک شخص نے دوسرے شخص کی گردن تن سے جدا کر دی اور آس پاس موجود لوگ تماشائی بنے رہے، ہمارے معاشرے کے لیے ایک سنگین سوالیہ نشان ہے۔ یہ محض ایک مجرمانہ واردات نہیں بلکہ انسانی اقدار، اجتماعی شعور اور ریاستی نظامِ انصاف کی ناکامی کا مظہر بھی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم ایک ایسے سماج میں تبدیل ہو چکے ہیں جہاں ظلم کو دیکھنا تو ممکن ہے مگر اس کے خلاف آواز اٹھانا یا مداخلت کرنا ناممکن ہو گیا ہے؟ کیا ریاستی ادارے صرف رسمی کارروائی تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں؟ واضح ہو کہ ریاست بہار کے ضلع اررِیہ کے فاربس گنج میں ایک ڈرائیور اور ایک ٹھیلے والے کے درمیان معمولی کہا سنی ہوئی اور پھر اس کے بعد اس ٹھیلے والے نے اس ٹیکسی ڈرائیور پر تیز ہتھیار سے وار کر دیا اور اس کے سر کو تن سے جدا کر دیا۔ اس واقعے کو اس چوک پر آتے جاتے لوگ دیکھتے رہے اور ویڈیو بناتے رہے لیکن کسی نے ان دونوں کے درمیان ہو رہے جھگڑے کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ اور بات ہے کہ ایک شخص کے قتل کے بعد پولیس کی موجودگی میں دوسرے شخص کو بھی ہجوم نے اس قدر زدوکوب کیا کہ اس کی بھی موقع واردات پر ہی موت ہو گئی اور پولیس بھی اس بھیڑ کی طرح تماشائی بن کر رہ گئی۔

غرض کہ ہمارا انسانی معاشرہ بنیادی طور پر باہمی ہمدردی، تعاون اور انصاف پر قائم ہونا چاہیے مگر جب ایسے لرزہ خیز واقعات کے دوران لوگ محض تماشائی بن جائیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہمارے اندر کا انسان کمزور پڑ چکا ہے۔ یہ بے حسی اچانک پیدا نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک طویل سماجی، نفسیاتی اور اخلاقی انحطاط کا نتیجہ ہوتی ہے۔ میڈیا میں تشدد کی بھرمار، سوشل میڈیا پر سنسنی خیزی اور روزمرہ زندگی میں بڑھتی ہوئی خود غرضی نے انسان کو دوسرے انسان کے درد سے دور کر دیا ہے۔ بالخصوص حالیہ سیاست نے جس طرح مذہبی منافرت کا ماحول پیدا کیا ہے اور ایک طبقے کو دوسرے طبقے کے خلاف مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے اس کا نتیجہ ہے کہ ہمارے انسانی معاشرے میں نہ صرف مذہب کے نام پر بلکہ معمولی معمولی تنازعوں پر بھی اسی طرح کے سنگین واقعات رونما ہونے لگے ہیں۔

سماجی نفسیات میں ایک اصطلاح "بائی اسٹینڈر ایفیکٹ" (Bystander Effect) کے نام سے جانی جاتی ہے، جس کے مطابق جب کسی واقعے کے گواہ زیادہ ہوں تو ہر فرد یہ سمجھتا ہے کہ کوئی اور مدد کرے گا، نتیجتاً کوئی بھی آگے نہیں بڑھتا۔ اررِیہ کا واقعہ اسی نظریے کی عملی مثال معلوم ہوتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم اپنی ذمہ داری کو محض نفسیاتی اصطلاحات کے پیچھے چھپا سکتے ہیں؟ کیا انسانی جان کی حرمت اس قدر کم ہو گئی ہے کہ ہم اسے ایک نظریہ بنا کر نظر انداز کر دیں؟ ریاست کی بنیادی ذمہ داری شہریوں کے جان و مال کا تحفظ ہے۔ اگر ایک شخص کھلے عام اتنا بھیانک جرم کر سکتا ہے اور لوگ اسے ہوتے ہوئے دیکھتے رہیں تو یہ قانون کی عملداری پر ایک بڑا سوال ہے۔ کیا پولیس کی موجودگی کا خوف ختم ہو چکا ہے؟ کیا مجرموں کو یقین ہو گیا ہے کہ وہ بچ نکلیں گے؟ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے واقعات کے بعد حکومت کی جانب سے فوری بیانات، تحقیقات کے اعلانات اور چند گرفتاریاں عمل میں آتی ہیں، مگر وقت گزرنے کے ساتھ سب کچھ

ماند پڑ جاتا ہے۔ ××خانہ پری×× کا کلچر دراصل انصاف کے نظام کو کمزور کرتا ہے۔ جب تک مجرم کو فوری اور عبرتناک سزا نہیں ملے گی، اس طرح کے واقعات کا سدباب ممکن نہیں۔ انصاف میں تاخیر دراصل انصاف سے انکار کے مترادف ہے۔

میڈیا کا کردار اس طرح کے واقعات میں نہایت اہم ہوتا ہے۔ اگر میڈیا ذمہ داری کا مظاہرہ کرے تو وہ عوام میں شعور بیدار کر سکتا ہے، مگر اگر وہ صرف سنسنی خیزی کو فروغ دے تو یہ معاشرتی بے حسی کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ اررِیہ جیسے واقعات کو محض ××بریکنگ نیوز×× بنا کر پیش کرنا اور بار بار ویڈیوز دکھانا انسانی درد کو ایک تماشہ بنا دیتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا ایسے واقعات کے پس منظر، اسباب اور حل پر بھی روشنی ڈالے، نہ کہ صرف خوف اور تجسس کو ہوا دے۔ ہمارے تعلیمی نظام میں اخلاقی تعلیم کو وہ مقام حاصل نہیں جو ہونا چاہیے۔ بچوں کو صرف کتابی علم دیا جاتا ہے مگر انہیں یہ نہیں سکھایا جاتا کہ ایک ذمہ دار شہری کیسے بننا ہے۔ اگر بچپن سے ہی ہمدردی، جرات اور انصاف کی قدروں کو فروغ دیا جائے تو شاید ایسے مواقع پر لوگ خاموش تماشائی نہ بنیں۔ گھر، اسکول اور سماج تینوں کو مل کر ایک ایسی فضا قائم کرنی ہوگی جہاں ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ایک فطری عمل بن جائے، نہ کہ ایک غیر معمولی جرأت۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ہمارے ملک میں کچھ تعلیمی ادارے بھی اپنے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں اور سماجی تانے بانے کے شیرازے کو کمزور کر رہے ہیں کہ انہیں ایک خاص مقصد کے لئے فروغ دیا گیا ہے۔ پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی تربیت اور کارکردگی بھی اس مسئلے کا اہم پہلو ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پولیس واقعہ کے بعد پہنچتی ہے، جبکہ اصل ضرورت بروقت مداخلت کی ہوتی ہے۔ اس کے لیے جدید ٹیکنالوجی، نگرانی کے موثر نظام اور عوام کے ساتھ بہتر رابطہ ضروری ہے۔ عوام کا پولیس پر اعتماد بھی ایک

ہم مضبوط ہے۔ اگر لوگ محسوس کریں کہ پولیس ان کی مدد کرے گی اور انہیں قانونی پیچیدگیوں میں نہیں الجھائے گی تو وہ ایسے مواقع پر آگے بڑھنے سے نہیں ہچکچائیں گے۔ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اردگرد ہونے والے ظلم کے خلاف آواز اٹھائے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص جسمانی طور پر مداخلت کرے، مگر کم از کم پولیس کو اطلاع دینا، ویڈیو ریکارڈ کر کے ثبوت فراہم کرنا، یا مجرم کو روکنے کی اجتماعی کوشش کرنا ایک شہری فرض ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ خاموشی دراصل ظلم کی حمایت کے مترادف ہے۔ اگر ہم آج کسی اور کے ساتھ ہونے والے ظلم پر خاموش رہیں گے تو کل یہی ظلم ہمارے دروازے پر بھی دستک دے سکتا ہے۔ ہمارا معاشرہ مذہبی اور ثقافتی اقدار سے مالا مال رہا ہے، جہاں انسانیت، ہمدردی اور انصاف کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ مگر آج ان اقدار کا اثر کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ مذہب صرف عبادات تک محدود ہو گیا ہے جبکہ اس کے اخلاقی پہلو کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اگر ہم واقعی ایک بہتر معاشرہ چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی مذہبی اور ثقافتی تعلیمات کو عملی زندگی میں نافذ کرنا ہوگا، جہاں ایک انسان کی جان کی حرمت سب سے مقدم ہو۔ اس سنگین مسئلے کا حل صرف ایک پہلو سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے ہمہ جہت کوششوں کی ضرورت ہے۔ قانون کی سختی اور فوری انصاف، مجرموں کو فوری اور سخت سزا دی جائے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت بنے، عوامی شعور کی بیداری، میڈیا، تعلیمی ادارے اور سماجی تنظیمیں مل کر عوام میں ذمہ داری کا احساس پیدا کریں، پولیس اصلاحات پولیس کو جدید وسائل سے لیس کیا جائے اور اس کی تربیت کو بہتر بنایا جائے، اخلاقی تعلیم کا فروغ، اسکولوں اور کالجوں میں اخلاقی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے، سماجی نگرانی کا نظام محلوں اور کمیونٹیز میں نگرانی کے موثر نظام قائم کیے جائیں۔

مختصر یہ کہ اررِیہ کا واقعہ ایک آئینہ ہے جس میں ہم اپنے معاشرے کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ ایک ایسا چہرہ جو بے حسی، خوف اور کمزوری سے بھرپور ہے مگر یہ تصویر حتمی نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اسے بدل سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری کو سمجھیں، ظلم کے خلاف کھڑے ہوں، اور ریاست سے اس کی ذمہ داری کا مطالبہ کریں۔ یہ سوال کہ "کیا اس طرح کے واقعات کو انسانی معاشرہ دیکھتا رہے گا؟" دراصل ہم سب کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے ہے۔ اگر ہم نے اب بھی آنکھیں بند رکھیں تو تاریخ ہمیں ایک ایسے معاشرے کے طور پر یاد رکھے گی جو ظلم کو دیکھتا رہا مگر اس کے خلاف کچھ نہ کر سکا۔ یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے جس پر تمام تر مفادات سے اوپر اٹھ کر اور سیاست کی شطرنجی چال سے باہر نکل کر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ جب انسان ہی نہیں بچے گا تو پھر سیاست کی کیا اہمیت ہوگی اور انسانی معاشرے کی تصویر کیسے بدلے گی۔

بے حسی کا عروج اور تماشائی معاشرہ آج کے دور کا ایک ایسا سنگین المیہ ہے جو انسانیت کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ جب لوگ کسی لرزہ خیز واقعے یا انسانی تکلیف کے وقت مدد کرنے کے بجائے اسے موبائل فون کے کیمرے میں قید کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہمارا ضمیر اور احساس دم توڑ چکے ہیں۔ معاشرتی بے حسی اچانک پیدا نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک طویل عرصے سے جاری اخلاقی زوال کا نتیجہ ہے۔ میڈیا پر تشدد کی بھرمار اور سوشل میڈیا پر سنسنی خیزی نے انسانوں کو دوسروں کے درد سے دور کر دیا ہے۔ تماشائی معاشرے میں ہر شخص یہ سوچتا ہے کہ کوئی دوسرا مدد کے لیے آگے آئے گا، اور اسی انتظار میں پورا ہجوم خاموش تماشائی بن جاتا ہے۔ آج کا انسان صرف اپنی ذات کے دائرے میں محدود ہو چکا ہے۔ دوسروں کے حقوق پامال کرنا یا ان کی تکلیف کو نظر انداز کرنا اب غیر معمولی محسوس نہیں ہوتا۔ اکثر اوقات لوگ قانونی پیچیدگیوں یا خود کو خطرے میں ڈالنے کے خوف سے بھی خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ دینی اور اخلاقی تعلیمات سے دوری اور والدین و اساتذہ کی تربیت میں کمی نے نئی نسل کو حساسیت سے عاری کر دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق، یہ رویہ صرف ایک حادثہ نہیں بلکہ اجتماعی المیہ ہے۔ جب معاشرہ صرف جسمانی وجود رکھتا ہو اور اس کی روح (احساس) ختم ہو جائے تو وہ زوال کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے۔

□□□

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۶/اپریل۔۲۰۲۶

پوپ کی تنقید، ٹرمپ کی برہمی

مشرق وسطی جنگ کی وجہ سے جہاں دنیا بھر میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو تنقیدوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان پر دنیا پر ایک بڑی جنگ مسلط کر دینے کے الزامات عائد کئے جا رہے ہیں وہیں کئی ممالک ایسے بھی ہیں جنہوں نے محض ٹرمپ کے خوف سے اس سارے معاملہ میں لب کشائی کرنے سے گریز کیا ہوا ہے اور وہ خاموشی اختیار کرنے ہی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ کئی ممالک ایسے ہیں جنہوں نے ٹرمپ کا اس جنگ میں ساتھ نہیں دیا ہے لیکن وہ جنگ رکوانے کیلئے بھی کسی طرح کی کوشش کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ ایسے میں عیسائی برادری کے مذہبی رہنماء پوپ لیو Pope Leo نے اس جنگ کے حوالے سے ٹرمپ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور کہا کہ مذہبی تعلیمات میں اس طرح کی جنگ کی گنجائش نہیں ہے اور عیسائی مذہب کی تعلیمات کا اس طرح بیجا استعمال نہیں کیا جانا چاہئے جس طرح کچھ لوگ اس جنگ کیلئے کر رہے ہیں۔ ان کا اشارہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب تھا جو لگاتار ایران کے خلاف جنگ کو ہوا دینے میں مصروف ہیں اور ایک طرح سے انہوں نے اس جنگ کو مذہبی لڑائی کا نام دینے کی کوشش بھی کی ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے اس معاملے میں حدود کو پھلانگنے کی بھی کوشش کی ہے اور انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کرتے ہوئے خود کو یسوع مسیح کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ٹرمپ کی یہ کوشش اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ ایران کے خلاف جنگ کے معاملے میں کس طرح سے اپنا ذہنی توازن کھوتے جا رہے ہیں اور وہ نہ کسی کی تنقید کو برداشت کرنے تیار ہیں اور نہ ہی کسی کو خاطر میں لانے تیار ہیں۔ وہ جس طرح دنیا کے مختلف ممالک پر اپنے احکام مسلط کرتے ہوئے اپنی مرضی کے مطابق کام کروانا چاہتے ہیں اسی طرح سے مذہبی حلقوں پر بھی اپنا تسلط چاہتے ہیں۔ وہ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ مذہبی حلقے بھی ان کے احکام پر ہی عمل آوری کریں اور ان کے تابع ہی رہیں۔ ٹرمپ اپنے اسی رویہ کی وجہ سے جہاں کئی دوستوں سے محروم ہو رہے ہیں وہیں وہ شائد اب مذہبی حلقوں کی ناراضگی کا بھی شکار ہو سکتے ہیں۔ ان پر تنقیدیں تو پہلے ہی سے ہو رہی ہیں۔ پوپ لیو نے مشرق وسطی جنگ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا تھا کہ خدا ان لوگوں کو معاف نہیں کرتا جو لوگوں پر جنگ مسلط کرتے ہیں یا تشدد کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پوپ لیو کا کہنا ہے کہ وہ اس معاملے میں ٹرمپ کے ساتھ کسی طرح کی بحث کرنا نہیں چاہتے تاہم اتنا ضرور کہیں گے کہ مذہبی تعلیمات کو اپنے مفادات کی خاطر اور اپنے منشاء کے مطابق توڑ مروڑ کر پیش نہیں کیا جانا چاہئے۔ ٹرمپ جس طرح سے اپنے ناٹو حلیفوں اور دوسرے ممالک پر ناراضگی اور برہمی کا اظہار کر رہے ہیں اسی طرح انہوں نے پوپ کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں جرائم کے معاملے میں کمزور قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ پوپ کی خارجہ پالیسی بھی انتہائی نامناسب ہے۔ جہاں ٹرمپ کی بیان بازیوں سے دنیا کے کئی ممالک خوف کا شکار ہونے لگے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ ٹرمپ کی ناراضگی مول لیں وہیں پوپ نے تاہم اس معاملے میں کسی خوف کا شکار ہونے سے انکار کر دیا ہے اور کہا کہ وہ ٹرمپ سے خوفزدہ نہیں ہونگے اور جنگ کے خلاف اپنے اظہار خیال کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ٹرمپ نے خود کو یسوع مسیح کے طور پر پیش کرتے ہوئے مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ جس تصویر کو سوشل میڈیا پر شیئر کیا ہے اس کے نتیجہ میں ٹرمپ کو ان حلقوں اور گوشوں سے بھی تنقیدوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جو عموماً ان کی حمایت کرتے رہے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ٹرمپ اپنی ذہنی حالت کی وجہ سے اپنے حامیوں کی تائید و حمایت سے بھی لگاتار محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پوپ لیو کا کہنا تھا کہ وہ جنگ کے خلاف پوری شدت کے ساتھ اپنا اظہار خیال جاری رکھیں گے اور امن کو فروغ دینے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ وہ مسائل کے حل کیلئے ممالک کے مابین باہمی تعلقات اور مذاکرات کی بھی وکالت کرتے رہیں گے۔ اس طرح پوپ لیو نے انسانیت کے حق میں ایک پیغام دینے کی کوشش کی ہے اور ٹرمپ اس کی وجہ سے لگاتار برہمی کا اظہار کرتے ہوئے مزید مذاق کا موضوع بن رہے ہیں۔ ٹرمپ کو چاہئے کہ وہ اپنے موقف کا از سر نو جائزہ لیں۔ جنگی جنون سے باہر آئیں اور امن و استحکام کیلئے سنجیدہ کوششیں کریں تا کہ دنیا کو بے طرح مسائل کا شکار ہونے سے بچایا جا سکے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

دولت یا ترقی؟ سعودی عرب اور ملیشیا کا تقابلی جائزہ

سعودی عرب سے محبت محض اس بنیاد پر نہیں ہونی چاہیے کہ محمد بن سلمان ملک کو معاشی ترقی کی نئی بلندیوں تک لے جانے کے لیے سعودی عرب سے محبت محض اس بنیاد پر نہیں ہونی چاہیے کہ محمد بن سلمان ملک کو معاشی ترقی کی نئی بلندیوں تک لے جانے کے لیے کوشاں ہیں، یا اس لیے کہ بے شمار گھروں کے چولہے وہاں کی کمائی سے روشن ہیں، یا اس بنا پر کہ ہمارا مسلک سلفیت ہے۔ اس متفق علیہ حدیث پر نظر ڈالیں کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔ یہ حدیث ہمیں دعوتِ فکر دیتی ہے کہ ہم اپنی محبتوں اور وابستگیوں کا جائزہ لیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری محبت محض دنیاوی مفادات، معاشی ضروریات یا ذاتی وابستگیوں کے گرد گھوم رہی ہو؟؟ سعودی عرب 1932 میں وجود میں آیا اور اس وقت اسکی آبادی 36 ملین ہے۔ دوسری طرف ملیشیا ہے جس کو آزادی 1957 میں ملی جسکی آبادی 33 ملین ہے۔ سعودی عرب کو تقریباً 94 سال اور ملیشیا کو قریب 70 سال اپنی خودمختاری حاصل ہوئے ہیں۔ سعودی عرب گزشتہ کئی دہائیوں سے تیل (بلیک گولڈ) کی دولت سے مستفید ہو رہا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور جس کے حصول میں وہ محنت درکار نہیں جو دیگر ممالک کو کرنی پڑتی ہے۔ اسی وجہ سے سعودی عرب کی معیشت ملیشیا کے مقابلے میں کہیں زیادہ بڑی ہے۔ 2024 میں سعودی عرب کی جی ڈی پی تقریباً 1.1 ٹریلین ڈالر رہی، جبکہ ملیشیا کی جی ڈی پی تقریباً 450 بلین ڈالر تھی۔ اس اعتبار سے سعودی عرب بلاشبہ زیادہ مالدار ہے۔ تاہم ایک اہم سوال یہ ہے کہ بے پناہ وسائل کے باوجود سعودی عرب ابھی تک ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کیوں شامل نہ ہو سکا، جبکہ ملیشیا نسبتاً کم وسائل کے باوجود ایک ترقی یافتہ معیشت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے؟ اعداد و شمار اس سوال کا واضح جواب دیتے ہیں۔ سعودی عرب میں تقریباً 63 جامعات ہیں، جبکہ ملیشیا میں 100 سے زائد جامعات قائم ہیں۔ عالمی درجہ بندی میں ملیشیا کی 20 سے زیادہ جامعات شامل ہیں، جبکہ سعودی عرب کی جامعات کی تعداد اس سے خاصی کم ہے۔ مزید برآں، عالمی رینکنگ میں ملیشیا کی ایک جامعہ تقریباً 60ویں نمبر پر ہے، جبکہ کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی 149ویں پوزیشن پر آتی ہے۔ صنعت اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی واضح فرق نظر آتا ہے۔ ملیشیا الیکٹرانکس، چپس، گاڑیاں، کیمیکلز، مشینری اور دیگر مصنوعات تیار کر کے دنیا بھر میں برآمد کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ ایک مضبوط صنعتی اور برآمدی معیشت رکھتا ہے۔ اس کے برعکس سعودی عرب کی معیشت زیادہ تر تیل اور پیٹروکیمیکل مصنوعات پر انحصار کرتی ہے۔ دفاعی شعبے میں سعودی عرب دنیا کے بڑے فوجی اخراجات کرنے والے ممالک میں شمار ہوتا ہے، لیکن اس کے بیشتر ہتھیار بیرونِ ملک سے درآمد کیے جاتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں ملیشیا محدود پیمانے پر ہی سہی، مگر بحری جہاز اور کچھ دفاعی ساز و سامان خود تیار کرتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ملیشیا نے تعلیم، صنعت اور برآمدات پر توجہ دے کر ایک متوازن اور پائیدار ترقی کا ماڈل قائم کیا، جبکہ سعودی عرب کی معیشت طویل عرصے تک تیل پر انحصار کرتی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ وسائل کی فراوانی کے باوجود ترقی کے بعض بنیادی شعبوں میں وہ مطلوبہ مقام حاصل نہ کر سکا۔ سوال یہ ہے کہ چورانوے سال میں ایسا کیوں نہ ہوا کہ دنیا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے امریکہ اور یورپ کا رخ کرنے کے بجاءے سعودی یونیورسٹیز کا رخ کرتی اور وہاں تعلیم حاصل کرنے پر فخر محسوس کرتی۔ دنیا دیکھتی کہ اسلام کے قلب میں تعلیم و تدریس کے کیسے کیسے سرسبز و شاداب باغات ہیں جہاں کی بھینی بھینی خوشبو پوری دنیا کو معطر کر رہی ہے۔ مگر کیا یہ سچ نہیں کہ آج سعودی عرب تعلیم کے بجائے شاکرہ کا ناچ دکھانے کے لیے پوری دنیا کو دعوت دے رہی ہے کہ دیکھیں ہمارے شہر میں شاکرہ کتنا زبردست ٹھمکا لگا رہی ہے۔ تو اصل فرق ترجیحات کا ہے۔ ملیشیا نے تعلیم اور ٹیکنالوجی کو بنیاد بنایا، جبکہ سعودی عرب نے طویل عرصے تک قدرتی وسائل پر انحصار کیا۔ آج بھی اگر درست ترجیحات کا تعین کر لیا جائے تو سعودی عرب اپنی بے پناہ صلاحیتوں کے ساتھ دنیا کی قیادت کر سکتا ہے۔ یہ صورتحال ہر صاحبِ فکر مسلمان کے لیے باعثِ غور ہے کہ امت کی حقیقی ترقی علم، تحقیق اور ٹیکنالوجی میں مضمر ہے، نہ کہ محض وسائل کی فراوانی میں۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ مبارکہ میں قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ جو رحمت، شفقت اور عدل کا برتاؤ کیا گیا، وہ انسانی تاریخ میں ایک درخشاں مثال ہے، جہاں دشمن ہونے کے باوجود ان کے کھانے، لباس اور عزتِ نفس کا خیال رکھا گیا۔ اسلامی تعلیمات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ قیدی، چاہے وہ مجرم ہی کیوں نہ ہو، اپنی انسانیت سے محروم نہیں ہوتا اور اس کے بنیادی حقوق برقرار رہتے ہیں۔ اسلام ظلم کو صرف ایک انفرادی گناہ نہیں بلکہ ایک اجتماعی فساد قرار دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا'' ۔ اسی طرح مظلوم کی حمایت اور اس کے حق میں آواز بلند کرنا ایمان کا تقاضا ہے۔

اسیرِ نسواں اور جیل الدامون، انسانی وقار کا نوحہ اور عالمی ضمیر کا امتحان

مسعود محبوب خان (ممبئی)

اسلام کا تصورِ انسانیت اس بنیادی اصول پر قائم ہے کہ ہر انسان؛ خواہ وہ کسی بھی نسل، قوم، مذہب یا حیثیت سے تعلق رکھتا ہو اپنے اندر ایک فطری وقار اور حرمت رکھتا ہے۔ قرآنِ مجید اعلان کرتا ہے: ہم نے بنی آدم کو عزّت بخشی، جو اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ انسانی شرف کسی سیاسی نظام، طاقت یا اختیار کا مرہونِ منّت نہیں بلکہ خالقِ کائنات کی عطاء ہے۔ اسی لیے اسلام میں قید، سزا اور عدل کے تمام تصورات محض قانونی نظم و ضبط تک محدود نہیں بلکہ اخلاق، رحم اور انصاف کے ہمہ گیر اصولوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ مبارکہ میں قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ جو رحمت، شفقت اور عدل کا برتاؤ کیا گیا، وہ انسانی تاریخ میں ایک درخشاں مثال ہے، جہاں دشمن ہونے کے باوجود ان کے کھانے، لباس اور عزّتِ نفس کا خیال رکھا گیا۔ اسلامی تعلیمات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ قیدی، چاہے وہ مجرم ہی کیوں نہ ہو، اپنی انسانیت سے محروم نہیں ہوتا اور اس کے بنیادی حقوق برقرار رہتے ہیں۔ اسلام ظلم کو صرف ایک انفرادی گناہ نہیں بلکہ ایک اجتماعی فساد قرار دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے"زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔ اسی طرح مظلوم کی حمایت اور اس کے حق میں آواز بلند کرنا ایمان کا تقاضا ہے۔ حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے کہ ظالم کو ظلم سے روکنا بھی اس کی مدد ہے، اور مظلوم کا ساتھ دینا ایک دینی فریضہ۔ اسی اسلامی تناظر میں جب ہم دنیا کے کسی بھی خطے میں قیدیوں خصوصاً خواتین کے ساتھ ہونے والے غیر انسانی سلوک کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ محض ایک سیاسی یا انسانی حقوق کا مسئلہ نہیں رہتا بلکہ ایک گہرا اخلاقی اور دینی سوال بن جاتا ہے۔ یہ ہمیں جھنجھوڑتا ہے کہ کیا ہم اس تعلیم کے وارث ہیں جو عدل، رحمت اور کرامتِ انسانی کو اپنی بنیاد قرار دیتی ہے، یا ہم نے ان اصولوں کو محض الفاظ تک محدود کر دیا ہے؟

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

زیرِ نظر مضمون اسی اخلاقی و انسانی بحران کو اجاگر کرتا ہے، جہاں انسانی وقار مجروح ہو رہا ہے اور عالمی ضمیر ایک کڑے امتحان سے گزر رہا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر ہمیں نہ صرف اس ظلم کی نشاندہی کرنے کی دعوت دیتا ہے بلکہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ خاموشی اختیار کرنا دراصل ظلم کے تسلسل کو تقویت دینا ہے۔ لہٰذا یہ تحریر صرف ایک تجزیہ نہیں بلکہ ایک پکار ہے! انسانیت، انصاف اور دینی غیرت کے نام۔ اسی تناظر میں اگر ہم انسانی تاریخ پر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قید و بند کا تصور محض جسمانی پابندی تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ ہمیشہ طاقت، اختیار اور مزاحمت کے باہمی تصادم کی علامت بھی رہا ہے۔ تاہم جب قید کا یہ نظام ظلم، تذلیل اور انسانیت سوز رویّوں میں ڈھل جائے تو وہ محض ایک انتظامی عمل نہیں رہتا بلکہ ایک گہرا اخلاقی المیہ بن جاتا ہے۔ شمالی فلسطین میں واقع Damun Prison میں فلسطینی اسیر خواتین کے ساتھ روا رکھا جانے والا سلوک اسی المیے کی ایک دردناک اور چونکا دینے والی تصویر پیش کرتا ہے، جو نہ صرف انسانی ضمیر کو جھنجھوڑتا ہے بلکہ عالمی انصاف کے دعوؤں پر بھی سوالیہ نشان قائم کرتا ہے۔ جیل الدامون، جو شمالی فلسطین میں حیفا کے قریب واقع ہے، برطانوی دورِ حکومت میں ایک تمباکو فیکٹری کے طور پر قائم کیا گیا تھا، جسے بعد میں اسرائیلی حکام نے خواتین قیدیوں کے لیے جیل میں تبدیل کر دیا۔ اس جیل میں بنیادی سہولیات کی کمی اور سخت سکیورٹی اقدامات کے باعث قیدیوں کی زندگی نہایت دشوار اور کٹھن ہو چکی ہے۔ یہی پس منظر اس امر کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ یہاں محض قید نہیں بلکہ ایک ایسا ماحول قائم ہے جو جسمانی تکالیف کے ساتھ ساتھ ذہنی و نفسیاتی اذیت کو بھی جنم دیتا ہے، اور یوں یہ مقام انسانی وقار کے لیے ایک مسلسل آزمائش کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔

یہاں بیان کردہ صورتِ حال کو اگر مزید تحقیقی تناظر میں دیکھا جائے تو مختلف انسانی حقوق کی تنظیموں کی رپورٹس بھی اسی جانب اشارہ کرتی ہیں۔ Addameer Prisoner Support and Human Rights Association اور Amnesty International

کے مطابق اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینی خواتین کی تعداد وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہے، تاہم ایک تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ ان میں کم عمر لڑکیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ ان قیدیوں میں سے متعدد کو"انتظامی حراست (Administrative Detention) کے تحت بغیر فردِ جرم اور بغیر کسی باقاعدہ مقدمے کے طویل عرصے تک قید رکھا جاتا ہے، جو بین الاقوامی قوانین اور انصاف کے بنیادی اصولوں کے صریح منافی ہے۔ یہ حقائق اس امر کو مزید واضح کرتے ہیں کہ مسئلہ محض انفرادی زیادتیوں تک محدود نہیں بلکہ ایک منظم اور پیچیدہ نظام کی عکاسی کرتا ہے، جس کے اثرات انسانی وقار اور قانونی انصاف دونوں پر گہرے پڑتے ہیں۔ اسی تناظر میں انتظامی حراست کا مسئلہ بھی نہایت اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا متنازع قانونی طریقہ ہے جس کے تحت کسی فرد کو بغیر فردِ جرم اور بغیر باقاعدہ ٹرائل کے مہینوں بلکہ بعض اوقات سالوں تک قید رکھا جا سکتا ہے، اور اکثر اس کی بنیاد ایسے خفیہ شواہد پر ہوتی ہے جن تک خود قیدی یا اس کے وکیل کو بھی رسائی نہیں دی جاتی۔ اس نوعیت کا نظام نہ صرف شفاف انصاف کے اصولوں کو مجروح کرتا ہے بلکہ قیدی کو اپنے دفاع کے بنیادی حق سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے ادارے اس عمل کو انصاف کے بنیادی تقاضوں کے خلاف قرار دیتے ہیں اور اسے قانونی و اخلاقی سطح پر ایک سنگین تشویش کا باعث سمجھتے ہیں۔

اطلاعات کے مطابق اس جیل میں اسیر خواتین کو نہ صرف جسمانی بلکہ نفسیاتی اذیتوں کا بھی سامنا ہے۔ جیل کی قمعی یونٹس کا ان کے کمروں پر اچانک دھاوا بولنا، آنسو گیس اور ساؤنڈ بموں کا استعمال، اور اس کے بعد براہِ راست جسمانی تشدد یہ سب ایک منظم حکمت عملی کا حصہ محسوس ہوتا ہے، جس کا مقصد محض نظم و ضبط قائم رکھنا نہیں بلکہ خوف اور بے بسی کی فضا پیدا کرنا ہے۔ یہ طرزِ عمل کسی بھی مہذب قانونی نظام کے اصولوں سے متصادم ہے، جہاں قیدی even if accused or convicted بنیادی انسانی وقار کے حامل تصور کیے جاتے ہیں۔ اسیر خواتین کو تنگ، تاریک اور آلودہ تنہائی کی کوٹھڑیوں میں منتقل کرنا، جہاں ہوا، روشنی اور صفائی جیسی بنیادی ضروریات تک محدود یا ناپید ہوں، ایک ایسی سزا ہے جو جسم کے ساتھ ساتھ روح کو بھی مجروح کرتی ہے۔ تنہائی، جسے ماہرینِ نفسیات ایک شدید ذہنی دباؤ کا باعث قرار دیتے ہیں، یہاں ایک ہتھیار کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ دانستہ بھوک کی پالیسی اور طبی غفلت اس صورتِ حال کو مزید سنگین بنا دیتی ہے، جہاں قیدی نہ صرف اپنے حقوق سے محروم ہوتے ہیں بلکہ زندگی کی بنیادی ضمانتوں سے بھی دور کر دیے جاتے ہیں۔

قیدیوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے اس طرزِ عمل کی سنگینی کو بین الاقوامی سطح پر بھی محسوس کیا گیا ہے۔ Human Rights Watch اور United Nations Office for the Coordination of Humanitarian (OCHAAffairs)) کی رپورٹس میں ایسے متعدد واقعات کا ذکر ملتا ہے جہاں فلسطینی قیدیوں، خصوصاً خواتین کے ساتھ ناروا سلوک، طبی غفلت اور ذہنی اذیتوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان رپورٹس کے مطابق، قیدیوں کو وکیل اور اہلِ خانہ سے ملاقات کے بنیادی حقوق میں بھی غیر معمولی رکاوٹوں کا سامنا رہتا ہے، جو انصاف کے تقاضوں کو مزید مشکوک بنا دیتا ہے۔ یوں یہ صورتحال نہ صرف انفرادی سطح پر انسانی تکلیف کی عکاس ہے بلکہ ایک ایسے نظام کی نشاندہی بھی کرتی ہے جہاں قانونی اور اخلاقی حدود کو مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ بین الاقوامی قوانین، خصوصاً اقوامِ متحدہ کے تحت منظور شدہ قیدیوں کے حقوق کے ضوابط جنہیں "نیلسن منڈیلا رولز" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ واضح طور پر اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ ہر قیدی کے ساتھ انسانی وقار کے مطابق سلوک کیا جائے، اسے مناسب خوراک، طبی سہولت اور تحفّظ فراہم کیا جائے، اور کسی بھی قسم کے ظالمانہ، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک سے بچایا جائے۔ ان اصولوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو جیل الدامون کے یہ حالات نہ صرف اخلاقی بلکہ قانونی طور پر بھی شدید خلاف ورزی کے زمرے میں آتے ہیں۔

بین الاقوامی سطح پر قیدیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے جو اصول وضع کیے گئے ہیں، وہ بھی اسی بنیادی انسانی قدر یعنی وقارِ انسانیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ اصول 2015ء میں اقوام متحدہ نے منظور کیے، جن میں قیدیوں کے ساتھ سلوک کے لیے واضح عالمی معیار طے کیے گئے ہیں۔ ان میں تشدد کی ممانعت، مناسب طبی سہولتوں کی فراہمی، معیاری خوراک، صفائی ستھرائی کا اہتمام، اور سب سے بڑھ کر انسانی وقار کا تحفظ بنیادی نکات کے طور پر شامل ہیں۔ اس تناظر میں جب موجودہ حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ سوال مزید شدت اختیار کر جاتا ہے کہ کیا ان بین الاقوامی معیارات پر واقعی عمل ہو رہا ہے، یا وہ محض دستاویزی اصول بن کر رہ گئے ہیں؟ یہ صورتِ حال اس امر کی متقاضی ہے کہ عالمی برادری اور مسلم ممالک محض بیانات تک محدود نہ رہے بلکہ عملی اقدامات کے ذریعے ایسے مظالم کا سدِّ باب کرے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں، آزاد مبصرین اور بین الاقوامی اداروں کو چاہیے کہ وہ ان حالات کی شفاف تحقیقات کو یقینی بنائیں اور ذمہ داران کا احتساب ممکن بنائیں۔ موجودہ حالات کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ معاملہ محض ایک خطے یا چند افراد تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کے اثرات عالمی سطح پر محسوس کیے جا رہے ہیں۔ آج جب دنیا انسانی حقوق، جمہوریت اور انصاف کے بلند دعوے کرتی ہے، تو ایسے واقعات ان دعوؤں کی حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں۔ یہ صورتِ حال نہ صرف فلسطینی خواتین کا مسئلہ ہے بلکہ عالمی ضمیر، بین الاقوامی قانون اور انسانی اقدار کی ساکھ کا ایک سنجیدہ امتحان بن چکی ہے، جو ہم سب کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ انصاف کے عالمی معیارات آخر کس حد تک حقیقی اور مؤثر ہیں۔ اس تاریک منظر نامے میں ایک پہلو امید کا بھی ہے، اور وہ ہے ان اسیر خواتین کا عزم و حوصلہ۔ تاریخ گواہ ہے کہ ظلم کی شدّت کبھی بھی حوصلے کی روشنی کو مکمل طور پر بجھا نہیں سکتی۔ یہ خواتین، جو جسمانی قید کے باوجود اپنے وقار اور حوصلے کو زندہ رکھے ہوئے ہیں، درحقیقت انسانی آزادی اور عزّتِ نفس کی ایک روشن علامت ہیں۔ یہ سوال ہر صاحبِ ضمیر کے سامنے کھڑا ہے: کیا ہم ایسے مظالم کو محض خبروں کا حصّہ سمجھ کر نظر انداز کر دیں گے، یا اسے انسانیت کے اجتماعی ضمیر کی آزمائش مان کر اس کے خلاف آواز بلند کریں گے؟ کیونکہ خاموشی، اکثر اوقات، ظلم کی سب سے بڑی معاون بن جاتی ہے۔

اسلامی تاریخ کا مطالعہ اس حقیقت کو مزید واضح کرتا ہے کہ قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک محض ایک نظری تعلیم نہیں بلکہ ایک عملی نظام کا حصہ رہا ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ کے دورِ خلافت میں قیدیوں کے ساتھ برتاؤ کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی تھی، اور اگر کسی قیدی کے ساتھ زیادتی کی شکایت سامنے آتی تو فوری انصاف فراہم کیا جاتا۔ یہ طرزِ حکمرانی اس بات کی روشن مثال ہے کہ عدل و رحمت کو کس طرح عملی صورت دی جا سکتی ہے۔ یہی اسلامی عدل و رحمت کا وہ بلند معیار ہے جسے آج کے عالمی نظام کے لیے بھی ایک قابلِ تقلید نمونہ سمجھا جا سکتا ہے، خصوصاً ایسے حالات میں جب دنیا کے مختلف حصّوں میں قیدیوں کے حقوق مسلسل پامال ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات ہمیں صرف مظالم کی نشاندہی تک محدود نہیں رکھتیں بلکہ ایک زندہ اور بیدار ضمیر کے ساتھ عمل کی دعوت بھی دیتی ہیں۔ قرآنِ مجید بار بار ہمیں عدل پر قائم رہنے، حق کی گواہی دینے اور مظلوم کے ساتھ کھڑے ہونے کا حکم دیتا ہے، خواہ اس کی قیمت خود اپنے مفادات کی قربانی ہی کیوں نہ ہو۔ اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو اور اللہ کے لیے گواہی دو، یہ آیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ خاموشی اختیار کرنا یا بے حسی کا مظاہرہ کرنا درحقیقت اس ذمّہ داری سے پہلوتہی کے مترادف ہے جو ایک مؤمن پر عائد ہوتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ آزمائشیں ہمیشہ اہلِ ایمان کے لیے محض آزمائش نہیں بلکہ تطہیر، بیداری اور رجوع الی اللّٰہ کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ ایسے حالات میں جہاں ظلم اپنی انتہاؤں کو چھو رہا ہو، وہاں صبر، دعا اور حق کے لیے جدوجہد تینوں لازم و ملزوم بن جاتے ہیں۔ اسیر خواتین کا صبر و استقامت ہمیں حضرت آسیہؑ، حضرت مریمؑ اور تاریخِ اسلام کی دیگر باوقار خواتین کی یاد دلاتی ہے، جنہوں نے ظلم اور آزمائش کے باوجود اپنے ایمان اور وقار کو برقرار رکھا۔

خاموشی ظلم کی تائید بن جاتی ہے اکثر
حق بات جو نہ کہی جائے، گناہ ہوتی ہے

یہ تحریر محض ایک فکری و تجزیاتی کاوش نہیں بلکہ ایک تذکیر ہے۔ اپنے ربّ سے تعلق کو مضبوط کرنے کی، اپنے ضمیر کو زندہ رکھنے کی، اور مظلوم کی حمایت میں اپنی آواز اور کردار کو مؤثر بنانے کی۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ قیامت کے دن نہ صرف ہمارے اعمال بلکہ ہماری خاموشی بھی سوال کے دائرے میں ہوگی۔ کیا ہم نے ظلم کو دیکھ کر آنکھیں بند کرلیں، یا اس کے خلاف اپنی بساط کے مطابق آواز بلند کی؟ لہٰذا آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اندر دینی غیرت، اخلاقی جرأت اور انسانی ہمدردی کو بیدار کریں۔ دعا، شعور، اور عمل یہ تینوں ہمارے ہتھیار ہیں۔ اور یاد رکھیں، ظلم چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، وہ دائمی نہیں ہوتا؛ جب کہ حق، صبر اور ایمان کی روشنی کبھی بجھتی نہیں۔ یہی پیغام اسلام کا ہے، اور یہی اس مضمون کی اصل روح۔

بہار میں بی جے پی: اقتدار کی سیاست یا جمہوریت کا امتحان؟

غلام مزمل عطا اشرفی

بہار کی سیاسی فضا ایک بار پھر غیر معمولی ہلچل سے گزر رہی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ریاست صرف انتخابی معرکہ نہیں بلکہ ایک بڑی سیاسی تجربہ گاہ میں تبدیل ہو چکی ہے، جہاں ہر چال، ہر بیان اور ہر اتحاد کے پیچھے ایک گہری حکمت عملی کارفرما ہے۔ سوال یہ ہے کہ بہار میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) آخر چاہتی کیا ہے؟ کیا یہ صرف اقتدار کا کھیل ہے یا اس کے پس پردہ کوئی وسیع تر منصوبہ بندی جاری ہے؟ بہار کی سیاست ہمیشہ سے ذات، مذہب اور سماجی توازن کے پیچیدہ دھاروں میں بہتی رہی ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں بی جے پی نے اس روایت کو بدلنے کی ایک واضح کوشش کی ہے۔ پارٹی اب محض اتحادی سیاست تک محدود نہیں رہنا چاہتی بلکہ وہ ریاست میں اپنی مستقل اور مضبوط جڑیں قائم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی جنتا دل (یو) کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہے اور کبھی اسی کے خلاف صف آراء ہو جاتی ہے۔ یہ تضاد دراصل سیاست کا کھیل نہیں بلکہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ معلوم ہوتا ہے یا ایک ایسا منصوبہ جس کا مقصد بہار کی سیاسی قیادت کو مکمل طور پر اپنے زیر اثر لانا ہے۔

بی جے پی کی حکمت عملی کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ بہار میں نئی قیادت کو ابھارنے کے ساتھ ساتھ پرانی قیادت کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ نتیش کمار جیسے تجربہ کار رہنما، جو کبھی اس کے مضبوط اتحادی تھے، آج خود کو ایک غیر یقینی سیاسی صورتحال میں پاتے ہیں۔ یہ تبدیلی محض اتفاق نہیں بلکہ طاقت کے توازن کو بدلنے کی ایک منظم کوشش ہے، جس کے ذریعے بی جے پی بہار میں "ایک مضبوط متبادل" کے طور پر ابھرنا چاہتی ہے۔

مزید برآں، بی جے پی کی سیاست اب صرف ترقیاتی نعروں تک محدود نہیں رہی بلکہ اس میں نظریاتی رنگ بھی گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ مذہبی اور قوم پرستانہ بیانیہ، جو قومی سطح پر اس کی پہچان بن چکا ہے، اب بہار کی زمین پر بھی پوری شدت کے ساتھ اتارا جا رہا ہے۔ اس حکمت عملی کے ذریعے پارٹی نہ صرف اپنے روایتی ووٹر کو مضبوط کر رہی ہے بلکہ نئے طبقات کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش میں ہے۔ تاہم، اس تمام سیاسی چال بازی کے درمیان سب سے اہم سوال جمہوریت کا ہے۔ کیا بہار کی سیاست واقعی عوامی مسائل کے گرد گھوم رہی ہے، یا پھر یہ صرف اقتدار کے حصول کی ایک دوڑ بن کر رہ گئی ہے؟ بے روزگاری، تعلیم، صحت اور بنیادی سہولیات جیسے مسائل آج بھی عوام کے لیے ایک چیلنج ہیں، مگر سیاسی بیانیہ اکثر ان مسائل سے ہٹ کر جذباتی موضوعات کی طرف مڑ جاتا ہے۔

یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ بہار اس وقت ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ ایک طرف وہ سیاست ہے جو اقتدار کے لیے ہر ممکن چال چلنے کو تیار ہے، اور دوسری طرف وہ امید ہے جو عوام کے مسائل کے حل سے جڑی ہوئی ہے۔ بی جے پی کی موجودہ حکمت عملی کو اسی تناظر میں دیکھنا ہوگا کہ آیا یہ ریاست کی ترقی کا راستہ ہموار کرے گی یا صرف سیاسی برتری کے حصول تک محدود رہے گی۔ آخر میں، یہ بات طے ہے کہ بہار کی سیاست میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ محض ایک ریاست کی کہانی نہیں بلکہ ہندوستانی جمہوریت کے مستقبل کا ایک اہم باب ہے۔ اگر سیاست عوامی خدمت کے بجائے صرف اقتدار کے گرد گھومنے لگے، تو یہ نہ صرف بہار بلکہ پورے ملک کے لیے ایک تشویشناک اشارہ ہوگا۔ بہار کے عوام کو اب فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کس سمت میں جانا چاہتے ہیں بی ایک ایسی سیاست کی طرف جو انہیں تقسیم کرے، یا ایک ایسی قیادت کی طرف جو انہیں ترقی اور استحکام کی راہ پر لے جائے۔

بہار کی حالیہ سیاست میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کا کردار ایک بڑے تاریخی موڑ پر کھڑا ہے، جہاں ریاست کی سیاست محض اقتدار کے کھیل سے نکل کر جمہوری اقتدار کے ایک نئے امتحان میں داخل ہو چکی ہے۔ 15 اپریل 2026 کو سمراٹ چودھری نے بہار کے پہلے بی جے پی وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف اٹھایا، جس نے ریاست میں نتیش کمار کے دو دہائیوں پر محیط دور کا باقاعدہ خاتمہ کر دیا۔ بی جے پی نے طویل عرصے تک جے ڈی (یو) کے ساتھ جونیئر پارٹنر کے طور پر کام کیا، لیکن 2025 کے اسمبلی انتخابات میں 89 نشستیں حاصل کر کے (جے ڈی یو کی 85 نشستوں کے مقابلے میں) اپنی برتری ثابت کر دی۔ نتیش کمار کے استعفیٰ اور راجیہ سبھا کے لیے انتخاب کے بعد بی جے پی نے براہ راست اقتدار سنبھال کر یہ پیغام دیا ہے کہ اب وہ ریاست کی اصل سیاسی طاقت ہے۔

غزل

پرندے ہیں شجر میں پھر بھی تنہائی نظر آئی
جو منظر میں نے دیکھا مجھ کو رسوائی نظر آئی

یہ سمجھا وہ بڑے اللہ والے ہیں، شرافت ہے
جو ذہن و دل میں جھانکا پھر تو سچائی نظر آئی

ہمالہ تیری فطرت میں بلندی ہو تو ہو لیکن
ہمیں پروازِ شاہیں میں ہی اونچائی نظر آئی

سمجھتے ہی رہے تھے غیر ہم اک دوسرے کو پر
نسب نامہ نکالا تو شناسائی نظر آئی

فرشتوں کو بھی اندازہ نہیں تھا علمِ انساں کا
سنا جب درس آدم کا تو گہرائی نظر آئی

جو دنیا دار ہیں خود کو بہت دانا سمجھتے ہیں
ہمیں تو دین داروں میں ہی دانائی نظر آئی

جہانِ رنگ و بو میں ہر طرح کے پھول ہیں ندوی
کہیں بیلا نظر آیا کہیں جوہی نظر آئی

عبدالسبحان ندوی

امن مذاکرات کی ناکامی کے بعد کیا۔؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

امریکہ۔اسرائیل اور ایران کے بیچ 28 فروری سے چل رہی جنگ کو ختم کرنے کے لئے پاکستان کی ثالثی میں اسلام آباد مذاکرات بے نتیجہ ختم ہو گیے۔ 21 گھنٹہ چلی گفتگو کے باوجود امریکہ اور ایران کسی بھی ایشو پر متفق نہیں ہو سکے۔ حالانکہ امریکہ اور ایران 1979 کے بعد دوسری مرتبہ ایک میز پر بیٹھے تھے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کو دنیا کے نقشہ سے مٹانے کا دعویٰ کیا تھا لیکن چند گھنٹوں بعد ایران کی تمام شرائط مان لیں۔ اور چودہ دن کے سیز فائر کا اعلان کر دیا۔ یہ بات کسی کے بھی گلے نہیں اتری اور نہ بھروسہ ہوا کہ ایک انتہائی طاقتور ملک نے مقابل نہایت کمزور کا ہر مطالبہ کیوں مان لیا؟۔ جنگ کی حکمت عملی یہ بھی ہوتی ہے کہ دو قدم پیچھے ہٹا لیے جائیں تا کہ مخالف خوش فہمی میں مبتلا ہو جائے، وہ اسے اپنی فتح گردانے لگے۔ اس غفلت کا فائدہ اٹھا کر دشمن اچانک ایسا حملہ کرتا ہے کہ بچنے کا موقع نہ مل سکے۔ اس جنگ میں امریکہ اسرائیل نے ایران کے 12000 سے زیادہ علاقوں پر بم گرائے جن میں 700 سے زیادہ اسکول 275 اسپتال مٹی میں مل گئے۔ یونیورسٹیاں، کالج اور ریلوے لائس و پل بھی اس کی زد سے محفوظ نہیں رہے۔ 50000 سے زیادہ زخمی اور 9000 لوگوں کے ہلاک ہونے کی خبر ہے۔ 61000 گھر تباہ ہو گئے، وہیں ایران کے دفاعی حملوں میں 13 سے زیادہ امریکی فوجی ہلاک اور 365 سے زیادہ زخمی ہوئے۔ امریکہ کے 17 انتہائی مہلک اور مہنگے جہاز ایران نے تباہ کر دیئے۔ 80 فیصد امریکی عوام اس جنگ کے خلاف ہیں۔ امریکہ میں 3300 جگہ اس جنگ کے خلاف مظاہرے ہوئے جن میں قریب ایک کروڑ لوگ شریک ہوئے۔ جنگ میں اسرائیل میں بھی بڑی تباہی ہوئی ہے لیکن خبریں باہر نہ آنے کی وجہ سے نقصان کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ نتین یاہو کے خلاف اسرائیل میں اور یورپ کے دیشوں میں بھی جنگ کے خلاف احتجاج ہو رہا ہے۔ ایران اس تباہ کن جنگ کی وجہ سے دس سے پندرہ سال پیچھے ہو گیا ہے۔ خیر جو بھی ہو تمام تر اگر مگر کے باوجود امریکہ اور ایران کے درمیان دو ہفتوں کی جنگ بندی کے اعلان نے دنیا کو اس جنگ سے کچھ راحت دی ہے، جس نے نہ صرف برسرِ پیکار فریقین بلکہ پوری دنیا کے لوگوں کی روزمرہ زندگی کو گہرے طور پر متاثر کیا۔ بلاشبہ اس جنگ نے مغربی ایشیا کے اسٹریٹجک منظر نامے کو یکسر بدلنے کے ساتھ عالمی سفارت کاری پر بھی اثر ڈالا ہے۔ ایک ماہ سے زائد عرصے تک جاری رہنے والی اس جنگ میں تباہ کن فضائی حملوں، آبنائے ہرمز کی مؤثر ناکہ بندی اور تہذیب کی تباہی کے خدشات کے بعد اب ایک عارضی وقفے نے پوری دنیا کو کچھ سکون دیا ہے۔ اگرچہ یہ جنگ امریکہ-اسرائیل اور ایران کے درمیان لڑی جا رہی تھی، لیکن اس نے دنیا بھر کے ممالک کے شہریوں، عالمی منڈیوں اور توانائی پر انحصار کرنے والی معیشتوں کو بری طرح متاثر کیا۔ ان کے لیے یہ عارضی جنگ بندی یقیناً ایک راحت بخش خبر ہے، تاہم اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ اس نازک امن کے پسِ پشت کئی تشویشناک حقائق پوشیدہ ہیں۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ جن مقاصد کے تحت امریکہ-اسرائیل نے یہ جنگ شروع کی تھی، وہ کہیں سے بھی پورے ہوتے نظر نہیں آتے۔ البتہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بار بار اہداف کے حصول کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں، جبکہ ایران بھی اس جنگ بندی کو اپنی کامیابی کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ دراصل ڈونلڈ ٹرمپ اس جنگ بندی کو امریکی عسکری بالادستی کے ثبوت اور ایران کی جوہری خواہشات کے خاتمے کے طور پر پیش کر رہے ہیں، جبکہ ایران اسے اپنی ایک اسٹریٹجک فتح قرار دیتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے دنیا کی سپر پاور امریکہ اور جارح اسرائیل کی افواج کے حملوں کا تنہا مقابلہ کیا اور عالمی تیل کی فراہمی پر اپنے اثر و رسوخ کو بھی ظاہر کیا ہے۔ ایسے میں سفارتی ماہرین کو خدشہ ہے کہ یہ متضاد بیانات مستقل امن کی جانب کوئی مؤثر قدم نہیں بلکہ محض حکمت عملی میں تبدیلی کا اشارہ ہیں۔ موجودہ حالات اور مسلسل حساس پیش رفت کے درمیان یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ جنگ بندی کسی منطقی انجام تک پہنچ پائے گی۔ یہ بھی واضح نہیں کہ جنگ بندی کے باوجود اسرائیل پڑوسی ممالک پر حملے روک دے گا یا نہیں۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ لبنان پر اس کے حملے جاری رہیں گے، جبکہ پاکستان نے بتایا تھا کہ معاہدے کے مسودے میں لبنان پر اسرائیلی حملوں کا خاتمہ بھی شامل ہے۔ ایک طرف امریکی صدر کی لحہ بہ لحہ بدلتی ہوئی بیاناتی پالیسی اور دوسری طرف اسرائیل کی جارحانہ حکمت عملی مستقل امن کی راہ میں شکوک و شبہات پیدا کر رہی ہے۔ ایران نے بھی واضح کیا ہے کہ اگر اس پر اسرائیلی حملے جاری رہے تو وہ سرحدوں سے باہر بھی تنازع کو وسعت دے گا، جو یقیناً تشویش کا باعث ہے۔ جنگ بندی کی خبروں کے درمیان اسرائیل کی جانب سے لبنان میں حزب اللہ کو نشانہ بنانے اور ان حملوں میں شہریوں کے زخمی ہونے کی اطلاعات نے عالمی تشویش میں اضافہ کیا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کا یہ بیان کہ لبنان میں محاذ سرگرم رہے گا، جنگ بندی کی حدود کو واضح کرتا ہے۔ امریکہ۔ایران جنگ کے متوازی جاری تنازعات کو نظر انداز کرنے والی یہ جنگ بندی کتنی پائیدار ہوگی، اس پر شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایران نے مذاکرات سے پہلے ہی کہا تھا کہ بات چیت امریکہ کی وجہ سے ہی ناکام ہوگی۔ اس نے دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ امن چاہتا ہے، ساتھ ہی ریل لائنیں اور پل ٹھیک کر کے ان پر ریل گاڑیاں چلا کر یہ دکھا دیا کہ وہ ہر چیلنج کے لئے تیار ہے۔ پاکستان کی ثالثی مین امریکہ نے یورینیم افزودگی، میزائل پروگرام پر روک اور آبنائے ہرمز پر کنٹرول ختم کرنے یا ٹول ٹیکس وصول کرنے کی شرط رکھی تھی جس کی وجہ سے یہ مذاکرات ناکام ہو گئے۔ امریکہ کی نیت کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ بات چیت کے دوران ہی ہرمز کو کھولنے کے لئے اس نے دو جہاز بھیج دیئے جنہیں ایران کی نیوی نے روک دیا۔ اس معاملہ میں پاکستان کا رول بھی مشکوک رہا، ایک طرف مذاکرات چل رہے تھے دوسری طرف اس نے اپنی ایک فوجی ٹکڑی سعودی عرب بھیج دی۔ پھر ایران نے جو دس شرائط رکھی تھیں ان میں لبنان میں حزب اللہ اور اس کے حامیوں کے ساتھ جنگ بندی، یورینیم افزودگی پروگرام کو جاری رکھنا اور ایران کے ہوائی راستہ کا احترام شامل تھا۔ لیکن ان تینوں کی خلاف ورزی ہوئی جس کی وجہ سے جنگ بندی کے دیر پا ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ امریکہ کی جانب سے جس طرح کی شرائط رکھی گئی ہیں اگر ایران انہیں مان لیتا ہے تو وہ آئندہ اپنی دفاع کرنے کے قابل بھی نہیں رہے گا۔ اس لئے وہ ایسی کوئی بھی شرط منظور نہیں کرے گا جو اس کے وجود کے لئے خطرہ بنے۔ دراصل یہ جنگ بندی برسرِ پیکار فریقین کے ارادوں کا امتحان بھی ہے۔ بلاشبہ موجودہ صورتحال مذاکرات کے لیے ایک محدود موقع فراہم کرتی ہے۔ اس لئے یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ مذاکرات ناکام ہونے کے بعد کیا دوبارہ جنگ ہوگی؟ ترکی نے کہا ہے کہ اگر اب جنگ ہوتی ہے تو وہ ایران کا ساتھ دیگا، دوسری طرف امریکہ لبنان اور اسرائیل کو ساتھ بیٹھا کر صلح کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسی دوران چین نے بھی جنگ بندی کے لئے چار نکاتی فارمولہ پیش کر دیا ہے۔ امریکہ نے اعلان کیا تھا کہ ہرمز سے جو بھی جہاز پاس ہوگا اسے امریکہ روکے گا لیکن چین کے جہازوں کو نہیں روکا گیا۔ اگر اس کے جہاز روکے جاتے تو جنگ میں چین کے شامل ہونے کا امکان تھا۔ ایران کو چین، روس اور نارتھ کوریہ کی حمایت حاصل ہے یہ سب جانتے ہیں۔ چین اور روس ایران کی فوجی و تکنیکی مدد بھی کر رہے ہیں۔ اس صورتحال میں یہ مانا جا رہا ہے کہ جنگ کے بجائے ابھی مذاکرات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ جس کے مرکز میں ہرمز رہے گا کیونکہ اس سے ایشیاء اور یورپ کے ممالک اور ان کی معیشت سیدھے طور پر متاثر ہو رہی ہے۔ اس جنگ سے اسرائیل، امریکہ کو کچھ ملا یا نہیں لیکن ایران دنیا کے دوسرے نمبر کے طاقتور ممالک میں شامل ہو گیا ہے جو اس کے لئے بڑی کامیابی ہے۔

سپریم کورٹ نے پون کھیرا کو عبوری ریلیف روک دیا، آسام حکومت کی درخواست پر نوٹس جاری

آسام پولیس نے آسام کے وزیر اعلیٰ کی اہلیہ پر تبصرہ کرنے پر ان کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے بعد کھیرا نے تلنگانہ ہائی کورٹ سے ٹرانزٹ پیشگی ضمانت کی درخواست کی تھی۔

نئی دہلی: کانگریس لیڈر پون کھیرا کو ایک جھٹکا دیتے ہوئے، سپریم کورٹ نے بدھ، 15 اپریل کو، آسام کے چیف منسٹر ہمنتا بسوا شرما کی اہلیہ، رینیکی بھویان سرما کے خلاف ان کے مبینہ ہتک آمیز ریمارکس پر درج فوجداری مقدمے میں انہیں ٹرانزٹ پیشگی ضمانت دینے کے تلنگانہ ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگا دی۔ جسٹس جے کے مہیشوری اور این وی انجاریا کی بنچ نے تلنگانہ ہائی کورٹ کے 10 اپریل کے حکم کو چیلنج کرنے والی آسام حکومت کی خصوصی رخصت کی درخواست پر نوٹس جاری کرتے ہوئے عبوری حکم جاری کیا۔ عدالت عظمیٰ نے ہدایت کی کہ نوٹس جاری کریں۔ یہ حکم کھیرا کو پہلے دی گئی گرفتاری سے عبوری تحفظ کو مؤثر طریقے سے ہٹاتا ہے۔ تاہم، جسٹس مہیشوری کی زیر قیادت بنچ نے واضح کیا کہ کھیرا آسام کی دائرہ اختیاری عدالت سے پیشگی ضمانت حاصل کرنے کے لیے آزاد ہوں گے، جہاں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ آسام حکومت کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے استدلال کیا کہ تلنگانہ ہائی کورٹ کے پاس کھیرا کی ٹرانزٹ پیشگی ضمانت کی درخواست پر غور کرنے کے لیے علاقائی دائرہ اختیار کی کمی ہے۔ "جرم آسام میں کیا گیا تھا، اور ایف آئی آر آسام میں درج ہے۔ علاقائی دائرہ اختیار میں پیٹنٹ کی کمی ہے،" ایس جی مہتا نے عرض کیا۔ انہوں نے مزید استدلال کیا کہ کھیرا کا تلنگانہ ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا اقدام "فورم چننے" کے مترادف ہے اور اسے قانون کا غلط استعمال قرار دیا، اس بات پر روشنی ڈالی کہ خاندان کے کسی فرد کا آدھار کارڈ بھی دہلی کے پتے کی عکاسی کرتا ہے۔ سماعت کے دوران جسٹس مہیشوری کی زیر قیادت بنچ نے یہ بھی نوٹ کیا کہ کھیرا نے سپریم کورٹ کے سامنے ایک اور درخواست دائر کی ہے جس میں عبوری تحفظ میں تین ہفتوں کی توسیع کی درخواست کی گئی ہے۔ بی جے پی نے پون کھیرا پر حملہ تیز کیا۔ سپریم کورٹ کے حکم کے بعد، بی جے پی نے پون کھیرا پر اپنے حملے کو تیز کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اس نے "غیر ضروری تنازعہ" پیدا کیا اور اب وہ "مفرور کی طرح چھپ رہا ہے"۔ بی جے پی کے قومی ترجمان شہزاد پونا والا نے کہا کہ کھیرا کو سپریم کورٹ سے "زبردست جھٹکا" ملا ہے اور انہوں نے الزام لگایا ہے کہ انہوں نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما اور ان کی اہلیہ رینیکی بھویان سرما کو نشانہ بناتے ہوئے سیاسی طور پر حوصلہ افزائی کی مہم چلائی ہے۔ X پر ایک پوسٹ میں، پونا والا نے کہا، "سچائی کی فتح ہوتی ہے! پون کھیرا نے جھوٹے دعوے کیے ('جھوٹھ کا بکھیرا') اور آسام کے بیٹے اور بیٹی کے خلاف پاکستان کی طرف سے اسپانسر کردہ ایک کامیاب کام انجام دیا۔ اب، (وہ) ایک مفرور کی طرح چھپا ہوا ہے۔" "پون کھیرا کو سپریم کورٹ سے سخت جھٹکا لگا ہے..... لیکن ایک بات واضح ہے: کھیرا نے پاکستان اور راہول گاندھی کے کہنے پر آسام کے وزیر اعلیٰ اور آسام کی بیٹی کو نشانہ بنانے کا معاہدہ کیا،" انہوں نے ایک ویڈیو پوسٹ میں کہا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ جھوٹی کمپنیاں سرما کے "سیاسی قتل" کے حصے کے طور پر بنائی گئیں۔ "جعلی دستاویزات کا استعمال کیا گیا۔ ایک بار نہیں، بلکہ دو بار؛ دو جعلی کمپنیاں بنائی گئیں، اور جھوٹے الزامات لگائے گئے۔ یہ گورو گوگوئی اور اس کے خاندان کے مبینہ پاکستانی روابط بشمول آئی ایس آئی کے ساتھ روابط کی وجہ سے کیا گیا۔ پونا والا نے الزام لگایا، "یہ آسامی مفادات کے لیے بولنے والوں کے سیاسی قتل کے حصے کے طور پر ہو رہا ہے، جب کہ دراندازوں کی حمایت کی جا رہی ہے۔" آسام کے سی ایم ہمنتا بسوا سرما نے بھی سپریم کورٹ کے حکم کی حمایت کی اور کہا کہ "میرے مطابق، تلنگانہ عدالت ٹرانزٹ ضمانت نہیں دے سکتی کیونکہ وہ تلنگانہ کا رہائشی نہیں ہے۔ قانون اپنا راستہ اختیار کرے گا۔" انہوں نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا۔ کھیرا کے الزامات کی تحقیقات کے راہول گاندھی کے مطالبے کے بارے میں پوچھے جانے پر، بسوا نے کہا، "اگر میں راہل گاندھی پر ایسے 10 الزامات لگاتا ہوں، تو کیا وہ ایسا ہی کہیں گے؟ میں اپنے اور اپنی اہلیہ کے پاسپورٹ عوام کے سامنے رکھنے کے لیے تیار ہوں، کیا راہل گاندھی ایسا کرنے کے لیے تیار ہیں؟" آسام حکومت نے تلنگانہ ہائی کورٹ کے 10 اپریل کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا جس کے ذریعہ کھیرا کو ایک ہفتہ کے لئے ٹرانزٹ پیشگی ضمانت دی گئی تھی تاکہ وہ آسام پولیس کے ذریعہ درج ایف آئی آر کے سلسلے میں باقاعدہ ضمانت کے لئے مجاز عدالت سے رجوع کر سکیں۔ کھیرا نے تلنگانہ ہائی کورٹ سے راہداری پیشگی ضمانت کی درخواست کی تھی جب آسام پولیس نے ان کے خلاف رینیکی بھویان سرما کے خلاف مبینہ طور پر ہتک آمیز اور بدنیتی پر مبنی الزامات لگانے کا مقدمہ درج کیا تھا۔ راحت دیتے ہوئے جسٹس کے سوجانہ کی سنگل جج بنچ نے ہدایت دی تھی کہ گرفتاری کی صورت میں کانگریس لیڈر کو ایک ہفتے کے لیے پیشگی ضمانت پر رہا کیا جائے۔ تلنگانہ ہائی کورٹ کے سامنے سماعت کے دوران، سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی، کھیرا کی طرف سے پیش ہوئے، نے دلیل دی کہ ایف آئی آر سیاسی انتقام کی پیداوار ہے اور کانگریس لیڈر کو آسام کے وزیر اعلیٰ اور ان کے خاندان سے پوچھ گچھ کے لیے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ الزامات، اگر غلط مانے بھی جائیں، تو یہ ہتک عزت کے مترادف ہوں گے اور گرفتاری کے وارنٹ نہیں۔ درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے، آسام کے ایڈوکیٹ جنرل دیواجیت سائکیا نے تلنگانہ ہائی کورٹ کے سامنے عرضی کی برقراری پر سوال اٹھایا تھا، اور دلیل دی تھی کہ کھیرا، دہلی کا رہنے والا ہے، آسام سے باہر راحت حاصل کرنے کی کوئی مجبوری وجہ نہیں ہے۔ آسام پولیس نے کھیرا کے خلاف بھارتیہ نیا سنہتا (بی این ایس) کی متعدد دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے، جس میں ہتک عزت، جعلسازی اور مجرمانہ سازش کے الزامات شامل ہیں، ان کے الزامات کے بعد کہ رینیکی بھویان سرما کے پاس متعدد غیر ملکی پاسپورٹ، دبئی میں غیر اعلانیہ پرتعیش جائیدادیں، اور امریکہ میں شیل کمپنیاں ہیں۔

بھارت۔امریکہ نے لڑاکا جیٹ انجنوں کیلئے مشترکہ پیداوار کے معاہدے پر مہر لگائی

نئی دہلی: جنرل الیکٹرک ایرو اسپیس (جی ای) اور ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ نے پیر کو ہندوستان میں F414 جیٹ انجنوں کو مشترکہ طور پر تیار کرنے کے لیے ایک تکنیکی معاہدہ کیا، جس میں تقریباً 80 فیصد مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجی اور املاک دانش کے حقوق ایچ اے ایل کو منتقل کیے جائیں گے۔ رواں مالی سال کے اختتام سے قبل باقاعدہ معاہدہ متوقع ہے۔ یہ انجن تیجس مارک-2 کو طاقت دے گا، جو تیجس مارک-1A کا بھاری جانشین ہے جو فی الحال ہندوستانی فضائیہ کے ساتھ خدمت میں ہے۔ ہندوستان پہلے مرحلے میں 99 F414 انجنوں کو مقامی طور پر تیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، جس کی مجموعی ضرورت 120 سے 130 تیجس مارک-2 لڑاکا طیاروں کی ہے۔ اسی انجن سے ہندوستان کے پانچویں جنریشن کے پروگرام ایڈوانسڈ میڈیم کمبیٹ ایئر کرافٹ کے پہلے دو سکواڈرن کو طاقت دینے کی بھی توقع ہے۔ جی ای کے پاس F414 کی دانشورانہ املاک کا تقریباً 80 فیصد حصہ ہے، بقیہ دیگر امریکی سپلائرز میں پھیلا ہوا ہے۔ دونوں حصوں کو بھارت کو منتقل کیا جانا ہے۔ ریٹا فلہرٹی، جی ای ایرو اسپیس کی نائب صدر برائے سیلز اینڈ بزنس ڈیولپمنٹ (دفاع اور سسٹمز) نے معاہدے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا، "ہم ایک طرف دنیا کی تمام کمپنیوں پر بھروسہ کر سکتے ہیں جو اس قسم کی صلاحیت کو انجام دے سکتی ہیں، انہوں نے کہا، اور اب ہم اسے ہندوستان لا رہے ہیں، تاکہ ہندوستان اپنے لیے یہ کام کر سکے۔

ملک گیر "ناری شکتی وندن رن" 17-18 اپریل
۲۰۲۶ء کو سات شہروں میں منعقد کی جائے گی

نئی دہلی:۔ کھیل کود اور نوجوانوں کے اُمور کی وزارت 17 اور 18 اپریل 2026 کو ملک کے سات بڑے شہروں میں "ناری شکتی وندن رن" کا انعقاد کرے گی۔ یہ اقدام خواتین کی قیادت میں ترقی کو فروغ دینے اور وکست بھارت کے وژن میں شہریوں کی شمولیت کو مضبوط بنانے کی جاری کوششوں کا حصہ ہے۔ "ناری شکتی وندن رن" کے موضوع کے تحت یہ پروگرام دہلی، کٹک، پٹنہ، ممبئی، اندور، بنگلورو اور جے پور میں منعقد کیا جائے گا۔ پٹنہ اور جے پور میں تقریبات 17 اپریل 2026 کو ہوں گی، جبکہ باقی شہروں دہلی، کٹک، ممبئی، اندور اور بنگلورو میں یہ دوڑ 18 اپریل 2026 کو منعقد کی جائے گی۔ یہ پروگرام صبح سویرے شرکاء کے رجسٹریشن سے شروع ہوگا، جس کے بعد افتتاحی سیشن ہوگا جس میں معزز شخصیات کی عزت افزائی، مہمانِ خصوصی کا خطاب اور ناری شکتی کا حلف شامل ہوگا۔ تقریباً 2 سے 3 کلومیٹر طویل یہ دوڑ ہر شہر کے اہم عوامی مقامات پر منعقد کی جائے گی۔ آخر میں شرکاء میں اسناد تقسیم کی جائیں گی۔ اس اقدام کا مقصد مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والی خواتین، جن میں طالبات، پیشہ ور افراد، کاروباری خواتین، کھلاڑی اور سول سوسائٹی کی اراکین شامل ہیں کی بڑی تعداد میں شرکت کو یقینی بنانا ہے۔ شرکت کو مائی بھارت، نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس)، اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (ایس اے آئی) اور دیگر شراکت دار تنظیموں کے ذریعے ممکن بنایا جا رہا ہے۔ "ناری شکتی وندن رن" کا انعقاد 16 سے 18 اپریل 2026 تک جاری پارلیمانی اجلاس کے تناظر میں بھی کیا جارہا ہے، جس کے دوران خواتین کی نمائندگی اور حلقہ بندی کے عمل سے متعلق اہم امور پر غور کیا جارہا ہے۔ اس اقدام کا مقصد عوامی بیداری اور شمولیت کو فروغ دینا ہے تاکہ حکمرانی اور جمہوری عمل میں خواتین کی شرکت کو تقویت ملے۔ یہ پروگرام خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے حکومت کے عزم کو ظاہر کرتا ہے اور بھارت کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے سفر میں خواتین کے اہم کردار کو مزید مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اے آئی سے چلنے والے سمارٹ گورننس کیلئے نصاب تجویز کیا

IIPA کو پبلک سیکٹر کے اہلکاروں کے درمیان مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں کی تعمیر کیلئے ایک نوڈل ادارے کے طور پر پوزیشن دینے کی تجویز پیش کی

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن (IIPA) کو پبلک سیکٹر کے اہلکاروں کے درمیان مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں کی تعمیر کے لیے ایک نوڈل ادارے کے طور پر پوزیشن دینے کی تجویز پیش کی۔ آج یہاں IIPA کے 72 ویں یوم تاسیس کے موقع پر اے آئی فار سوشا سنگے موضوع پر 5 ویں ڈاکٹر راجندر پرساد سالانہ یادگاری لیکچر دیتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ یہ ادارہ صلاحیت سازی کمیشن، محکمہ عملہ اور تربیت، جی این سی سی کے لیے قومی مرکز، گوڈ این سی بی ایس کے لیے تنظیموں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کر سکتا ہے۔ آئی آئی پی اے کی وراثت اور علمی اعتبار پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ AI سے چلنے والے سمارٹ گورننس کے لیے ایک نصاب تیار کرنے اور عوامی شعبے میں صلاحیت کی تعمیر کے لیے ایک قومی مرکز کے طور پر کام کرنے کے لیے منفرد مقام رکھتا ہے۔ وزیر نے آئی آئی پی اے میں ادارہ جاتی اصلاحات کا بھی خاکہ پیش کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اس کی رکنیت میں اسسٹنٹ سیکرٹریز جیسے نوجوان سرکاری ملازمین کو شامل کرنے کے لیے توسیع کی گئی ہے۔ اس اقدام نے اس کی رسائی کو نمایاں طور پر وسیع کیا ہے، جس کی کل رکنیت تقریباً 11,000 تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انسٹی ٹیوٹ نے اس سال تقریباً 6,000 اہلکاروں کے لیے 129 کورسز کرائے ہیں، جس سے پبلک ایڈمنسٹریشن میں تربیت، تحقیق اور پالیسی ڈسکورس کے لیے ایک اہم مرکز کے طور پر اپنے کردار کی تصدیق ہوتی ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے نظم و نسق کی تربیت میں نجی شعبے، مسلح افواج اور عوامی نمائندوں کے ساتھ گہرے تعاون پر زور دیا، جو کہ انتظامی جدیدکاری کے لیے ایک مربوط اور جامع نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ سائنس کے منتظمین کے لیے رہائشی پروگراموں سمیت خصوصی کورسز، کپیسٹی بلڈنگ کمیشن جیسے اداروں کے تعاون سے متعارف کرائے گئے ہیں۔ وکندریقرت حکمرانی کی اختراعات کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر نے ضلعی سطح کے آئی آئی پی اے ابواب اور ضلعی حکمرانی کے اشاریہ جات کے تعارف کا حوالہ دیا۔ ان اقدامات کا مقصد نچلی سطح پر انتظامی صلاحیت کو مضبوط بنانا اور تمام خطوں میں ڈیٹا پر مبنی حکمرانی اور بہترین طریقوں کو فروغ دینا ہے۔ حکومت کے وسیع تر ڈیجیٹل گورننس اقدامات کے ایک حصے کے طور پر، وزیر نے انوسندھن نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن کے ذریعے سرل اے آئی پورٹل کے آغاز کا اعلان کیا۔ پورٹل کا مقصد پیچیدہ تکنیکی ترقیوں کو سادہ، شہریوں کے لیے دوستانہ بیانیے میں ترجمہ کرنا ہے، جس سے عوام کو ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو بہتر طور پر سمجھنے اور استعمال کرنے کے قابل بنایا جائے۔ مصنوعی ذہانت میں ہندوستان کے اسٹریٹجک پش کو اجاگر کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے 370,10 کروڑ روپے کے انڈیا AI مشن کو ملک کی ڈیجیٹل تبدیلی کا سنگ بنیاد قرار دیا۔

ایم پی خاتون کی بے وفائی پر
سر منڈوا کر پریڈ کروانے کا واقعہ آیا پیش ۴ گرفتار

جھابوا: پولیس نے چونکا دینے والی فوٹیج کے بعد کارروائی کی جس میں عورت کو سر منڈوائی ہوئی، پریڈ کرائی گئی۔ شکایت میں کمیونٹی کے ارکان کی طرف سے گھریلو تشدد اور زبردستی کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مدھیہ پردیش کے قبائلی اکثریتی جھابوا ضلع میں ایک 32 سالہ خاتون کو سرعام تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور اس کے شوہر کو کندھوں پر اٹھا کر گاؤں کے گرد گھومنے پر مجبور کیا گیا، پولیس نے منگل کو بتایا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ اس واقعے کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر منظر عام پر آنے کے بعد چار افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پرتی پال سنگھ مہوبیا نے کہا، "یہ واقعہ 12 اپریل کی رات کو کانوائی تھانے کے علاقے کے ایک گاؤں میں پیش آیا۔ ہم نے 10 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے اور متاثرہ کے شوہر سمیت چار افراد کو گرفتار کیا ہے"۔ انہوں نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ جن لوگوں نے ویڈیو شوٹ کیا اور انہیں سوشل میڈیا پر پھیلایا ان کو بھی ملزم بنایا جائے گا۔ خاتون کی شادی 12 سال قبل ہوئی تھی اور اس کے دو بیٹے ہیں۔ اس نے پولیس کو بتایا کہ اس نے اپنے شوہر کو اپنی مرضی سے چھوڑ دیا اور اپنے سسرال کی طرف سے مسلسل ہراساں کرنے اور مار پیٹ کی وجہ سے اپنے عاشق کے ساتھ چلی گئی۔ اس کے بعد خاتون کی برادری کے افراد نے ایک میٹنگ کی اور اسے اپنے شوہر کے پاس واپس جانے کا حکم دیا۔ اس نے شکایت میں کہا کہ جب وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ بدسلوکی کی گئی، اس کے کپڑے پھاڑ دیے گئے، اس کا سر مونڈ دیا گیا، اور اسے مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کو کندھوں پر اٹھا کر گاؤں کے آس پاس لے جائے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

مالی سال 26 میں ہندوستان کی برآمدات
4.22 فیصد بڑھ کر 860 بلین ڈالر کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں

نئی دہلی: ہندوستان کی برآمدات نے مالی سال 2025-26 میں ایک تازہ ترین چوٹی کو بڑھایا، جس میں تجارتی سامان اور خدمات کی مشترکہ ترسیل پہلی بار 860 بلین ڈالر کے نشان کو عبور کر گئی، عالمی تجارت میں مسلسل رفتار اور مضبوط قدموں کی نشاندہی کرتی ہے۔ وزارت تجارت اور صنعت کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، اپریل تا مارچ مالی سال 26 کے دوران تجارتی سامان اور خدمات کی مجموعی برآمدات 09.860 بلین امریکی ڈالر رہیں، جو کہ مالی سال 25 میں 26.825 بلین امریکی ڈالر کے مقابلے میں 4.22 فیصد سال بہ سال اضافے کی عکاسی کرتی ہیں اور ایک نیا ریکارڈ قائم کرتی ہیں۔ تجارتی سامان کی برآمدات، جبکہ سست رفتاری سے بڑھ رہی ہیں، پھر بھی اضافہ درج کیا ہے۔ مالی سال 26 میں سامان کی آؤٹ باؤنڈ ترسیل 78.441 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی، جو پچھلے مالی سال میں 70.437 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ ہے، جس میں 0.93 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال بلندی پر بند ہوا، مارچ 2026 میں تجارتی سامان کی برآمدات 92.38 بلین امریکی ڈالر ریکارڈ کی گئیں، جو سال کا سب سے زیادہ ماہانہ اعداد و شمار ہے۔ سال کے آخر میں تیز رفتاری بنیادی صنعتی شعبوں اور وسائل پر مبنی برآمدات کے امتزاج سے ہوئی۔ پٹرولیم مصنوعات کلیدی شراکت دار رہیں، جس کی حمایت عالمی سطح پر مستحکم مانگ اور ہندوستان کی مضبوط ریفائننگ کی صلاحیت سے ہوئی۔ انجینئرنگ کے سامان نے بھی ایک اہم کردار ادا کیا، جو مشینری، آٹوموبائل پرزوں اور صنعتی آلات کی مسلسل مانگ کی عکاسی کرتا ہے۔

ایم ایس ایم ای کی رجسٹریشن 8 کروڑ سے تجاوز کر گئی

نئی دہلی: بھارت کے مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (MSME) کے ماحولیاتی نظام میں حالیہ مہینوں میں رسمی اور کریڈٹ لینے میں زبردست اضافہ دیکھنے میں آیا، فروری-مارچ کے دوران 20 لاکھ سے زیادہ نئے یونٹس ادیم پورٹل پر رجسٹر ہوئے، جس سے رجسٹرڈ انٹرپرائزز کی کل تعداد 8 کروڑ سے زیادہ ہوگئی، ڈاکٹر رجنیش، ایڈیشنل سکریٹری برائے ترقی اور ایم ایس وزارت نے کہا، کریڈٹ سپورٹ مضبوط ہے، جس میں ایم ایس ایم ایز کو بقایا قرضہ 36.7 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہے اور سہ ماہی کریڈٹ میں 5.23 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ایڈیشنل سکریٹری نے میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم پالیسی اقدام میں، حکومت نے مائیکرو اور چھوٹے کاروباری اداروں کے لیے ضمانت کے بغیر قرضے کی حد کو 10 لاکھ روپے سے بڑھا کر 20 لاکھ روپے کر دیا ہے۔ نظر ثانی شدہ حد 1 اپریل 2026 سے لاگو ہوئی، اور توقع ہے کہ چھوٹے کاروباروں کے لیے کریڈٹ تک رسائی میں نمایاں طور پر آسانی ہوگی۔ اس عرصے کے دوران کریڈٹ گارنٹی کا ماحولیاتی نظام بھی مضبوط رہا۔ فروری-مارچ میں 000,92 کروڑ روپے کی 5.27 لاکھ سے زیادہ ضمانتیں فراہم کی گئیں۔ لیکویڈیٹی سپورٹ پر، انہوں نے کہا کہ TREDS پلیٹ فارم نے انوائس ڈسکاؤنٹنگ میں نمایاں اضافہ دیکھا ہے، جو کہ 2022 میں 300,4 کروڑ روپے سے بڑھ کر فی الحال 7 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔

نیشنل بیک ورڈ کلاسز فائنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن نے
مالی سال ۲۰۲۵/۲۶ میں ریکارڈ کارکردگی درج کی

نئی دہلی: سماجی انصاف اور تفویض اختیارات کی وزارت کے زیر اہتمام سیکشن 8 کمپنی نیشنل بیک ورڈ کلاسز فائنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این بی سی ایف ڈی سی) کو، پورے ملک میں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کو سماجی و اقتصادی طور پر بااختیار بنانے کے لیے اقدامات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کارپوریشن بنیادی طور پر چینل پارٹنرز جیسے اسٹیٹ چینلائزنگ ایجنسیوں (ایس سی اے)، بینکوں اور این بی ایف سی کے ذریعے رعایتی قرضے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ مالی سال 26-2025ء کے دوران، نیشنل بیک ورڈ کلاسز فائنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این بی سی ایف ڈی سی) نے 75.613 کروڑ روپے کی اپنی اب تک کی سب سے زیادہ تقسیم حاصل کی، جس سے 621,61 مستفیدین کو فائدہ ہوا، جو مالی سال 25-2024ء کے مقابلے میں تقریباً 16 فی صد کا اضافہ ہے۔ کارپوریشن نے 100 فی صد جغرافیائی کوریج اور دستیاب فنڈ کے تقریباً 99 فی صد استعمال کے حصول کو یقینی بنایا ہے۔ محروم طبقات کے درمیان رعایتی مالیات کی رسائی کو بڑھانے کے لیے، وزارت نے مالی سال 25-2024ء میں وسواس انٹرسٹ سبونشن اسکیم متعارف کرائی ہے۔ مالی سال 26-2025ء کے دوران، نیشنل بیک ورڈ کلاسز فائنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این بی سی ایف ڈی سی) نے اسکیم کے تحت مختص 20.35 کروڑ روپے کی گرانٹ کو مکمل طور پر استعمال کیا اور 650,92,1 مستفیدین کو رعایتی قرض کی سہولت فراہم کی، جس میں مجموعی طور پر 720,2 کروڑ روپے کی قرض کی رقم شامل ہے۔ کارپوریشن نے مالی سال 26-2025ء کے دوران او بی سی کے لیے نیشنل فیلوشپ کے تحت وزارت کی طرف سے جاری کردہ فنڈز کا مکمل طور پر استعمال کیا ہے۔ اس میں 33.123 کروڑ روپے کی رقم تقسیم کی گئی، جس سے 505,2 او بی سی طلباء مستفید ہوئے۔ نیشنل بیک ورڈ کلاسز فائنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این بی سی ایف ڈی سی) (ڈی نوٹیفائیڈ، خانہ بدوش اور نیم خانہ بدوش قبائل (سیڈ کو اقتصادی طور پر بااختیار بنانے کی اسکیم کے ذریعہ معاش فراہم کرنے کے حصے کو نافذ کرنے میں سب سے آگے رہا ہے۔ مالی سال 26-2025ء کے دوران، 20.19 کروڑ روپے کی مالی امداد فراہم کی گئی، جس میں 2373 اپنی مدد آپ گروپوں (ایس ایچ جیز) اور 476,28 مستفیدین کی مدد کی گئی۔

کشمیر کے ٹیولپ گارڈن نے
رواں موسم میں ۳ لاکھ سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کیا

سرینگر: ہر موسم بہار میں، اندرا گاندھی میموریل ٹیولپ گارڈن کشمیر کے سب سے بڑے ہجوم میں سے ایک بن جاتا ہے، جو ملک بھر سے اور اس سے باہر کے سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ڈل جھیل اور زبرون پہاڑیوں کے پس منظر میں اس باغ نے ایک بار پھر اس سال وادی میں سیاحت کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ چونکہ یہ 16 اپریل کو سیزن کے لیے اپنے دروازے بند کرنے والا ہے، آیئے اس سال کے ٹرن آؤٹ پر ایک نظر ڈالیں۔ دی نیو انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق، 16 مارچ کو کھلنے کے بعد سے، باغ میں 2.95 لاکھ کے قریب سیاح ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ اس میں تقریباً 1.55 لاکھ ملکی سیاح اور تقریباً 800 غیر ملکی سیاح شامل ہیں۔ 450 کنال پر پھیلے اس باغ نے اس سال 70 سے زائد اقسام کے تقریباً 1.8 ملین ٹیولپ بلب کی نمائش کی۔ اس کے علاوہ، مجموعی طور پر ڈسپلے میں تقریباً ایک لاکھ دیگر بلبس پھول شامل کیے گئے، جو ابتدائی، درمیانی اور دیر سے کھلنے کے چکر کے ذریعے رنگوں کا ایک وسیع مرکب بناتے ہیں۔ اس منصوبہ بندی نے اس بات کو یقینی بنایا کہ باغ تقریباً ایک ماہ تک متحرک رہے۔ اسسٹنٹ فلوریکلچر آفیسر عمران احمد نے کہا کہ پورے سیزن میں ردعمل مضبوط رہا ہے۔ انہوں نے بتایا، 16 مارچ کو کھلنے کے بعد سے تقریباً 2.95 لاکھ سیاح اس باغ میں آئے ہیں۔ ان میں 1.55 لاکھ گھریلو سیاح اور 800 غیر ملکی سیاح شامل ہیں۔ سیزن کا آغاز بھی زور و شور سے ہوا۔ جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے 16 مارچ کو سالانہ ٹیولپ فیسٹیول کا افتتاح کیا۔ پہلے دن 10,000 سے زیادہ سیاحوں نے باغات میں چہل قدمی کی۔ ٹیولپ گارڈن برسوں سے کشمیر کی سیاحت کی کہانی کا ایک بڑا حصہ رہا ہے۔ اسے 2007 میں غلام نبی آزاد کی قیادت میں تیار کیا گیا تھا اور اس کے بعد سے یہ ایشیا کا سب سے بڑا ٹیولپ گارڈن اور خطے کی پوسٹ کارڈ تصویر بن گیا ہے۔ رواں سیزن میں صرف ایک ماہ کے مختصر عرصے میں 3 لاکھ سے زائد سیاحوں کا وہاں پہنچنا کشمیر کی سیاحت کے لیے ایک مثبت علامت ہے۔ اس بار گارڈن میں تقریباً 17 لاکھ ٹیولپس لگائے گئے تھے، جن میں کئی نئی اقسام بھی شامل تھیں۔ سیاحوں کی اتنی بڑی تعداد نہ صرف مقامی معیشت کے لیے خوش آئند ہے بلکہ یہ اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ کشمیر اب بھی سیاحوں کی پہلی پسند بنا ہوا ہے۔

جموں و کشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے جنگ زدہ ایران سے 1,200 کشمیری طلباء کی
بحفاظت وطن واپسی پر وزیر اعظم مودی اور وزیر خارجہ جے شنکر کا شکریہ ادا کیا

سرینگر: جموں و کشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جے کے ایس اے) نے بدھ کے روز وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر کا جنگ زدہ ایران میں پھنسے ہوئے تقریباً 200,1 کشمیری طلباء کے محفوظ انخلاء اور وطن واپسی کو یقینی بنانے میں مؤثر مداخلت کے لیے گہرا شکریہ ادا کیا۔ ایک بیان میں، ایسوسی ایشن نے کہا کہ ایران کے متعدد خطوں میں بڑھتی ہوئی دشمنیوں، فوجی کارروائیوں اور میزائل حملوں کے ساتھ، طلباء ایک مکمل جنگ کے درمیان انتہائی غیر مستحکم اور جان لیوا صورتحال میں پھنس گئے تھے۔ بگڑتے ہوئے سیکورٹی ماحول نے ہندوستانی طلباء کو شدید خطرے میں ڈال دیا تھا، جس سے خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔ بہت سے لوگ مسلسل خوف میں زندگی گزار رہے تھے، جب کہ کشمیر میں ان کے گھر واپس آنے والے خاندان شدید بے چین رہے اور بار بار ان کی بحفاظت واپسی کی اپیل کی گئی۔ ایسوسی ایشن کے قومی کنوینر ناصر کھوہامی نے کہا کہ تقریباً تمام 200,1 کشمیری طلباء جو پھنسے ہوئے تھے اب بحفاظت ہندوستان واپس آ چکے ہیں اور وزارت خارجہ کی فوری مدد سے اپنے آبائی مقامات پر پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہند کے تیز، فیصلہ کن اور ہمدردانہ ردعمل نے پیچیدہ لاجسٹک اور سفارتی چیلنجوں کے باوجود ایک اچھی طرح سے مربوط اور منظم انخلاء کو یقینی بنایا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ جنگ نے بڑے پیمانے پر افراتفری پھیلائی تھی، ایران کے مختلف حصوں میں طلباء مسلسل دھماکوں اور حملوں کی خبریں سن رہے تھے، جس سے وہ خوفزدہ اور شدید پریشانی میں مبتلا تھے۔ ان کے اہل خانہ، خوف اور غیر یقینی کی کیفیت میں گھرے ہوئے، ایسوسی ایشن کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہے اور فوری مداخلت پر زور دیا۔ جے کے ایس ایس نے روشنی ڈالی کہ طلباء کو ابتدائی طور پر قم سمیت نسبتاً محفوظ علاقوں میں منتقل کیا گیا تھا۔ وہاں سے، مستقل سفارتی مصروفیات کے ذریعے ضروری زمینی اور ہوائی نقل و حمل کی اجازت حاصل کرنے کے بعد انہیں مرحلہ وار مخصوص زمینی راستوں سے آرمینیا اور آذربائیجان کے راستے نکالا گیا۔ کھوہامی نے کہا کہ، بعد میں طلباء کو اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے، نئی دہلی کے ذریعے ہندوستان واپس لانے سے پہلے دبئی اور ماسکو جیسے بین الاقوامی ٹرانزٹ مرکزوں کے ذریعے آگے کے سفر کی سہولت فراہم کی گئی۔ انہیں عارضی رہائش فراہم کی گئی جس میں ہوٹل اور ہاسٹل کی سہولیات کے ساتھ ساتھ ٹرانزٹ کے دوران تمام ضروری لاجسٹک اور انتظامی مدد بھی شامل تھی۔ کمرشل پروازوں کے ذریعے انخلاء مرحلہ وار اور منظم طریقے سے کیا گیا۔ ایسوسی ایشن نے اس بات پر زور دیا کہ آپریشن کی کامیابی گزشتہ دو مہینوں میں حکومت ہند کے ساتھ مسلسل اور مسلسل مصروفیت کے ذریعے ممکن ہوئی ہے۔ یہ وزیر خارجہ، خارجہ سکریٹری وکرم مصری، وزارت خارجہ کے پی اے آئی ڈویژن، اور دیگر اہم حکام سمیت سینئر حکام کے ساتھ باقاعدگی سے رابطے میں رہا، جس سے حقیقی وقت میں معلومات کے تبادلے اور متاثرہ طالب علموں اور ان کے خاندانوں کے ساتھ قریبی رابطہ قائم کیا گیا۔ "وزارت نے کشمیری طلباء کے خدشات پر پوری توجہ دی اور ترجیحی بنیاد پر ان کے انخلاء کو یقینی بنایا۔ ہم طلباء کی حفاظت کو اولین ترجیح سمجھنے اور فوری اور حساسیت کے ساتھ جواب دینے پر وزیر خارجہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپریشن کے پیمانے اور درستگی کی تعریف کرتے ہوئے، جے کے ایس اے نے انخلاء کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ردعمل اور بحران کے انتظام میں ایک معیار قرار دیا، جو بیرون ملک اپنے شہریوں کی حفاظت، وقار اور بہبود کے لیے ہندوستان کی غیر متزلزل عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

مولانا قاسم نانوتوی: 1857ء کے مجاہد آزادی اور علمی و دینی تحریک کے معمار

قاسم نانوتوی 1857ء کے مجاہد، جید عالم اور دارالعلوم دیوبند کے معمار تھے۔ انہوں نے علمی و عملی میدان میں اسلام کا دفاع کیا اور آزادی کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ برصغیر میں آزادی کی تحریک کو جلا بخشنے میں دینی مدارس اور ان سے وابستہ علماء نے کلیدی اور تاریخی کردار ادا کیا۔ ان اہلِ علم نے نہ صرف تاجرِ فرنگ کی عیاری و مکاری کو بروقت پہچانا بلکہ سب سے پہلے اس کے خلاف آوازِ بغاوت بلند کی۔ اس فکری اور عملی جدوجہد کی بنیاد حضرت شاہ ولی اللہؒ کے انقلابی نظریہ سے پڑی، جسے شاہ عبدالعزیزؒ نے مزید قوت عطا کی۔ بعدازاں سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیلؒ کی قربانیوں نے اس تحریک کو عملی میدان تک پہنچایا، جس کا نقطۂ عروج 1857ء کی پہلی ملک گیر جنگِ آزادی کی صورت میں سامنے آیا۔ اسی عظیم جدوجہد کے سرکردہ رہنماؤں میں مولانا قاسم نانوتویؒ کا نام نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کی ولادت 1832ء میں سہارنپور کے قصبہ نانوتا میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولانا مہتاب علیؒ دیوبندی اور محمد نوازؒ سہارنپوری سے حاصل کی۔ بعدازاں 1844ء میں دہلی کا رخ کیا جہاں مولانا مملوک علیؒ نانوتوی اور مفتی صدر الدینؒ دہلوی جیسے جلیل القدر اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ اس کے علاوہ شاہ عبدالغنیؒ مجددی اور احمد علیؒ محدث سہارنپوری سے بھی استفادہ کیا، جس نے آپ کی علمی شخصیت کو جلا بخشی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ مکتبہ احمدی دہلی میں ادارت کے فرائض انجام دیے، مگر درس و تدریس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھا۔ تاہم جب 1857ء میں میرٹھ سے انقلابی سپاہیوں نے انگریزوں کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا تو مولانا قاسم نانوتویؒ نے بھی میدانِ عمل میں قدم رکھا اور عملی جہاد میں شریک ہو گئے۔ 2 جولائی 1857ء کو تھانہ بھون میں حاجی امداد اللہؒ کی قیادت میں ایک اہم مجلسِ شوریٰ منعقد ہوئی، جس میں آزادی کی فیصلہ کن جدوجہد کا اعلان کیا گیا۔ اس مجلس میں حاجی امداد اللہؒ کو امیر اور مولانا قاسم نانوتویؒ کو سپہ سالار منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد شیر علی باغ میں انگریزی فوج کے خلاف پہلا معرکہ پیش آیا، جہاں مجاہدین نے غیر معمولی جرات کا مظاہرہ کیا۔ بعدازاں 14 ستمبر 1857ء کو ایک اور شدید مقابلہ ہوا جس میں ابتدا میں مجاہدین کو برتری حاصل رہی، لیکن گورکھوں اور سکھ افواج کی مداخلت کے باعث حالات کا رخ بدل گیا۔ اس جنگ کے بعد انگریز حکومت نے مولانا کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا اور ان کے سر پر انعام رکھا، مگر وہ اپنی حکمت اور بصیرت سے گرفتاری سے محفوظ رہے۔ کچھ عرصہ روپوشی کے بعد کراچی پہنچے اور وہاں سے حج کے لیے روانہ ہو گئے۔ ملکہ وکٹوریہ کی عام معافی کے بعد وطن واپس آئے اور میرٹھ میں علمی خدمات کا آغاز کیا۔ مولانا قاسم نانوتویؒ نے نہ صرف میدانِ جنگ میں بلکہ فکری محاذ پر بھی اسلام کا دفاع کیا۔ انہوں نے پنڈت دیانند سرسوتی اور پادری تارا چند کے ساتھ مناظرے کیے اور اسلام کے خلاف اٹھنے والے شبہات کا مدلل جواب دیا۔ ان کی علمی بصیرت اور استدلال نے انہیں اپنے دور کا ممتاز عالم بنا دیا۔ آپ کی زندگی کا سب سے درخشاں کارنامہ دارالعلوم دیوبند کی ترقی اور استحکام ہے۔ اگرچہ اس ادارے کی بنیاد 1866ء میں رکھی گئی، مگر مولانا کی تنظیمی صلاحیتوں اور علمی قیادت نے اسے عالمی شہرت عطا کی۔ انہوں نے نہایت سادہ زندگی گزاری اور اپنی تنخواہ بھی محدود رکھی، جو ان کے زہد اور اخلاص کا واضح ثبوت ہے۔ آج دارالعلوم دیوبند کے فارغین دنیا بھر میں دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں، جو مولانا کی بصیرت کا نتیجہ ہے۔ 15 اپریل 1880ء کو محض 48 برس کی عمر میں یہ عظیم شخصیت اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملی۔ آپ کو قاسمیہ قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ سرسید احمد خانؒ نے ان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسے افراد صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کا خلا آسانی سے پُر نہیں ہوتا۔ مولانا قاسم نانوتویؒ کی حیاتِ مبارکہ جہاد، علم، تقویٰ اور اخلاص کا حسین امتزاج تھی۔ انہوں نے نہ صرف اپنے عہد میں دین کی حفاظت کی بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایک مضبوط فکری و تعلیمی بنیاد فراہم کی۔

ہندوستان اور جرمنی اہم اور ابھرتی ہوئی

ٹیکنالوجیز، دفاع میں تعاون کو گہرا کرنے پر متفق

برلن: ہندوستان اور جرمنی نے برلن میں دفتر خارجہ کے مشاورتی اجلاس کا انعقاد کیا اور عصری مطابقت کے شعبوں میں تعاون کو مزید گہرا اور متنوع بنانے پر اتفاق کیا جس میں اہم اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی، دفاع، صنعتی تعاون، ڈیجیٹل گورننس، قابل تجدید توانائی، گرین ہائیڈروجن کے شعبہ شامل ہیں۔ وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ میٹنگ کے دوران، دونوں ممالک کے حکام نے دوطرفہ تعلقات کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا اور ہندوستان-جرمنی اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مزید گہرا کرنے کے طریقوں کی تلاش کی۔ اس میں کہا گیا، مشاورت کے دوران، دونوں فریقوں نے ہندوستان جرمنی دوطرفہ تعلقات کے مکمل اسپیکٹرم کا ایک جامع جائزہ لیا، جس میں تجارت اور سرمایہ کاری، دفاع اور سلامتی، ٹیکنالوجی، سبز اور پائیدار ترقی، نقل و حرکت اور لوگوں کے درمیان تبادلے شامل ہیں۔ دونوں فریقوں نے اہم علاقائی اور عالمی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا جس میں مغربی ایشیا کی صورتحال اور روس یوکرین تنازعہ جیسے مدعے شامل تھے۔ سکریٹری خارجہ وکرم مصری اور جرمن دفتر خارجہ کے اسٹیٹ سکریٹری گیزا آندریاس وون گیئر نے منگل کو برلن میں دفتر خارجہ کے مشاورتی اجلاس کی مشترکہ صدارت کی۔"مشاورت دوطرفہ تعلقات کے لئے ایک اہم سال میں منعقد کی گئی تھی، کیونکہ ہندوستان اور جرمنی اس سال 2025 میں اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے 25 سال مکمل ہونے کے جشن کے بعد، اس سال سفارتی تعلقات کے 75 سال کی یاد منا رہے ہیں۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ جرمن سفارتی تعلقات کے قیام کی 75ویں سالگرہ کی یاد میں شریک چیئرمینوں نے لوگو کا اجراء کیا۔ برلن کے اپنے دورے کے دوران مصری نے جرمن وزیر خارجہ جوہان وڈے فل سے بھی ملاقات کی۔ خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے 14 اپریل 2026 کو برلن میں جرمن وزیر خارجہ ڈاکٹر جوہان وڈے فل سے ملاقات کی۔ وزیر خارجہ ویڈفول نے ہندوستان-جرمنی اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں مسلسل پیشرفت کی تعریف کی۔ دونوں نے کلیدی شعبوں میں تعاون کو وسیع اور گہرا کرنے پر اتفاق کیا اور جرمن سفارت خانے کے بعد ہندوستانی سفارت خانے میں اس اہم تعلقات کی اہمیت کا اعادہ کیا۔ ہندوستانی خارجہ سکریٹری وکرم مصری اور جرمن اسٹیٹ سکریٹری گیزا اینڈریاس وون گیئر نے ان مذاکرات کی مشترکہ صدارت کی۔ یہ بات چیت جنوری 2026 میں جرمن چانسلر فریڈرک مرز کے دورہ ہند کے تسلسل میں ہوئی، جس کے دوران 19 اہم معاہدوں پر دستخط کیے گئے تھے۔ دونوں فریقین نے مغربی ایشیا کے بحران اور روس-یوکرین تنازعہ جیسے عالمی جغرافیائی سیاسی چیلنجز پر تبادلہ خیال کیا اور ہند-بحرالکاہل خطے میں استحکام کے لیے مل کر کام کرنے پر زور دیا۔

چین کی جانب سے اروناچل کے علاقوں کے نام تبدیل کرنے کی کوشش کو بھارت نے مسترد کی

نئی دہلی: بھارت نے چین کی جانب سے بھارتی علاقوں کے نام تبدیل کرنے کی حالیہ کوششوں کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے انہیں "فرضی اور بے بنیاد" قرار دیا ہے، اور واضح کیا ہے کہ اروناچل پردیش اور لداخ بھارت کا اٹوٹ حصہ ہیں۔ بھارتی وزارت خارجہ کے مطابق چین کی جانب سے جغرافیائی مقامات کے نئے نام جاری کرنا ایک "مذموم اور گمراہ کن کوشش" ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور اس سے زمینی حقائق تبدیل نہیں ہو سکتے۔ حکام نے زور دے کر کہا کہ اروناچل پردیش "تھا، ہے اور ہمیشہ بھارت کا اٹوٹ اور ناقابلِ تنسیخ حصہ رہے گا"، اور اس حوالے سے چین کے دعوے یا اقدامات کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ رپورٹ کے مطابق چین ماضی میں بھی متعدد بار اروناچل پردیش کے مختلف مقامات کے نام تبدیل کرنے کی فہرستیں جاری کرتا رہا ہے، جسے بھارت مسلسل مسترد کرتا آیا ہے۔ بھارتی موقف میں یہ بھی کہا گیا کہ ایسے یکطرفہ اقدامات دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کی کوششوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور خطے میں کشیدگی کو بڑھا سکتے ہیں۔

امبیڈکر کی آئینی اخلاقیات بکھری ہوئی

دنیا میں کثیر الجہتی کو مضبوط کر سکتی ہے: پی ہریش

نیویارک: اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے پی ہریش کے مطابق، امبیڈکر کا آئینی اخلاقیات کا تصور تنازعات اور سیاسی تقسیم سے گھری دنیا میں کثیر الجہتی کو مضبوط کر سکتا ہے۔ منگل کو یہاں امبیڈکر جینتی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اخلاقیات اور قانون کے بارے میں ہندوستانی آئین کے معمار کا وژن، جب کثیر الجہتی پر لاگو ہوتا ہے، تو اقوام متحدہ کی اصلاح اور اسے زندہ کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ امبیڈکر کی 135 ویں یوم پیدائش پر یہاں منائی جانے والی جینتی کو ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے آئینی اخلاقیات کے وژن اور کثیر الطرفہ کے لیے اس کی مطابقت پر بحث کے ذریعے نشان زد کیا گیا۔ امبیڈکر کے کام کے ایک اسکالر راجہ شیکھر وندرو نے کہا کہ دو عالمی جنگوں کے دوران اور اقوام متحدہ کے قیام کو دیکھ کر، انہوں نے کثیر الجہتی کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ وندرو، جو ہریانہ حکومت کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ہیں، امبیڈکر، گاندھی اور پٹیل: دی میکنگ آف انڈیاز الیکٹورل سسٹم" کے مصنف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امبیڈکر نے جس ہندوستانی آئین کا مسودہ تیار کیا وہ امن کے لیے کوشش کرنے میں اقوام متحدہ کے چارٹر کی روح کی عکاسی کرتا ہے۔ آئینی اخلاقیات کے امبیڈکر کے نظریات کثیر الجہتی اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی پابندی کو فروغ دے سکتے ہیں۔ ہارورڈ ڈیوائنٹی اسکول کے وزٹنگ پروفیسر سنتوش راوت نے کہا کہ امبیڈکر نے آئین کو سماجی انصاف اور معاشی تبدیلی کے لیے ایک گاڑی کے طور پر دیکھا، ایسے خیالات جوان علاقوں میں اقوام متحدہ کے اہداف سے مطابقت رکھتے ہیں۔ بدھ مت کے اسکالر نے کہا کہ اخلاقیات وہ قوت ہے جو اقوام متحدہ کے چارٹر اور امبیڈکر جیسی تحریری عبارتوں کی روح کو نافذ کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ ذخائر عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور سپلائی چین میں پیدا ہونے والے مسائل کے اثرات کو کم کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔

AZEC پلس میٹنگ میں وزیر خارجہ جئے شنکر کا اظہار عزم

ہندوستان سپلائی چین لچک پیدا کرنے کیلئے کام کرے گا

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بدھ کے روز AZEC پلس میٹنگ میں شرکت کی جہاں انہوں نے سمندری جہاز رانی کے محفوظ اور بلا روک ٹوک ٹرانزٹ گزرنے کے لیے ہندوستان کی مضبوط وابستگی پر زور دیا۔ جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان سپلائی چین لچک پیدا کرنے کے لیے ہم خیال شراکت داروں کے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہے۔ سربراہی اجلاس میں علاقائی شراکت داروں کے اسی طرح کے خیالات کی بازگشت تھی۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم، جنہوں نے ایشیا زیرو ایمیشن کمیونٹی (AZEC) پلس آن لائن سمٹ میں بھی شرکت کی، کہا کہ ملائیشیا مستحکم، کافی اور لچکدار توانائی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے علاقائی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، انہوں نے کہا،"میں نے حکومت جاپان کی دعوت پر توانائی کی لچک کے بارے میں ایشیا زیرو ایمیشن کمیونٹی (AZEC) پلس آن لائن سمٹ میں شرکت کی۔ میں اس بروقت اجلاس کو بلانے کے لیے وزیر اعظم سانے تاکائچی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مغربی ایشیا میں حالیہ پیش رفت، خاص طور پر آبنائے ہرمز کو متاثر کرنا، ہمیں یاد دلاتا ہے کہ توانائی کی محفوظ فراہمی کو یقینی بنانا اور توانائی کی مضبوطی کو یقینی بنانا ہے۔ ملائیشیا مستحکم، کافی اور لچکدار توانائی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے AZEC کے ذریعے علاقائی تعاون کو مضبوط کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ مائع قدرتی گیس (LNG) سمیت ایک توانائی پیدا کرنے والے کے طور پر، ملائیشیا علاقائی توانائی کی سلامتی کی حمایت میں تعمیری کردار ادا کرتا رہے گا، جب کہ قابل تجدید توانائی سمیت توانائی کے ذرائع کو متنوع بنانے اور قومی ترقی کے نظام کے مطابق ہمارے توانائی کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے۔ یہ اعلیٰ سطحی مذاکرات خلیجی خطے میں غیر مستحکم پس منظر میں ہوئے ہیں۔ امریکہ ایران امن مذاکرات میں تعطل کے بعد، UKMTO نے اعلان کیا کہ اب سمندری رسائی کی پابندیاں نافذ کی جا رہی ہیں۔ یہ اقدامات ایرانی بندرگاہوں اور ساحلی علاقوں کو متاثر کرتے ہیں جو کہ خلیج عرب، خلیج عمان اور آبنائے ہرمز کے مشرق میں بحیرہ عرب تک پھیلے ہوئے ہیں۔ امریکی قیادت میں ایران کی تمام بندرگاہوں کی ناکہ بندی کے آغاز سے ان سفارتی مصروفیات کی عجلت پر زور دیا گیا ہے۔ یہ صدر ٹرمپ کی جانب سے آبنائے ہرمز کی بحری ناکہ بندی کے اعلان کے بعد ہے، یہ ایک اہم سمندری شریان ہے جس کے ذریعے دنیا کی عالمی سطح پر خام سپلائی کا پانچواں حصہ عام طور پر گزرتا ہے۔

امریکہ-ایران تنازع کا معاشی اثر تقریباً 700 ارب ڈالر

بھارت کے زرمبادلہ ذخائر مضبوط دفاعی ڈھال ثابت

نئی دہلی: امریکہ اور ایران کے درمیان جاری تنازع نے عالمی معیشت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں، جس کی مجموعی لاگت تقریباً 700 ارب ڈالر تک پہنچنے کا اندازہ لگایا جا رہا ہے، جبکہ توانائی مارکیٹس اور عالمی سپلائی چین شدید دباؤ کا شکار ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اس بحران کے باعث تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، کرنسیوں میں غیر یقینی صورتحال اور عالمی مالیاتی نظام میں بے چینی پیدا ہوئی ہے، جس کا براہِ راست اثر توانائی درآمد کرنے والے ممالک پر پڑ رہا ہے۔ ایسے حالات میں بھارت کے تقریباً 700 ارب ڈالر کے زرمبادلہ ذخائر کو ایک مضبوط حفاظتی ڈھال قرار دیا جا رہا ہے، جو عالمی جھٹکوں کے اثرات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ ذخائر نہ صرف روپے کو شدید گراوٹ سے بچانے میں مدد دیتے ہیں بلکہ درآمدی اخراجات، خصوصاً تیل کی خریداری، کو سنبھالنے کے لیے بھی مالی گنجائش فراہم کرتے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق بھارت کے زرمبادلہ ذخائر تقریباً 697 ارب ڈالر کے قریب ہیں، جو 11 سے 12 ماہ کی درآمدات کے لیے کافی سمجھے جاتے ہیں، اور یہ عالمی معیار کے لحاظ سے ایک مضبوط سطح ہے۔ ماہرین اقتصادیات کا کہنا ہے کہ موجودہ جغرافیائی کشیدگی کے دور میں ایسے بڑے ذخائر کسی بھی معیشت کے لیے نہایت اہم ہوتے ہیں، کیونکہ یہ کرنسی کے استحکام، مالیاتی اعتماد اور بیرونی جھٹکوں سے نمٹنے کی صلاحیت کو بڑھاتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر عالمی کشیدگی برقرار رہی تو بھارت کو اپنے ذخائر کو مزید مستحکم رکھنے اور توانائی کے متبادل ذرائع تلاش کرنے کی ضرورت ہوگی، تاکہ مستقبل میں ایسے بحرانوں کا مؤثر انداز میں مقابلہ کیا جا سکے۔ یہ ذخائر عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور سپلائی چین میں پیدا ہونے والے مسائل کے اثرات کو کم کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔

بھارتی بحری جہاز ساگر پھوکیٹ، تھائی لینڈ پہنچ گیا

نئی دہلی: بھارتی بحریہ کا جہاز ساگر 14 اپریل 2026 کو مالے، مالدیپ سے چھ روزہ ٹرانزٹ کی تکمیل پر، تھائی لینڈ کے شہر فوکٹ پہنچا، جو اس کے جاری مشن کی دوسری پورٹ کال ہے۔ انڈین اوشین ساپ ساگر، آئی این ایس سونینا 16 دوستانہ غیر ملکی ممالک کے کثیر القومی عملے کے ساتھ، بحر ہند کے علاقے میں تعیناتی پر ہے، جس سے مہاساگر (علاقوں میں سلامتی اور ترقی کے لیے باہمی اور جامع ترقی) کے وژن کو تقویت ملتی ہے۔ انڈین اوشین شپ ساگر کا موجودہ ایڈیشن، جس کا آغاز مارچ 2026 میں ہوا تھا، بحر ہند بحریہ سمپوزیم کے چیئر کے طور پر ہندوستان کے قائدانہ کردار کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ فوکٹ میں پورٹ کال کے دوران، آئی او ایس ساگر رائل تھائی نیوی کے ساتھ پیشہ ورانہ بات چیت میں مشغول ہونے والا ہے، جس کا مقصد دوطرفہ دفاعی تعاون کو مضبوط بنانا اور باہمی مفاہمت کو بڑھانا ہے۔ سماجی، ثقافتی اور کھیلوں کی مصروفیات کی ایک رینج کا بھی منصوبہ بنایا گیا ہے تاکہ ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکے اور لوگوں کے درمیان رابطہ قائم ہو۔ جہاز کا قیام سونگ کران تہوار، روایتی تھائی نئے سال کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، جو شریک بحریہ کے درمیان ثقافتی تبادلوں کو مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ مالے سے ٹرانزٹ کے دوران، بین الاقوامی عملے نے سمندر میں منظم تربیتی سرگرمیاں شروع کیں، بشمول بحری جہاز کے ارتقاء اور آپریشنل مشقیں، جن کا مقصد اجتماعی تیاری، باہمی تعاون اور سمندری تعاون کو بڑھانا تھا۔ یہ تعیناتی بحری شراکت داری اور صلاحیت کی تعمیر کو مضبوط بنانے کے لیے ہندوستانی بحریہ کے مسلسل عزم کی نشاندہی کرتی ہے، جس سے علاقائی سلامتی اور استحکام میں مدد ملتی ہے۔ آئی او ایس ساگر کو 02 اپریل 2026 کو عزت مآب رکشا راجیہ منتری شری سنجے سیٹھ نے ممبئی سے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس مشن کے ایک حصے کے طور پر، ہندوستانی بحریہ کا عملہ انڈین اوشین شپ پر 16 دوستانہ غیر ملکی ممالک کے 38 اہلکاروں کے ساتھ مالے، فوکٹ، جکارتہ، سنگاپور، ینگون، چٹاگانگ اور کولمبو میں پورٹ کال کرے گا۔ یہ اقدام ایک بحر، ایک مشن کے وژن کو مجسم کرتا ہے، جو بحری شراکت داروں کے درمیان گہری مصروفیت اور تعاون کو فروغ دیتا ہے۔

سوپور واقعہ کے سلسلے میں تحقیقات جاری

پولیس سرگرم عمل، 5 شرپسندوں کو کیا گرفتار، مزید گرفتاریاں متوقع

سرینگر: گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری اسکول میں طلبہ کے حالیہ احتجاج میں خلل ڈالنے میں ملوث عناصر کے خلاف مسلسل کارروائی کے تسلسل میں، سوپور پولیس نے رات بھر چھاپوں کے دوران مزید پانچ شرپسندوں کو گرفتار کیا ہے۔ شرپسندوں نے طلبہ کے پُرامن احتجاج میں گھس کر امن و امان میں خلل پیدا کیا تھا جس میں توڑ پھوڑ کی کارروائیاں بھی شامل تھیں جس کے نتیجے میں عوامی املاک کو نقصان پہنچا تھا۔ سوپور پولیس تمام ملوث افراد کے خلاف تیز اور ٹارگٹڈ کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ کشمیر پریس سروس کے موصولہ اطلاعات کے مطابق پولیس کی جانب سے جاری کریک ڈاؤن کے دوران مزید 13 شرپسندوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور انہیں جلد از جلد گرفتار کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ایسے تمام عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے تک چھاپے اور تلاشی کی کارروائیاں جاری رہیں گی۔ سوپور پولیس اس بات کا اعادہ کرتی ہے کہ وہ کسی بھی فرد کو حساس حالات کا فائدہ اٹھا کر عوامی امن کو خراب کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ جو لوگ بدامنی پھیلانے میں ملوث ہیں ان کے خلاف سخت اور قانونی کارروائی کی جائے گی اور کسی کو بھی نہیں بخشا جائے گا۔ سوپور پولیس امن و امان کو برقرار رکھنے میں سوپور کے لوگوں کے مسلسل تعاون کی تعریف کرتی ہے اور تمام شہریوں سے چوکس رہنے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد جاری رکھنے کی اپیل کرتی ہے۔ سوپور پولیس امن پسند شہریوں کے ساتھ مل کر ضلع بھر میں امن، سلامتی اور معمول کے حالات کو برقرار رکھنے کے لیے پُرعزم ہے۔

مرکزی وزیر منوہر لال نے اربن

چیلنج فنڈ کیلئے آپریشنل رہنما خطوط کا آغاز کیا

نئی دہلی: ہاؤسنگ اور شہری امور کے مرکزی وزیر جناب منوہر لال نے آج نئی دہلی میں کریڈٹ ری پیمنٹ گارنٹی سب اسکیم (CRGSS) کے ساتھ اربن چیلنج فنڈ کے لیے آپریشنل گائیڈ لائنز کا آغاز کیا، جو ملک میں شہری انفراسٹرکچر فنانسنگ کو تبدیل کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اس تقریب میں مدھیہ پردیش، گجرات اور اڈیشہ سمیت مختلف ریاستوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ موہن یادو اور اڈیشہ کے وزیر اعلیٰ جناب موہن چرن ماجھی نے ویڈیو پیغامات کے ذریعے اجتماع سے خطاب کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، شری منوہر لال نے کہا کہ اربن چیلنج فنڈ شہری ترقی کے لیے ہندوستان کے نقطہ نظر میں ایک مثالی تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فنڈ صرف گرانٹ فراہم کرنے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ عوامی فنڈز کو نمایاں طور پر بڑی سرمایہ کاری کو متحرک کرنے اور شہروں کو مالی طور پر مضبوط اور سرمایہ کاری کے لیے تیار کرنے کے بارے میں ہے۔ وزیر موصوف نے روشنی ڈالی کہ ہندوستان کے شہر اقتصادی ترقی، اختراعات اور روزگار پیدا کرنے کے انجن کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ وکست بھارت 2047 کے وژن کو حاصل کرنا اس بات پر منحصر ہوگا کہ شہروں کی منصوبہ بندی، مالی اعانت اور ان کی حکمرانی کس طرح مؤثر طریقے سے کی جاتی ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ جہاں امرت، سوچھ بھارت مشن اور اسمارٹ سٹیز مشن جیسے اقدامات نے شہری بنیادی ڈھانچہ کو مضبوط کیا ہے، اگلے مرحلے میں شہروں کو سرمایہ کاری کے لیے تیار اور مالی طور پر پائیدار بننے کی ضرورت ہے۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ اربن چیلنج فنڈ، جس کی کل مرکزی امداد 1 لاکھ کروڑ روپے ہے، کو مارکیٹ پر مبنی فنانسنگ کے ذریعے تقریباً چار گنا سرمایہ کاری کو متحرک کرنے کے لیے ایک محرک آلہ کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی امداد پراجیکٹ لاگت کے 25% تک محدود ہوگی، جب کہ کم از کم 50٪ فنڈنگ میونسپل بانڈز، بینک لون اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے متحرک کی جائے گی، اس طرح مالی نظم و ضبط کو یقینی بنایا جائے گا اور نجی شراکت کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

جے شری رام 'ڈسکاؤنٹ پوسٹر:

پیشکش کیو آر کوڈ استعمال کرنے والوں کیلئے ہے، کولکتہ کے ڈاکٹر کی وضاحت

کولکتہ: ان کے پوسٹر کے بعد 'جے شری رام' کا نعرہ لگانے والے مریضوں کے مشورے پر 500 روپے کی چھوٹ، کولکتہ میں مقیم ماہر امراض قلب، ڈاکٹر پی کے ہزارہ نے واضح کیا کہ یہ مبینہ رعایت ان لوگوں کے لیے ہے جو کیو آر کوڈ کے ساتھ نامزد پوسٹر دکھاتے ہیں۔ آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے، ڈاکٹر ہزارہ، جو منی پال ہسپتال میں انٹروینشنل کارڈیالوجی کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی منسلک ہیں، نے دعویٰ کیا،"اس سے ضرورت مند مریضوں کو فائدہ پہنچے گا۔ یہ میرے کلینک میں درست ہے کیونکہ کوئی کارپوریٹ ہسپتال مخالف کیمپ کے سیاسی دباؤ کی وجہ سے اس کو فروغ نہیں دے گا۔" انہوں نے مزید کہا کہ انتخابات سے قبل ان کی مشاورتی فیس میں 2000 روپے سے 500 روپے تک کمی کی گئی تھی اور موجودہ پیشکش اضافی کمی فراہم کرتی ہے۔ ڈاکٹر ہزارہ، جو منی پال ہسپتال میں انٹروینشنل کارڈیالوجی کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی منسلک ہیں، نے واضح کیا کہ یہ پیشکش صرف شہر کے بالی گنج علاقے میں واقع ان کے نجی کلینک پر لاگو ہے نہ کہ کسی کارپوریٹ ہسپتال پر۔ وہ برقرار رکھتا ہے کہ اس اقدام کا مقصد اپنی طبی مشق کے ذریعے معاشرے میں حصہ ڈالنا ہے۔ اپنے فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے، ڈاکٹر ہزارہ نے کہا کہ وہ پہلے ہی کئی مریضوں کا مفت علاج کر رہے ہیں اور اس اقدام کو لوگوں کی مدد کے لیے اپنی کوششوں کی توسیع کے طور پر دیکھتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ اپنے ذاتی نظریاتی عقائد کے مطابق بھی۔ "میں وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی سے متاثر ہوں۔ 'جے شری رام' کوئی مذہبی نعرہ نہیں ہے، یہ ایک سیاسی نعرہ ہے،" انہوں نے کہا۔ "میں کئی دنوں سے مریضوں کا مفت علاج کر رہا تھا، اور میں بی جے پی کو سپورٹ کرنے کی خواہش رکھتا تھا کیونکہ میں بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی کے نظریے پر عمل کرتا ہوں، لہذا، اگر میں معاشرے کے لیے تھوڑا سا بھی کر سکتا ہوں، تو یہ میرا پلیٹ فارم ہے یعنی طبی میدان۔ اس میں کوئی غیر اخلاقی بات نہیں ہے۔" انہوں نے کہا۔ ڈاکٹر ہزارہ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ یہ سکیم تمام مریضوں کے لیے کھلی ہے، قطع نظر مذہب یا سماجی و اقتصادی پس منظر۔"یہ سب کے لیے ہے، ہندو، مسلمان، عیسائی، امیر اور غریب۔" انہوں نے کہا، انہوں نے مزید کہا کہ وہ"جے شری رام" کو مذہبی کے بجائے سیاسی نعرے کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اپنے مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ڈاکٹر ہزارہ نے رسمی طور پر بی جے پی کے ذریعے سیاست میں شامل ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ انتخابات میں حصہ لینے کے لیے معاشرے اور کمیونٹی نیٹ ورکس کے اندر اہم بنیادوں کی ضرورت ہوتی ہے، جسے وہ ابھی مکمل طور پر پورا نہیں کر پائے ہیں۔ "میں بی جے پی میں شامل ہونا چاہتا ہوں، اور میں بی جے پی کے ذریعے ملک کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ الیکشن لڑنے کے لیے معاشرے اور کمیونٹی کے اندر بہت سا کام کرنا ہوتا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

کیا گرین کو ڈراپ کرنا ایک بہتر متبادل ہے؟

فنچ کا کے کے آر کی حکمتِ عملی پر سوال

پانچ میچ، ایک بھی جیت نہیں، اور بارش کی وجہ سے منسوخ ہونے والے میچ سے حاصل ہونے والا محض ایک پوائنٹ۔ لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف آخری گیند تک جانے والے مقابلے کو چھوڑ کر، کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں اب تک کسی بھی میچ میں جیت کی دعویدار نظر نہیں آئی ہے۔ پانچ میچ، ایک بھی جیت نہیں، اور بارش کی وجہ سے منسوخ ہونے والے میچ سے حاصل ہونے والا محض ایک پوائنٹ۔ لکھنؤ

سپر جائنٹس کے خلاف آخری گیند تک جانے والے مقابلے کو چھوڑ کر، کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں اب تک کسی بھی میچ میں جیت کی دعویدار نظر نہیں آئی ہے۔ ٹیم کا فاسٹ گیند بازی اٹیک کمزور پڑ چکا ہے، دو اہم اسپنرز میں سے ایک فارم میں نہیں ہے، اور بلے بازی میں وہ جارحانہ انداز کا فقدان ہے۔ آسٹریلیا کے سابق کپتان ایرون فنچ نے چنئی سپر کنگز کے خلاف منگل کی رات شکست کے بعد ٹیم کی حکمتِ عملی کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اسے 'مشکوک' قرار دیا ہے۔ ای ایس پی این کرک انفو کے ٹائم آؤٹ شو میں گفتگو کرتے ہوئے فنچ نے کہا کہ ''کے کے آر کی کارکردگی قطعی طور پر اچھی نہیں تھی۔ خاص طور پر رنز کے تعاقب کے دوران ان کے فیصلے بہت عجیب تھے۔ ہم نے سنیل نارائن کو ٹاپ آرڈر میں بھیجنے کی تعریف کی، حالانکہ وہ ناکام رہے (۱۷ رگیندوں پر ۲۴ ررنز)، لیکن کم از کم انہوں نے کچھ الگ کرنے کی کوشش تو کی۔'' فنچ نے اجنکیا رہانے اور انگکرش رگھونشی کی شراکت داری (۳۱ رگیندوں پر ۵۰ ررنز) پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی اثر انگیزی نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ ''وہ مخالف ٹیم کے کپتان پر دباؤ نہیں ڈالتے اور نہ ہی گیند بازوں کے خلاف کوئی خطرہ مول لیتے ہیں، جس کی وجہ سے مخالف کپتان کو کسی سنجیدہ تبدیلی کے بارے میں سوچنا ہی نہیں پڑتا۔'' کے کے آر کے گیند بازی کوچ ٹم ساؤدی نے پریس کانفرنس میں ان فیصلوں کا دفاع کرتے ہوئے کہا، ''جب آپ مسلسل ہار رہے ہوں تو آپ مختلف آپشنز آزماتے ہیں۔ آئی پی ایل کی خوبصورتی یہی ہے کہ آپ اپنی ٹیم کی گہرائی کو پرکھ سکتے ہیں۔'' کے کے آر کے لیے سب سے بڑا مسئلہ کیمرون گرین کی فارم بن چکا ہے، جنہیں نیلامی میں ۲۵ء۲۰ ر کروڑ روپے کی خطیر رقم دے کر خریدا گیا تھا۔

روہت شرما کے ممبئی انڈینس میں ۱۵ رسال مکمل، ٹیم اور مداحوں کیلئے جذباتی پیغام

انڈین پریمیر لیگ میں ممبئی انڈینس کے ساتھ ۱۵ رسال مکمل ہونے پر روہت شرما نے ایک جذباتی پیغام جاری کیا، جس میں انہوں نے ٹیم کے ساتھیوں، کوچنگ اسٹاف اور فرنچائز انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا

انڈین پریمیر لیگ میں ممبئی انڈینس کے ساتھ ۱۵ رسال مکمل ہونے پر روہت شرما نے ایک جذباتی پیغام جاری کیا، جس میں انہوں نے ٹیم کے ساتھیوں، کوچنگ اسٹاف اور فرنچائز انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ روہت نے کہا کہ پانچ آئی پی ایل ٹائٹلز کی کامیابی صرف ٹیم ورک کا نتیجہ ہے اور اس سفر نے انہیں ایک بہتر لیڈر بنایا۔ انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) کی معروف ٹیم ممبئی انڈینس کے ساتھ اپنے ۱۵ رسال مکمل ہونے پر ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان روہت شرما نے ایک خصوصی پیغام جاری کرتے ہوئے اپنے طویل سفر پر روشنی ڈالی اور ٹیم سے وابستہ افراد کا شکریہ ادا کیا۔ ممبئی انڈینس کی جانب سے سوشل میڈیا پر شیئر کئے گئے ایک ویڈیو میں روہت شرما نے اپنے ساتھی کھلاڑیوں، کوچنگ اسٹاف اور فرنچائز انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ''اس سفر کو اتنا خاص بنانے کے لیے آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ۔ پولی (Kieron Pollard)، ہاردک (Hardik Pandya)، سوریا (Suryakumar Yadav)، شاردول (Shardul Thakur)، مالی (Lasith Malinga)، کوچ اور باقی تمام لوگوں کا شکریہ۔ آپ سب کی محنت کے بغیر یہ ممکن نہیں تھا۔ یہ ٹیم واقعی خاص ہے کیونکہ اس سے جڑے لوگ خاص ہیں۔'' روہت شرما نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ ممبئی انڈینس کی پانچ آئی پی ایل ٹائٹلز کی کامیابی کسی ایک فرد کی کارکردگی کا نتیجہ نہیں بلکہ پوری ٹیم کی مشترکہ کوششوں کا ثمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس فرنچائز نے انہیں نہ صرف ایک بہتر کھلاڑی بنایا بلکہ قیادت کے فن کو بھی سکھایا۔ انہوں نے فرنچائز کی قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم نے پانچ ٹرافیاں جیتی ہیں لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ یہ ٹیم ورک کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ آکاش (امبانی) یہاں موجود نہیں ہیں، بھابھی بھی نہیں ہیں، لیکن میں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ان کی حمایت نے مجھے ایک کپتان اور کھلاڑی کے طور پر بڑھنے میں مدد دی۔ اگر یہ فرنچائز نہ ہوتی تو میں قیادت کا فن نہ سیکھ پاتا۔ روہت شرما نے مزید کہا کہ ان کے کریئر کے دوران متعدد افراد نے ان کی رہنمائی کی اور انہیں آگے بڑھنے کا موقع فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے مجھے اس قائدانہ کردار میں بڑھنے میں مدد دی۔ ایک کھلاڑی کے طور پر بھی مجھے ہر طرف سے بے پناہ حمایت ملی، جس نے میرے اعتماد کو مضبوط کیا۔'' اپنے پیغام کے اختتام پر انہوں نے ٹیم کے موجودہ اور سابق تمام ارکان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ممبئی انڈینس کی کامیابی کا سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ''جو لوگ آج یہاں نہیں ہیں، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ سفر ہم سب کے لیے خاص رہا ہے۔ جیسا کہ پولی کہتے ہیں، ہمیں اس فرنچائز کی وراثت کو مزید بلند کرنا ہے اور اسے آگے بڑھاتے رہنا ہے۔'' یاد رہے کہ روہت شرما ۲۰۱۱ء سے ممبئی انڈینس کا حصہ ہیں اور ان کی قیادت میں ٹیم نے آئی پی ایل کی تاریخ میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں، جس نے انہیں لیگ کے کامیاب ترین کپتانوں میں شامل کر دیا ہے۔ روہت شرما نے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2026ء کے دوران ممبئی انڈینز (MI) کے ساتھ اپنے 15 یادگار سال مکمل کر لیے ہیں۔ اس خاص سنگِ میل پر انہوں نے ٹیم کے ساتھیوں اور مداحوں کے لیے ایک نہایت جذباتی پیغام جاری کیا ہے، جس میں انہوں نے اس فرنچائز کو اپنی قیادت کا ہنر سکھانے کا سہرا دیا ہے۔

نور نے کولکاتا کو کردیا بے نور، چنئی سے ملی ۳۲ ررنوں کی شکست

پوائنٹس ٹیبل میں پہنچی سب سے نیچے، چنئی نے 20 اوورس میں 5 وکٹ کے نقصان پر 192 رن بنائے تھے۔ جواب میں کولکاتا کی ٹیم مقررہ 20 اوورس میں 7 وکٹ کے نقصان پر 160 رن ہی بنا سکی۔ نور احمد نے 4 اوورس میں 21 رن دے کر 3 وکٹ لیے۔

چنئی نے 20 اوورس میں 5 وکٹ کے نقصان پر 192 رن بنائے تھے۔ جواب میں کولکاتا کی ٹیم مقررہ 20 اوورس میں 7 وکٹ کے نقصان پر 160 رن ہی بنا سکی۔ نور احمد نے 4 اوورس میں 21 رن دے کر 3 وکٹ لیے۔ کولکاتا نائٹ رائیڈرس (کے کے آر) کے لیے 'آئی پی ایل 2026' اب تک انتہائی مایوس کن ثابت ہوا ہے۔ آج اپنے پانچویں میچ میں بھی اسے چنئی کے ہاتھوں 32 رنوں سے شکست ہاتھ لگی۔ 5 میچوں میں اس کے ایک پوائنٹس ہیں، اور وہ بھی اس لیے کیونکہ پنجاب کے خلاف کولکاتا کا میچ بارش کی نذر ہو گیا تھا، جس سے دونوں ٹیموں کو 1-1 پوائنٹس ملے تھے۔ اس ایک پوائنٹ کے ساتھ کولکاتا کی ٹیم پوائنٹس ٹیبل میں سب سے نیچے پہنچ گئی ہے۔ آج کولکاتا کے کپتان اجنکیا رہانے نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ سنجو سیمسن (48 رن)، آیوش مہاترے (38 رن)، ڈیوالڈ بریوس (41 رن) اور سرفراز خان (23 رن) کی بدولت چنئی نے 20 اوورس میں 5 وکٹ کے نقصان پر 192 رن بنانے میں کامیاب ہوئی۔ یہ رن بہت زیادہ تو معلوم نہیں ہو رہے تھے، لیکن چنئی کے گیند بازوں، خاص طور سے نور احمد نے کولکاتا کی راہیں مشکل بنادیں۔ نور نے تو محض 7 گیندوں کے اندر 3 اہم وکٹ (اجنکیا رہانے، کیمرون گرین، رنکو سنگھ) لے کر کولکاتا کو ایک طرح سے بے نور ہی کر دیا۔ نور احمد نے 4 اوورس میں محض 21 رن دے کر 3 وکٹ لیے۔ کولکاتا کی بلے بازی شروع سے ہی ایک طرح سے لڑکھڑائی ہوئی نظر آ رہی تھی، کیونکہ فن ایلن محض ایک رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ سنیل نرائن نے 24 رن اور انگکرش رگھونشی 27 رن ضرور بنائے، لیکن یہ تیز نہیں کھیل سکے۔ یہاں پر 11 رنوں کے اندر 4 وکٹ گرے، جن میں سے 3 وکٹ نور احمد نے لیے۔ کپتان اجنکیا رہانے کا 28 رن کے ذاتی اسکور پر آؤٹ ہونا ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوا۔ یہیں سے کولکاتا جیت سے دور ہو گئی، اور پھر آخر تک سنبھل نہیں پائی۔ رمن دیپ سنگھ نے 23 گیندوں پر 35 رن اور رومن پاویل نے 22 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 31 رن ضرور بنائے، لیکن یہ جیت کے لیے ناکافی تھے۔ خلیل احمد کی بھی تعریف کرنی ہوگی، جنھوں نے 3.5 اوورس میں محض 24 رن دے کر ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ عقیل حسین نے بھی 4 اوورس میں محض 26 رن دے کر ایک کھلاڑی کو پویلین بھیجا۔

روہت شرما پنجاب کنگز کے خلاف میچ سے باہر ہوسکتے ہیں: رپورٹ

ممبئی انڈینز (ایم آئی) کو آئی پی ایل ۲۰۲۶ ر کی مایوس کن مہم کا سامنا ہے اور اسے مزید مشکلات کا سامنا ہے

ممبئی: ممبئی انڈینز (ایم آئی) کو آئی پی ایل 2026 کی مایوس کن مہم کا سامنا ہے اور اسے مزید مشکلات کا سامنا ہے۔ روہت شرما، جو ایم آئی اور رائل چیلنجرز بنگلور (آر سی بی) کے درمیان 12 اپریل کو کھیلے گئے میچ کے دوران ہیمسٹرنگ میں تناؤ برقرار رکھنے کے بعد ریٹائر ہو گئے تھے، وہ پنجاب کنگز کے خلاف جمعرات کے میچ سے محروم ہو سکتے ہیں۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ روہت شرما چوٹ کی وجہ سے ممبئی انڈینز کے حالیہ پریکٹس سیشن سے محروم رہے، جس سے پنجاب کنگز کے خلاف ان کی شرکت پر شکوک وشبہات پیدا ہوئے۔ اگرچہ ہیمسٹرنگ اسکین سے پتہ چلتا ہے کہ روہت شدید زخمی نہیں ہیں، یعنی وہ زیادہ دیر تک باہر نہیں رہیں گے، نیٹس سے ان کی غیر موجودگی پنجاب کے خلاف اگلے میچ میں ان کی شرکت مشکوک بناتی ہے۔ اگر روہت پنجاب کے خلاف نہیں کھیلتے ہیں تو ہاردک پانڈیا کی قیادت میں پہلے سے ہی مشکلات کا شکار ممبئی انڈینز کو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ روہت نے ریان رکیلٹن کے ساتھ مل کر ایم آئی کو ٹھوس شروعات فراہم کی ہے۔ اگر وہ اگلے میچ میں نہیں کھیلتا تو اوپننگ کمبی نیشن متاثر ہوگا۔ ٹیم ان کی جگہ تجربہ کار کوئنٹن ڈی کاک لے سکتی ہے لیکن پھر کسی غیر ملکی بولر یا آل راؤنڈر کو چھوڑنا پڑ سکتا ہے۔ ایسے میں روہت کی غیر موجودگی ٹیم کے توازن کو متاثر کرے گی۔ روہت شرما، جو 30 اپریل کو 39 سال کے ہوجائیں گے، نے کولکتہ نائٹ رائیڈرز کے خلاف طوفانی نصف سنچری کے ساتھ آئی پی ایل 2026 کا آغاز شاندار اور جارحانہ انداز میں کیا۔ وانکھیڑے اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں روہت نے 38 گیندوں پر چھ چھکے اور چھ چوکے لگا کر 78 رنز بنائے۔ اس کے بعد اس نے دہلی کیپٹلز کے خلاف 26 گیندوں پر 35 رن اور راجستھان رائلز کے خلاف 6 گیندوں پر پانچ رن بنائے۔ آر سی بی کے خلاف، وہ 13 گیندوں پر 19 رنز بنا کر کھیل رہے تھے کہ وہ انجری کا شکار ہو گئے اور انہیں میدان چھوڑنا پڑا۔ ایم آئی کے شائقین روہت کے جلد ہی مکمل فٹنس کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں، جس نے گزشتہ ایک سال کے دوران اپنی فٹنس میں زبردست تبدیلی کی ہے۔

سلمان خان کی فلم ''ماتر بھومی'' براہِ راست اوٹی ٹی پر ریلیز ہوگی؟

سلمان خان اپنی آنے والی فلم ''ماتر بھومی'' کی تیاری کر رہے ہیں، جس کا پرانا نام ''بیٹل آف گلوان'' تھا

سلمان خان اپنی آنے والی فلم ''ماتر بھومی'' کی تیاری کر رہے ہیں، جس کا پرانا نام ''بیٹل آف گلوان'' تھا۔ تاہم رپورٹس کے مطابق اس پروجیکٹ کے تھیٹر میں ریلیز ہونے کے بجائے براہِ راست کسی اوٹی ٹی پلیٹ فارم پر آنے کا امکان ہے۔ سلمان خان اپنی آنے والی فلم ''ماتر بھومی'' کی تیاری کر رہے ہیں، جس کا پرانا نام ''بیٹل آف گلوان'' تھا۔ تاہم رپورٹس کے مطابق اس پروجیکٹ کے تھیٹر میں ریلیز ہونے کے بجائے براہِ راست کسی اوٹی ٹی پلیٹ فارم پر آنے کا امکان ہے۔ ہدایتکار اپوروا لاکھیا نے حال ہی میں فلم کے بارے میں مداحوں سے گفتگو کی، جس دوران سلمان خان کے ایک پریشان مداح نے ان سے تھیٹر ریلیز کو ترجیح دینے کی درخواست کی اور کہا کہ ''اب سپر اسٹار سے لوگوں کی امیدیں ٹوٹ رہی ہیں۔'' ایک مداح نے لکھا ''مسٹر اپوروا، ہم سلمان خان کے مداح ہیں، صرف ہندوستان میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں۔ میری ایک درخواست ہے کہ اگر فلم ماتر بھومی میں تھیٹر ریلیز کی صلاحیت ہے تو اسے تھیٹر میں ریلیز کریں۔ اگر نہیں، تو امید ہے آپ اسے اوٹی ٹی پر ریلیز کریں گے۔ لوگوں نے ان سے امیدیں کھودی ہیں، امید ہے آپ کچھ بہتر کریں گے۔'' اس کے جواب میں اپوروا نے لکھا کہ ''ایس کے سر ہمیشہ سب سے بڑے سپر اسٹار رہیں گے اور یہ فلم آخرکار اوٹی ٹی پر ریلیز ہوگی۔'' اگرچہ صارفین اب بھی لاکھیا کے بیان کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن زیادہ تر لوگوں کا خیال ہے کہ ''ماتر بھومی'' اوٹی ٹی ریلیز کے لیے زیادہ موزوں ہے کیونکہ اس کے پروموشنل مواد سے اب تک کوئی خاص ہلچل یا بز پیدا نہیں ہوا۔ ایک صارف نے لکھا کہ ''اگر یہ تھیٹر میں ریلیز ہوئی تو سلمان کی اداکاری پر سب سے زیادہ میمز بنیں گے۔ خیر اوٹی ٹی پر بھی میمز بنیں گے، اس سے بہتر ہے کوئی اچھا پروجیکٹ سائن کریں اور اس فلم کو بند کردیں۔'' ایک اور صارف نے تبصرہ کیا کہ ''آخرکار اوٹی ٹی پر ریلیز ہوگی'' کا مطلب ہے کہ فلم پہلے تھیٹر میں آئے گی اور بعد میں ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اسٹریم ہوگی۔ تو بھائی فلم تھیٹر میں ہی ریلیز ہوگی۔'' ایک صارف نے ردِعمل دیا'' آخرکار کا مطلب یہ ہے کہ یہ بعد میں اوٹی ٹی پر آئے گی لیکن پہلے تھیٹر میں ریلیز ہوگی کیونکہ وہ سب سے بڑے سپر اسٹار ہیں۔ میں نے اس جواب سے یہی سمجھا ہے۔''

پرشانت نیل کی ''ڈریگن'' میں شاہد کپور، جونیئر این ٹی آر کے مقابل ویلن کا کردار ادا کریں گے

جونیئر این ٹی آر اور پرشانت نیل کا انتہائی متوقع پروجیکٹ، جو فی الحال ''ڈریگن'' کے نام سے جانا جا رہا ہے، تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ کاسٹنگ میں ایک اہم تبدیلی سامنے آئی ہے، جس کے تحت شاہد کپور کو اب مرکزی ویلن کے کردار کے لیے زیرِ غور لایا جا رہا ہے۔

جونیئر این ٹی آر اور پرشانت نیل کا انتہائی متوقع پروجیکٹ، جو فی الحال ''ڈریگن'' کے نام سے جانا جا رہا ہے، تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ کاسٹنگ میں ایک اہم تبدیلی سامنے آئی ہے، جس کے تحت شاہد کپور کو اب مرکزی ویلن کے کردار کے لیے زیرِ غور لایا جا رہا ہے۔ جونیئر این ٹی آر اور پرشانت نیل کا انتہائی متوقع پروجیکٹ، جو فی الحال ''ڈریگن'' کے نام سے جانا جا رہا ہے، تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ تازہ رپورٹس کے مطابق کاسٹنگ میں ایک اہم تبدیلی سامنے آئی ہے، جس کے تحت شاہد کپور کو اب مرکزی ویلن کے کردار کے لیے زیرِ غور لایا جا رہا ہے اور وہ ممکنہ طور پر ٹووینو تھامس کی جگہ لے سکتے ہیں۔ شاہد کپور، جونیئر این ٹی آر کی 'ڈریگن' میں ٹووینو تھامس کی جگہ؟ ٹیلیگو چترالو کی ایک رپورٹ کے مطابق، شاہد کپور اور این ٹی آر نیل ٹیم کے درمیان فعال مذاکرات جاری ہیں، جن سے اشارہ ملتا ہے کہ وہ فلم میں مرکزی مخالف (اینٹی ہیرو/ویلن) کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہ پیشرفت اس وقت سامنے آئی ہے جب ٹووینو تھامس کے پروجیکٹ سے علیحدہ ہونے کی خبریں سامنے آئیں، تاہم ابھی تک شاہد کی کاسٹنگ کی باضابطہ تصدیق نہیں ہوئی۔ اس سے پہلے ٹووینو تھامس سے توقع کی جا رہی تھی کہ وہ فلم میں ایک اہم کردار ادا کریں گے، لیکن اداکار نے حال ہی میں بتایا کہ وہ ملیالم پروجیکٹس کی مصروفیات کے باعث شیڈولنگ کنفلیکٹس کی وجہ سے اس فلم سے باہر ہو گئے ہیں۔ یہ پروجیکٹ، جسے 'ڈریگن' بھی کہا جا رہا ہے، ابتدائی طور پر ۲۵ رجون ۲۰۲۶ء کو ریلیز کے لیے طے تھا تاہم اب یہ شیڈول غیر یقینی دکھائی دیتا ہے کیونکہ میکرز نے ابھی تک نئی تاریخ کا اعلان نہیں کیا۔ اگرچہ مکمل کاسٹ ابھی خفیہ رکھی گئی ہے، لیکن توقع ہے کہ رکمنی واسنت مرکزی خاتون کردار ادا کریں گی جبکہ انل کپور ایک اہم کردار میں نظر آ سکتے ہیں۔ جونیئر این ٹی آر آخری بار فلم ''وار ۲'' میں منفی کردار میں نظر آئے تھے، جس میں ان کے ساتھ رتیک روشن بھی تھے۔ یہ فلم، جس کی ہدایت کاری آیان مکھرجی نے کی تھی ''وار'' کا سیکوئل ہے اور وائی آر ایف اسپائی یونیورس کا حصہ ہے۔ اس کی کاسٹ میں کیارا اڈوانی، انل کپور اور ورون بڑولا سمیت دیگر اداکار شامل تھے اور یہ اس وقت نیٹ فلکس پر اسٹریمنگ کے لیے دستیاب ہے۔

کلاسک فلم ''جاز'' اگلے ہفتے ہندوستانی سینما گھروں میں دوبارہ ریلیز ہوگی

اسٹیون اسپیلبرگ کی ۱۹۷۵ء کی کلاسک فلم ''جاز'' کا فور کے ری اسٹورڈ ورژن ۱۷ راپریل کو منتخب پی وی آر آئی نوکس سینما گھروں میں دوبارہ ریلیز کیا جائے گا

اسٹیون اسپیلبرگ کی ۱۹۷۵ء کی کلاسک فلم ''جاز'' کا فور کے ری اسٹورڈ ورژن ۱۷ راپریل کو منتخب پی وی آر آئی نوکس سینما گھروں میں دوبارہ ریلیز کیا جائے گا۔ اس کا اعلان سینما چین نے کیا۔ اسٹیون اسپیلبرگ کی ۱۹۷۵ء کی کلاسک فلم ''جاز'' کا فور کے ری اسٹورڈ ورژن ۱۷ راپریل کو منتخب پی وی آر آئی نوکس سینما گھروں میں دوبارہ ریلیز کیا جائے گا، جیسا کہ سینما چین نے جمعہ کے روز اعلان کیا۔ پیٹر بینچلی کے اسی نام کے بیسٹ سیلنگ ناول پر مبنی یہ فلم ایک چھوٹے ساحلی قصبے کی کہانی بیان کرتی ہے جو ایک بہت بڑے گریٹ وائٹ شارک کی دہشت کا شکار ہو جاتا ہے۔ کہانی میں قصبے کے پولیس چیف، ایک سمندری ماہر حیاتیات اور ایک تجربہ کار شارک شکاری کی ٹیم بنتی ہے جو اس خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ یہ فلم، جس نے ۲۰۲۵ء میں اپنی ۵۰ رویں سالگرہ منائی، اہم کرداروں میں رائے شائیڈر، رابرٹ شا، رچرڈ ڈریفس، لورین گیری اور مرے ہیملٹن کو پیش کرتی ہے۔ پی وی آر آئی نوکس نے ایک پریس ریلیز میں کہا، ''فور کے ری اسٹوریشن کے ساتھ فلم ''جاز'' اپنی اصل بصری اور صوتی گہرائی دوبارہ حاصل کر لیتا ہے۔ کھلے سمندر کی وسعت، نظر نہ آنے والے خطرے کی ہلکی سی کشیدگی اور اس کی مشہور ساؤنڈ ڈیزائن نئی وضاحت کے ساتھ زندہ ہو جاتے ہیں، جو ناظرین کو فلم کو اس کی اصل تصور کے مطابق دیکھنے کا ایک نادر موقع فراہم کرتے ہیں۔ پی ٹی آئی کے مطابق ''جاز'' پی وی آر آئی نوکس کے ''آچیورس کیوریشن'' کا بھی حصہ ہے، جو ایسے فلم سازوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے کی ایک پہل ہے جنہوں نے سینما کی زبان کو شکل دی ہے۔ انوراگ کیشپ کی ڈیوڈی سے لے کر اسٹیون اسپیلبرگ کی ''جاز'' تک، اس لائن اپ میں کئی مشہور فلمیں شامل ہوں گی۔ دیگر عنوانات کی مزید تفصیلات آنے والے ہفتوں میں جاری کی جائیں گی۔ نیہار کابجلی، لیڈ اسٹریٹجسٹ، پی وی آر آئی نوکس لمیٹڈ نے ایک بیان میں کہا کہ ''ہم اپنے پروگرامنگ کو مزید بہتر بنانے کے طریقے مسلسل تلاش کر رہے ہیں۔ جاز کی واپسی اس بات کا ثبوت ہے کہ ناظرین عمیق اور اثر انگیز کہانیوں میں بڑھتی ہوئی دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ ایسی فلم ہے جو سینما میں زندہ ہو جاتی ہے، جہاں آواز، وسعت اور مشترکہ تجسس تجربے کو مزید بلند کرتے ہیں۔'' اپنی اصل ریلیز کے وقت جاز ایک ثقافتی سنگِ میل اور باکس آفس پر غیر معمولی کامیابی ثابت ہوئی، اور یہ امریکہ میں ۱۰۰ ر ملین امریکی ڈالر سے زیادہ کمانے والی پہلی فلم بن گئی۔ اس فلم نے اسٹیون اسپیلبرگ کے کیریئر کو بدل کر رکھ دیا تھا۔ ڈیوڈ براؤن اور رچرڈ ڈی زنک کی پروڈکشن میں بننے والی جاز کو چار اکیڈمی ایوارڈ نامزدگیاں ملیں، جن میں بہترین فلم کا ایوارڈ بھی شامل تھا۔ آخر میں اس نے تین آسکر جیتے: بہترین فلم ایڈیٹنگ، بہترین ساؤنڈ، اور بہترین اوریجنل اسکور۔ یہ فلمی شائقین کے لیے ایک بہترین خبر ہے! اسٹیون اسپیلبرگ کی شاہکار فلم ''جاز'' (Jaws) کو بڑی اسکرین پر دیکھنا ایک سنسنی خیز تجربہ ہوگا۔ یہ فلم اپنی ریلیز کے وقت دنیا کی پہلی بلاک بسٹر فلم قرار دی گئی تھی، اور اس کی موسیقی (جو جان ولیمز نے ترتیب دی ہے) آج بھی رونگٹے کھڑے کر دیتی ہے۔

اعجاز خان کی سمئے رائنا کو دھمکی: کہا، مجھے کہیں بھی نظر نہیں آنا

سمئے رائنا نے اپنے اسٹل الائیو شو کے ذریعے واپسی کی، جس میں انہوں نے امیتابھ بچن پر ابھیشیک بچن کے تعلق سے ایک متنازع مذاق کیا

سمئے رائنا نے اپنے اسٹل الائیو شو کے ذریعے واپسی کی، جس میں انہوں نے امیتابھ بچن پر ابھیشیک بچن کے تعلق سے ایک متنازع مذاق کیا۔ اس پر اعجاز خان نے سخت ردِعمل دیتے ہوئے سمئے رائنا کو ڈانٹا اور دھمکی بھی دی۔ انڈیاز گاٹ ٹیلنٹ تنازع کے تقریباً ۱۴ رمہینے بعد سمئے رائنا نے ایک بار پھر واپسی کی۔ کامیڈین نے سمئے رائنا اسٹل الائیو کے ذریعے زبردست کم بیک کیا۔ یہ ویڈیو آتے ہی یوٹیوب پر وائرل ہو گیا۔ اس نے پہلے ۲۴ ر گھنٹوں میں ہی ریکارڈ ویوز حاصل کیے۔ اس دوران روسٹ کرتے ہوئے سمئے رائنا نے امیتابھ بچن کا نام لے کر کئی باتیں کہیں، جس پر اعجاز خان نے انہیں تنبیہ کی ہے۔ اپنے اسٹل الائیو شو کے دوران، سمئے نے انکشاف کیا کہ انہوں نے کے بی سی میں ابھیشیک سے متعلق ایک سوال امیتابھ سے پوچھنے کا منصوبہ بنایا تھا، لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے۔ کامیڈین نے تسلیم کیا کہ ان کے ذہن میں اکثر کئی الٹے سیدھے خیالات آتے ہیں، مگر وہ انہیں زبان پر نہیں لاتے۔ انہوں نے اپنا مذاق شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ امیتابھ سے پوچھنے والے تھے کہ ''سر، آپ نے اتنا پولیو کا اشتہار کیا، پھر بھی اپنے بیٹے کو اپنے پاؤں پر کیوں نہیں کھڑا کر پائے؟'' اب اس پر اعجاز خان نے اپنا ردِعمل ظاہر کیا ہے۔ اعجاز نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ''اب اس بدتمیز آدمی کو میں کیا کہوں؟ یہ شاید اپنے ماں باپ سے بھی ایسے ہی بات کرتا ہوگا۔'' اعجاز نے بتایا کہ بگ بی اس مذاق سے ناراض ہیں اور انہوں نے غصے بھرے لہجے میں کہا ''بیٹا، ذرا عزت سے رہو۔ مجھے دکھائی مت دینا۔'' اس کے علاوہ سمئے نے بتایا کہ انہوں نے شو میں کئی باتیں جھوٹ بھی بولی تھیں۔ اداکار اور سابق بگ باس مقابلہ کار اعجاز خان نے مشہور کامیڈین سمئے رائنا کو بالی ووڈ لیجنڈ امیتابھ بچن اور ان کے بیٹے ابھیشیک بچن پر مذاق کرنے پر شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کھلے عام دھمکی دی ہے۔ سمئے رائنا نے اپنے یوٹیوب اسپیشل شوسٹل الائیو میں امیتابھ بچن کے پولیو اشتہارات کا حوالہ دیتے ہوئے ایک طنزیہ مذاق کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ امیتابھ بچن نے اتنے پولیو اشتہارات کیے لیکن اپنے بیٹے کو پیروں پر کھڑا نہیں کر سکے، جس کا اشارہ ابھیشیک بچن کے کیریئر کی طرف تھا۔